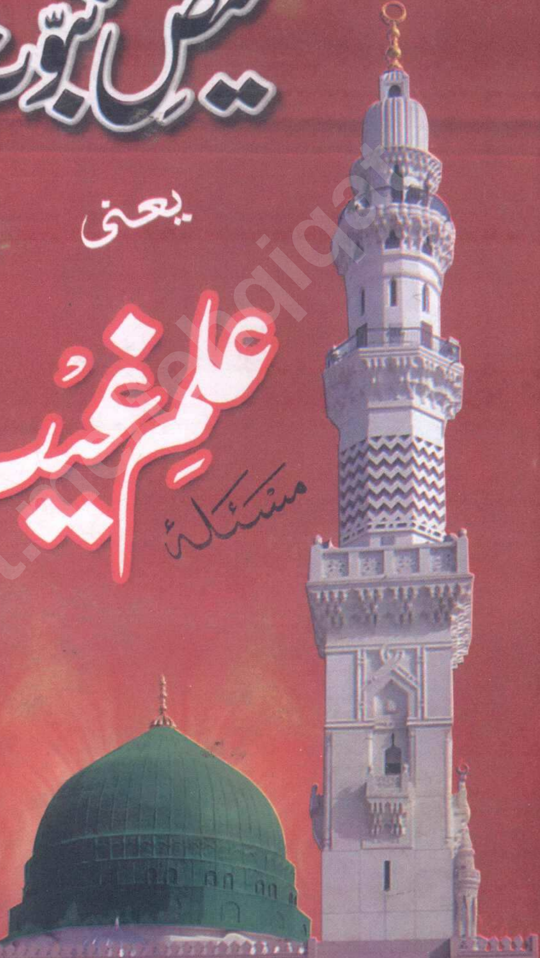
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ پر بخاری شریف سے ۲۱۰ احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ

فیضِ نبوت

یعنی

مسئلہ علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



بفیضان نظر

امیر شریعت حضرت علامہ پیر مفتی

ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

از قلم

ابو الفیض محمد شریف القادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ پر بخاری شریف سے ۲۱۰ احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ

فیضِ نبوّۃ

یعنی

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بفیضانِ نظر

امیر شریعت حضرت علامہ پیر مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

از قلم

ابو الفیض محمد شریف القادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

اور کوئی غیب تجھ سے کیسے ہو نہاں بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تجھ پہ کروڑوں درود

حضور نبی اکرم ﷺ کے علوم غیبیہ پر بخاری شریف سے 210 احادیث مبارکہ کا مجموعہ

فیض البخاری درمسئلہ علم محبوب باری ﷺ

المعروف

فیض نبوت

بفیضان نظر

فیض یافتۂ امیر ملت وفقیہ اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان

نباض قوم، علامہ پیر مفتی ابوداؤد **محمد صادق قادری رضوی**

امیر جماعت رضائے مصطفٰے پاکستان

از قلم

حضرت مولانا

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

فاضل جامعہ رضویہ (فیصل آباد) وجامعہ چشتیہ رضویہ (خانقاہ ڈوگراں)

0347-6137930

نام کتاب......فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری ﷺ المعروف فیض نبوت

مصنف......حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی زید مجدہ

باہتمام......

کمپوزنگ......ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

تعداد......1100 سن اشاعت......دسمبر 201ء

صفحات...... ھدیہ...... -/300

ملنے کے پتے

فہرست

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
نَجَاةً مِّنْكَ يَا سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ نَجِّنَا وَخَلِّصْنَا
بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

درود ابراھیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ — یا رسول اللہ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

نعت رسول مقبول ﷺ

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ اُن کی آنکھوں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے؟
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

آنے دویا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پرخار با دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

میرے کرم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ (ﷺ) نے دریا بہادیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بیٹھا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

(کلامِ اعلیٰ حضرت)

نعت شریف

کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار
کہاں میں اس لائق کہ میں پہنچوں دربار
لیکن آقا نے کرم فرمایا
مجھ گنہگار کو اپنے پاس بلایا
پھر میں روضہ پاک کو تکتا تھا بار بار
کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

پھر میں نے قبر انور کو چوما
دل خوشیوں سے ایسا جھوما
کہ میرے جی کو آگیا قرار
کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

قبر نبی کو چومتے ایسی سعادت پائی
کہ ہونٹوں میرے کو خوب لذت آئی
پھر آنکھیں ہوگئیں اشکبار
کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

اللہ اللہ وہ قبر انور جس کا رتبہ ہے بلند بالا

زمین تو ہے کہاں وہ عرش سے بھی اعلیٰ

جس کی زیارت کا مجھ کو شرف بخشا سرکار

کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

میرے آقا کرم فرماؤ

مجھ کو باربار قدموں میں بلاؤ

شریف القادریؔ کرتا ہے یہ انتظار

کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

(کلامِ مصنف)

(ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں
سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

پیر جے پاوے میرے وی وہڑے
مک جاون دنیا دے سارے ہی جھیڑے
سوہنے دے راہ وچ اکھیاں وچھاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں
سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

سوہنا جے آکے پاوے تجلی
عشق نبی وچ ہوجاواں میں جھلی
پھر سوہنے دے قدماں تے لب میں ٹکاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں
سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

سوہنا قدمی جے مینوں وی لاوے
دکھاں غماں توں جان چھڈاوے
خوشی وچ آکے میں محفل سجاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاواں

سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناواں

اک واری آجاسوہنیا توں چل کے

بیٹھا شریفؔ اے راہواں نوں مل کے

روندا پیا اے لے کے ہاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاواں

سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناواں

(**کلامِ مصنف**)

(ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی)

انتساب

محبوب سبحانی، قندیل نورانی، شہباز لا مکانی، قطب الاقطاب، غوث العٰلمین

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ **عبدالقادر جیلانی** الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

اور

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، امام العاشقین، شیخ المحدثین

حضور سیدنا امام **احمد رضا خان قادری** بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

آفتاب علم وحکمت، شیخ المحدثین، حضور سیدنا محدث اعظم

حضرت مولانا **محمد سردار احمد قادری رضوی** رحمۃ اللہ علیہ

بوساطت

نائب محدث اعظم، فیض یافتہ امیر ملت، پاسبان مسلک رضا، پیر طریقت، رہبر شریعت

سیّدی ومرشدی حضرت مفتی پیر **ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی** مدظلہ العالی

طالب نگاہ

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

مہتمم جامعہ غوثیہ چشتیہ رضویہ وجامعہ فاطمۃ الزہرہ

0347-6137930 / 0301-6607712

الاهداء

رئیس المحدثین، سراج العارفین، سلطان المناظرین۔ قطب الاولیاء، سراج الفقہاء

پیر طریقت، رہبر شریعت، سیدی وسندی واستاذی

حضور پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم قادری چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

حضور محدث ابدالوی، خانقاہ ڈوگراں شریف

کے مبارک نام

بوساطت

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والتفسیر والفقہ، جگر گوشۂ حضور محدث ابدالوی

سیدی وسندی واستاذی حضرت مولانا پیر **محمد نور المجتبیٰ چشتی رضوی** مدظلہ العالی

مہتمم ومفتی وشیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں شریف

گر قبول افتدزھے عزوشرف

ادنیٰ نیاز مند:

/

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

تقریظ مبارک

استاذ الاساتذہ، سلطان المناظرین، شیخ الحدیث والتفسیر والفقہ

وارث علوم حضرت محدث ابدالوی، سیدی واستاذی

صاحبزادہ پیر **محمد نور المجتبیٰ چشتی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مفتی وشیخ الحدیث مرکزی دار العلوم چشتیہ رضویہ

جانشین حضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ ڈوگراں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ۔اما بعد!

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ حصول نعمت پر اظہار مسرت کرتا ہے اور زوال نعمت پر غمگین ہوجاتا ہے۔چونکہ یہ دونوں باتیں فطری اور انسانی جبلت اور طبیعت کا لازمی جزو ہیں اس لیے ان کے حصول کے لیے کسی ترغیب کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رکاوٹ ان سے باز رکھتے ہیں کارگر ثابت ہوسکتی ہے۔اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جن کا احاطہ ناممکن ہے۔مگر اس کی عطاؤں کا تحدیث نعمت کے طور پر ذکر کرنا شکران نعمت شمار ہوتا ہے، پھر تاجدار مدینہ ﷺ کی عظمت کے کسی پہلو کا ذکر کرنا تو ایمان کے پختہ ہونے کی دلیل ہے اس سے قلب مومن کو فرحت اور روح کو آسودگی اور راحت نصیب ہوتی ہے، فجزاہ اللہ تعالیٰ جزاء حسناً۔

چنانچہ سرکار ﷺ سے قلبی محبت کے اظہار کے لیے اور اپنے فرائض منصبی سے

عہدہ برآ ہونے کے لیے فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی مدظلہ العالی نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے کتاب مستطاب بنام "فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری" کو تالیف کیا ہے۔ مولانا موصوف ایک انتہائی محنتی، متحرک اور درد دل رکھنے والے انسان ہیں۔ اپنی دینی، ملی تبلیغی خدمات کی وجہ سے اپنی ایک پہچان رکھتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشان پر انتہائی محبت بھرے انداز میں پروقار طور پر بہترین باوصف مضبوط دلائل کے ساتھ مشاغل تحریر کو تبلیغی دین کا فریضہ سمجھتے ہوئے سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی اس سے قبل چند تالیفات چھپ کر خواص وعام میں مقبول ہو چکی ہیں مولانا کا یہ آٹھواں اشاعتی مجموعہ ہے جو کہ علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیات والثناء پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ کتاب اہل ایمان وعرفان کے لیے باعث راحت قلب وجان ہوگی اگرچہ اس موضوع پر اس سے قبل علمائے اہل سنّت نے عربی وفارسی، اردو میں کافی کام کیا ہے مگر امام الکل فی الکل سید عالم ﷺ کے علم غیبیہ اور خصائص ومعجزات، فضائل وبرکات کو مولانا موصوف نے مضبوط دلائل کے ساتھ اپنے مخصوص ودل کش اور اچھوتے انداز میں اس طرح صحت لفظی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ کم پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے استفادہ کرسکتا ہے۔ کتاب اپنے نفس عنوان کے حوالے سے بہت عمدہ اور بہترین کتاب ہے پڑھنے والوں کے لیے علم میں اضافے کا باعث ہوگی، اسے ضرور پڑھیے اور اپنے ایمانوں کو جلا بخشیے۔

مذکورہ کتاب قرآنی آیات اور 210 احادیث مبارکہ جو کہ بخاری شریف سے لی گئی ہیں ان پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ماشاءاللہ انداز تحریر محض خطیبانہ نہیں بلکہ محققانہ

بھی ہے، حسب ضرورت جا بجا دلائل شرعیہ سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔

مولانا موصوف حضور محدث اعظم بانی دار العلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں سے اکتساب فیض کرنے والوں میں شامل ہیں تو یقیناً آپ کے فیضان صحبت کا اثر مولانا کی خدمات سے ظہور پذیر ہے۔

فقیر دعا گو ہے کہ مولا کریم جل شانہٗ مولانا موصوف کی اس دینی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہم سب کو سرکار ﷺ کی عظمت اور علم غیب پر یقین محکم رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

بجاہ النبی الکریم الرؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

خادم العلماء والفقراء

محمد نور المجتبیٰ چشتی قادری رضوی عفی عنہ

مفتی و شیخ الحدیث دار العلوم چشتیہ رضویہ

خانقاہ ڈوگراں شریف ضلع شیخوپورہ

۲۴ جمادی الاول ۱۴۳۱ھ، ۹ مئی بروز اتوار ۲۰۱۰ء

تقریظ سعید

پیکر اخلاص، جگر گوشہ پاسبان مسلک رضا، پروردۂ آغوش ولایت

پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت، علامہ

صاحبزادہ ابوالرضا **محمد داؤد قادری رضوی** مدظلہ العالی

مرکز اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفی باصفا مولانا علامہ محمد شریف القادری رضوی ماشآء اللہ اسم بامسمّٰی ایک درویش منش شخصیت ہیں اور بچپن ہی سے پڑھنے پڑھانے کا شوق رکھتے ہیں۔

اسی وجہ سے ان کی کئی تصانیف بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ اب نبی غیب داں، سرورکون ومکاں، آقا و مولیٰ ﷺ کے علم غیب شریف کے بارے میں مولانا موصوف کی بڑی پیاری تصنیف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھیں اور اپنے ایمان کو تقویت پہنچائیں۔

کتاب مذکور میں تمام روایات بخاری شریف سے لی گئی ہیں۔ وہابیہ دیابنہ بخاری شریف کا بڑا نام لیتے ہیں۔ افسوس کہ ان کو یہ روایات نظر نہیں آتیں۔

سچ فرمایا ہے بزرگوں نے:

ے پڑھا علم دیں دینداری نہ آئی
بخار آیا ان کو بخاری نہ آئی

بنا عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

از:

خادم اہل سنت

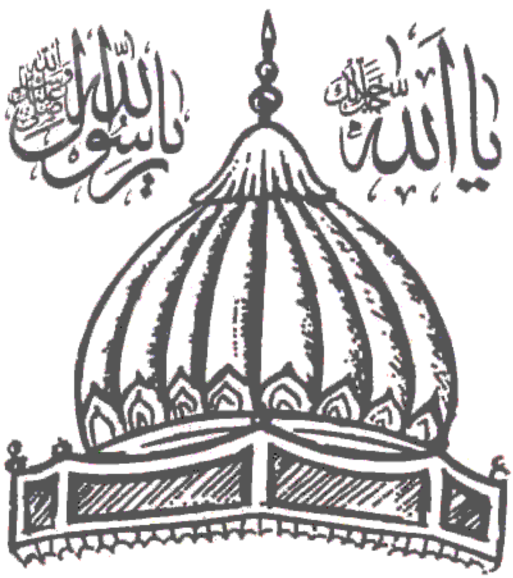
ابوالرضا محمد داؤد رضوی

مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ

مدرس جامعہ رضویہ سراج العلوم

۲۰ ذیقعد ۱۴۳۱ھ/ ۱۹۔اکتوبر ۲۰۱۱ء

بروز بدھ بعد نماز ظہر



تقریظ مبارک

مناظر اسلام، ترجمان اہلسنّت، محقق دوراں

مصنف کتب کثیرہ، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

خلیفہ مجاز حضرت ابوالبیان، امیر اعلیٰ مرکزی ادارہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ

الحمدلله رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو ہر لحاظ سے ساری مخلوق سے بلند مقام عطا فرمایا ہے آپ کے فضائل وکمالات بے حدو بے حساب ہیں۔قدرت نے آپ کے علوم ومعارف کی کثرت کو یوں بیان فرمایا ہے:

وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما۔

(النسآء،۱۱۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ وہ علوم عطا فرما دیئے جو پہلے آپ کے پاس نہیں تھے اور اس کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

حدیث پاک میں ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی (قدرت کی) ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی

فعلمت مافی السمٰوٰت ومافی الارض۔

تو مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر ہر چیز کا علم آ گیا۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۵۵، واللفظ لہ مشکوٰۃ ص ۷۰)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں اپنے عقیدہ کا یوں اظہار کرتے تھے:

الله ورسوله اعلم (بخاری ج ا ص ۱۳، مسلم ج ا ص ۴۴)

اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کے علم مبارک کو کم نہیں بلکہ زیادہ اور وافر سمجھتے تھے۔ یہی عقیدہ بعد میں آنے والے مسلمانوں کا ہے۔ قصیدہ بردہ شریف جو بے شمار مسلمانوں کا وظیفہ ہے اس کا ایک شعر اس طرح ہے۔

فان من جودك الدنيا وضرتها

ومن علومك علم اللوح والقلم

یا رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت آپ کے جود و کرم کی بدولت ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم مقدسہ کا ایک حصہ ہے۔

علوم نبویہ کے کثیر، وافر، اور بے حد و بے حساب ہونے پر قرآن و حدیث، اقوال صحابہ، اور اقوال فقہاء و محدثین کا ایک طویل ترین سلسلہ ہے جس پر مختلف علماء اہلسنّت نے اپنی اپنی طبع نیاز مندانہ کے مطابق خامہ فرسائی کی ہے۔ فجزاهم الله خيرا

فاضل نوجوان، صوفی باصفا، خطیب ذیشان، حضرت مولانا محمد شریف القادری نے بھی اپنے آقا و مولیٰ رحمت دو جہاں، رسول کل زماں، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیہ محبت اور نذرانہ عقیدت عرض کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بخاری شریف سے ہی ایک مضبوط اور نا قابل انکار دستاویز تیار کر دی ہے تا کہ ہر کوئی اپنے ذوق کی تسکین کر سکے۔

ظاہر ہے کہ یہ کاوش ماننے والوں کے لیے ہے کیونکہ انکار کرنے والے تو قرآن کو بھی رد کر دیتے ہیں۔العیاذ باللہ تعالٰی منہ

راقم اپنی دینی مصروفیات کی بنا پر اصل مسودہ تو نہیں دیکھ سکا لیکن مولانا نے کئی مقامات پر مجھ سے صلاح و مشورہ کیا اور اس گنہگار کا طریقہ ہے اچھا اور مفید مشورہ دینے میں کبھی توقف نہیں کرتا۔اور خیر خواہی کی نیت سے اصلاح و نقد و نظر سے بھی گریز نہیں کرتا۔

بارگاہِ خداوندی میں گزارش ہے کہ وہ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور ہمارے امور کو نفس کی بجائے دین اور اسلام کے لیے خالص بنائے اور ہمیں بڑھ چڑھ کر دین اسلام اور مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ تعالٰی مولانا محمد شریف القادری صاحب کو بھی اس کاوش پر اجر عظیم اور مزید عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین بحرمة سید المرسلین علیه الصلوٰة والتسلیم

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

العبد الفقیر الی مولاہ الغنی

ابو الحقائق غلام مرتضٰی الساقی المجددی

۲۷ ذو الحجہ ۱۴۳۱ھ/۲ دسمبر ۲۰۱۰ء، بروز جمعرات بعد نماز مغرب

تقریظ جمیل

استاذی المکرم، رئیس المناظرین، سند المدرسین، صوفی باصفا

حضرت علامہ مولانا **محمد یونس قادری** دامت برکاتہم العالیہ

مدرس مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ۔اما بعد!

اس پرفتن دور میں جب کہ ہر طرف کئی لوگ دین کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو مسلک حق اہلسنت وجماعت سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اور غلامئی رسول ﷺ سے پھیرنا چاہتے ہیں، لوگوں کے دلوں سے ادب وتعظیم مصطفیٰ ﷺ نکالنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے۔ آمین

جب ایسے حالات ہوں تو علمائے کرام کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے جبکہ گمراہ کرنے والے باغیان عظمت مصطفیٰ ﷺ اتنے متحرک ہیں۔

تو حق والوں کو بھی ان کے شر سے بچانے کے لیے زیادہ محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ علمائے حق کے ذریعے عقائد اہلسنت کی حفاظت فرمائے، دور حاضر میں جن علمائے کرام کو اللہ تعالیٰ نے محنت کی توفیق دی ہے ان میں فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی بھی ہیں، جو کہ دارالعلوم چشتیہ رضویہ سے فیض حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔

عزیزم ہمارے تلمیذ بھی ہیں، تعلیمی دور سے ہی بہت سنجیدہ اور باعمل ہیں۔ ان

کی یہ کتاب مستطاب مفید شیخ وشاب "فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری ﷺ" جس میں انہوں نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے صحیح بخاری شریف سے 210 احادیث مبارکہ علم غیب مصطفیٰ ﷺ کے مقدس موضوع پر اخذ کی ہیں، جبکہ شروع میں قرآنی آیات سے کتاب کو مزین و مدلل کیا ہے۔ فقیر نے اس کتاب کو چیدہ چیدہ مقام سے دیکھا ہے ماشاءاللہ کتاب اپنے موضوع پر کتاب لاجواب ہے۔ اور اس سے شیخ المحدثین حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی ثابت ہوگیا کہ وہ بھی علم غیب کے معتقد تھے۔ اسی لیے تو اپنی صحیح بخاری شریف میں علم غیب کی احادیث مبارکہ اتنی کثرت سے لائے ہیں۔

معلوم ہوا کہ امت کے عظیم محدثین بھی حضور ﷺ کے علم غیب کے قائل تھے۔ اب بھی اگر کوئی حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کرے تو اس سے بڑی حماقت اور خباثت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ناز میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور نافع خاص وعام بنائے۔ اور یہ مولانا کی چھٹی تصنیف ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے تلامذہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام تصانیف کو قبولیت تامہ عطا فرمائے۔ اور محنت سے دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ان کے علم وعمل وتحریر وتقریر وتدریس اور زندگی میں وافر برکات عطا فرمائے۔ آمین...... بحرمة سيدالمرسلين عليه الصلوٰة والتسليم

العبد: میاں محمد یونس قادری

مدرس مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ (خانقاہ ڈوگراں)

ایک حقیقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ ﷺ

تمام تعریفیں اللہ جل جلالہٗ کے لیے ہیں اور لاتعداد درود وسلام سید الانبیاء حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے ہیں۔

حضرات گرامی ایک وہ وقت تھا کہ میں مخالفین اہلسنّت کے مدرسہ میں پڑھتا رہا۔لیکن اب الحمدللہ تمام عقائد باطلہ سے توبہ کر کے مسلک حق اہلسنّت و جماعت میں شامل ہو چکا ہوں۔اب بحمداللہ پکا سنی ہوں،

یہ سارا انقلاب اس وقت آیا جب میرا رابطہ حضرت علامہ مولانا پیر محمد شریف القادری رضوی سے ہوا، میں نے آپ سے چند عربی مضامین پڑھے،اور مختلف سورتوں کا ترجمہ پڑھا جو کہ میرے میٹرک کے نصاب، میں شامل تھیں۔حضرت صاحب نے میری ایسی اصلاح فرمائی کہ میں باقاعدہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہوگیا اور پورے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔اور آپ کی زندگی کے شب وروز کے معاملات سے ایسا متاثر ہوا کہ آپ سے بیعت کرنے کا ارادہ کرلیا۔

لیکن جب میں بیعت ہونے کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ

نے مجھے فرمایا کہ میں بیعت نہیں کرتا اس لیے کہ بیعت کی مجھے اجازت نہیں اور میرے علاوہ اور بھی کئی احباب نے آپ سے بیعت ہونے کو عرض کیا تو آپ نے ان سب کو بھی یہی فرمایا ''مجھے بیعت کی اجازت نہیں''۔لہٰذا تم کسی اور ہمارے سنی بزرگ سے رابطہ کرلو جس کا عقیدہ اور عمل صحیح ہو، اور وہ صاحب اجازت ہو۔

لیکن الحمدللہ کچھ عرصہ بعد ۲۰۱۰ء رمضان المبارک میں حضرت صاحب کے مرشد کامل پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان، پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت، علامہ مولانا الحاج پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان نے آپ کو سلسلہ کی اجازت فرمائی تو سب سے پہلے مجھے ہی یہ سعادت ملی کہ میں حضرت علامہ پیر ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی سے بیعت ہو کر سلسلہ قادریہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔

اور بیعت کے بعد الحمدللہ مجھے کافی برکتیں حاصل ہوئیں، اور میرے علاوہ کچھ ایسے احباب ہیں جن کو بیعت ہونے کے فوراً بعد انہیں دنوں میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔الحمدللہ رب العالمین

میں اپنے مرشد گرامی حضرت علامہ پیر ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ ان کی نگاہ شفقت سے مجھے مسلک حق اہلسنّت و جماعت نصیب ہوا۔اور مزید کچھ علم دین حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔میرے علاوہ کئی نوجوانوں کو اہلسنّت پر استقامت نصیب ہوئی، یہ سب حضرت کا فیضان ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور ہر شر سے بچائے اور آپ کے دینی مشن کو جاری وساری رکھے اور آپ کی تمام تصانیفات کو قبول فرمائے، بالخصوص آپ کی یہ

تصنیف جو کہ آٹھویں تصنیف ہے "فیض البخاری درمسئلہ علم محبوب باری ﷺ" کو نافع خاص وعام بنائے۔ آمین صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ وبارك وسلم

منجانب!

خاکپائے مرشد گرامی

محمد یاسر قادری رضوی

کلمات تشکر

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وعلٰی اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ ﷺ

احقر برادر گرامی محسن خاص ،مناظر اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت، پیکر اخلاص، حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضٰی ساقی مجددی مدظلہ العالی کا بے حد شکر گزار ہے کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔ بالخصوص میں نے اپنی اس تصنیف "فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری ﷺ" میں پچیس احادیث مبارکہ کا اضافہ حضرت ساقی صاحب کے مشورہ سے ہی کیا ہے۔ آپ کا میں بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اور ان کے علاوہ برادر گرامی حضرت علامہ پروفیسر محمد نعیم اللہ خاں قادری صاحب زید مجدہٗ کا بھی شکر گزار ہوں کیونکہ وہ بھی بعض اوقات انتہائی مفید مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالٰی ان حضرات کو دارین کی برکتوں سے نوازے، اور اللہ تعالٰی ہمارے تمام علماء ومشائخ کو سلامت تا قیامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

دعاؤں کا طالب

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

عرض مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر کے اکتساب علم دین وسلسلہ طریقت کا کچھ تذکرہ۔ بندۂ ناچیز ان نفوس قدسیہ کا ساری زندگی شکریہ ادانہیں کرسکتا، اور میری زندگی کے ایک ایک لمحہ میں ان کے کئی احسانات ہیں جن کی صحبت وتربیت سے خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی، اور میرے نزدیک میرے لیے یہ بہت عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے مجھ گنہگار کو علم دین کی تعلیم دی، اور بالخصوص خانقاہ ڈوگراں شریف مرکزی دارالعلوم جامعہ چشتیہ رضویہ آستانہ عالیہ حضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ، مربی من سیدی وسندی حضور پیر ابوالفیض حضرت علامہ محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ خود حیات تھے۔ جب میں حضرت کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور آپ کی زیارت سے مستفیض ہوا، اور درس نظامی کا فیض حاصل کیا، جب میں نے علم دین پڑھنا شروع کیا تقریباً ۱۹۹۶ء تھا مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ میں داخل ہونے کے بعد جن اساتذہ اکرام سے اکتساب علم دین کیا ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

پیر طریقت، رہبر شریعت، قطب عالم حضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے شہزادگان میں سے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت صاحبزادہ مولانا پیر محمد نور المجتبیٰ چشتی صاحب جو کہ آج کل مرکزی دارالعلوم کے مفتی وشیخ الحدیث ہیں اور دیگر صاحبزادگان سے بھی کچھ اسباق پڑھے ہیں۔ اور مناظر اسلام، رئیس المدرسین، صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا میاں محمد یونس قادری صاحب مدظلہ العالی۔ اور مناظر

اسلام، رئیس المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد قادری صاحب مدظلہ العالی۔ ان حضرات سے درس نظامی پڑھنے کا گنہگار کو شرف حاصل ہوا۔

اور اسی تعلیمی دور میں کسی مرشد کامل کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کا ذہن بنا تو گوجرانوالہ شریف میں مشہور معروف بزرگ، علمی اور روحانی شخصیت، پیر طریقت، رہبر شریعت، عالم باعمل، ولی کامل، پیکر صدق وصفا، پاسبان مسلک امام احمد رضا، فیض یافتہ حضرت امیر ملت، نائب حضرت محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ الحاج سیدی مرشدی حضور پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم القدسیہ، امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان، کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا، اسی طرح مجھ گنہگار کو سلسلہ قادریہ رضویہ میں آپ نے شامل فرمالیا۔ بعدازاں کچھ عرصہ ۲۰۱۰ء رمضان شریف میں حضور پیر صاحب نے سلسلہ کی اجازت بھی عنایت فرمادی۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میرے مرشد پاک اور آپ کے صاحبزادگان، حضرت صاحبزادہ محمد داؤد قادری رضوی اور حضرت صاحبزادہ محمد رؤف قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو ابدی عظمتیں عطا فرمائے۔

آمین بحرمۃ سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

اور پھر اس کے بعد دورہ حدیث شریف کے لیے فیصل آباد شریف، مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ، مظہر اسلام، آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہوا، اور سند المحدثین، شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت مولانا سیدی واستاذی حضور ابوالخیر حافظ غلام نبی صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم القدسیہ سے دورہ حدیث شریف

پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے تصدق سے میرے جملہ اساتذہ کرام ذوالاحتشام کو دارین کی برکات سے نوازے اور انہیں دائمی طور پر اللہ کی رضا حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

(آمین)

جن کی نگاہ شفقت سے مجھ گنہگار کو خدمت دین کی توفیق ملی۔

العبد الحقیر

/

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

اعتذار

بسم الله الرحمٰن الرحیم

والصلوٰة والسلام علی رسوله الکریم وعلی آله والصحابه

اجمعین

احقر کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ فن تصنیف کی اہلیت وصلاحیت مجھ میں نہیں لہٰذا قارئین کرام سے التماس ہے بالخصوص اہل علم حضرات کی بارگاہ میں ملتمس ہوں کہ اس سیاہ کار کی کوتاہیوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائیں اور دعا خیر سے نوازیں اور اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں اور اگر غلطی دیکھیں تو مطلع فرما کر اجر عظیم حاصل کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کا ازالہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے ،اور پوری امت مسلمہ کو اس کا ثواب پہنچائے ،اللہ تعالیٰ مجھ سیاہ کار اور میرے والدین سمیت پوری امت مسلمہ کی بخشش فرمائے۔آمین

بحرمة سید الانبیاء والمرسلین،صلی الله علیٰ حبیبهٖ محمد وعلیٰ آلهٖ وبارك وسلم اجمعین

محتاج دعا

/

ابو الفیض محمد شریف القادری رضوی

علم غیب کے متعلق عقیدۂ اہلسنّت

اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ جو علم غیب ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا، اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا ہے، بلکہ ذاتی ۔ جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء ﷺ سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں:

افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔

یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔

کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے ان کا انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں کہ نفی ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کی شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کے لیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر۔

ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی، ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔ کیونکہ خدا جہل سے پاک ہے، نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن وواجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں، کہ

ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر، کھلا شرک ہے۔

انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں۔ کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟۔ ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔ (از بہار شریعت حصہ اول)

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات قارئین ایک وہ دور تھا حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہو جاتے تھے جس طرح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام دیکھے جانے والے خواب کو جب حضور اکرم ﷺ کی زبان نبوت سے سنا تو وہ ایمان لے آئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ جو مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر ملک شام میں دیکھے جانے والے خواب کو بھی جانتا ہے اپنے وسیع علم سے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے اس سے پتہ چلا کہ سب سے پہلا مسلمان حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر ایمان لایا اور اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر ایمان لائے۔

جس طرح کہ وہ فدیہ دینے والا واقعہ مشہور اور با قاعدہ حوالے بھی موجود ہیں لیکن آج لوگوں نے الاعلان حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا شروع کر دیا ہے۔ صرف انکار ہی نہیں بلکہ جو خوش نصیب حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو مانتے ہیں انہیں مشرک کہنا شروع کر دیا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے سب سے پہلے جو مسلمان ہوئے وہ تو حضور اکرم ﷺ کا علم غیب دیکھ کر مسلمان ہوئے لیکن آج حضور پاک ﷺ کے علم غیب کو ماننا کیسے شرک ہو سکتا ہے یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انہوں نے صحابہ کے طریقے کو چھوڑ کر منافقوں کے طریقے کو اپنا لیا ہے کیونکہ اس وقت منافقین حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا انکار کرتے تھے جس طرح کہ آگے یہ مسئلہ بحوالہ آئے گا۔

لیکن صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کا حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر پختہ ایمان تھا

اسی لیے تو انہوں نے حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو آگے روایت کیا اگر ان کا علم غیب پر ایمان نہ ہوتا تو علم غیب کی حدیثوں کو آگے روایت نہ کرتے۔ حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو ان کا آگے روایت کرنا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر پختہ ایمان تھا۔ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے بہت زیادہ حدیثیں حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی آگے روایت کی ہیں اور لوگوں تک پہنچائی ہیں۔

حدیثیں اس بارے میں بہت زیادہ ہیں جن کی یہ کتاب متحمل نہیں ہے یہاں پر صرف بخاری شریف سے دوسو دس (210) حدیثیں درج کی ہیں اس سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی حضور پاک ﷺ کے علم غیب کے بارے میں ثابت ہوا اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر پختہ ایمان تھا۔ اس لیے تو انہوں نے اپنی صحیح بخاری شریف میں اتنی کثرت سے حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو لکھا ہے اب اگر پھر بھی کسی کو حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو اس کی سمجھ کا قصور ہے ورنہ حدیثیں تو بہت موجود ہیں اور تمام محدثین نے اپنی اپنی تصنیفات میں حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو لکھا ہے اور قرآن پاک کی کئی آیات میں حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا بیان موجود ہے یہاں پر ہم سب سے پہلے کچھ آیات حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی لکھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت وسیع علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔

اور یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے کہ قرآن پاک میں دونوں طرح کی آیتیں موجود ہیں جن آیتوں میں علم غیب کی نفی ہے وہ ذاتی علم غیب کی نفی ہے۔ یعنی ذاتی طور پر اللہ

کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور جن آیتوں میں علم غیب کا ثبوت ہے وہ عطائی علم غیب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے اور ہمارے آقا حضور اکرم ﷺ کو عالم ما کان وما یکون بنایا ہے۔

اب ہم یہاں وہ آیات لکھتے ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کا اللہ تعالیٰ نے خود ذکر فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ حق بات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بحرمة سید المرسلین علیه الصلوٰت والتسلیم

آیات قرآنی سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے علم غیب کا ثبوت

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

آیت نمبر 1:

علم الغیب فلا یظھر علی غیبہٖ احداً الا من ارتضٰی من رسول

(پارہ ۲۹ سورۃ الجن آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (کنزالایمان)

حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن وبیضاوی وغیرہ) یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلٰی درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف وانجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند وبالا وارفع اعلٰی ہے اور اولیاء

کے علوم انبیاء ہی کی وساطت اور انہیں کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں۔ اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے۔ اور اس آیت سے ان کا تمسک صحیح نہیں۔

بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے۔ سید المرسلین خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ مرتضٰی رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور ﷺ کے اور تمام مرتضٰی رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

آیت نمبر 2:

وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشآء۔ (پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۷۹)

ترجمہ: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں یعنی منافق کو مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی ﷺ کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے۔

شان نزول رسول اللہ نے فرمایا: کہ خلقت آفرنیشن سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی۔ اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی۔ جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے

گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے از راہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا۔ باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں، اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم ﷺ نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں۔ آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:......حذافہ......پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

کیا تم باز آؤ گے، پھر منبر سے اُتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم ﷺ کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔ اور حضور ﷺ کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور حضور اکرم ﷺ تو ان برگزیدہ رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات وحدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کے معجزہ ہیں اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے۔

آیت نمبر 3:

وعلمك مالم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيماً ـ

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی قرآن کریم امور دین و احکام شرع و علوم غیب مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا ہے۔

آیت نمبر 4:

مافرطنا فی الکتاب من شیءٍ ـ (پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی جملہ علوم اور تمام ماکان و ما یکون کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ۔ (جمل وغیرہ)

آیت نمبر 5:

ونزلنا علیك الکتاب تبیاناً لکل شیءٍ ـ

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۸۸)

ترجمہ: اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: مافرطنا فی الکتاب من شیٔ اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی، صحابہ نے ان سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا، فرمایا: کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

جو علم چاہیئے وہ قرآن کو لازم کرلے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں۔ اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا۔

ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا اس آیت میں لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم۔

ابن ابوالفضل مرسی نے کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں۔ غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی، جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا اتنا ہی جانتا ہے۔

آیت نمبر6:

تفصیل الکتاب لاریب فیه من رب العالمین۔

(پارہ ۱۱ سورہ یونس آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ (کنزالایمان)

تفسیر نور العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

قرآن میں لوح محفوظ کی پوری تفصیل ہے اور لوح محفوظ میں سارے علوم ہیں۔ اور سارا قرآن حضور ﷺ کے علم میں ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کو رب نے سارے علوم بخشے، اب جو اس آیت میں شک کرے کہ قرآن میں سارے علوم نہیں وہ اس آیت کا منکر ہے۔

اور جو اس میں شک کرے کہ حضور ﷺ کو قرآن کا پورا علم ہے وہ اس آیت کا منکر ہے الرحمن علم القرآن قرآن پاک کی عبارت اس کی ترتیب اعراب سب کچھ رب کی طرف سے ہے جو ترتیب سے انکار کرے وہ اس آیت کا منکر ہے۔

آیت نمبر7:

الرحمن o علم القرآن o خلق الانسان o علمه البیان o

(سورۃ الرحمٰن پارہ ۲۷ آیت ۴)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان

وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

شان نزول جب آیت اسجدوا للرحمن نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا کہ رحمن کیا ہے ہم نہیں جانتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے رحمن نازل فرمائی کہ رحمن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو کوئی بشر سکھاتا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو سکھایا۔ (خازن)

انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہیں اور بیان سے ما کان وما یکون کا بیان ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔

(خازن)

آیت نمبر 8:

وماھو علی الغیب بضنین۔ (سورۃ التکویر پارہ ۳۰ آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (کنز الایمان)

تفسیر نور العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے اس میں سے بہت کچھ بتادیا۔ ظاہر ہے کہ بخیل نہ ہونا سخی ہونا، اس ہی کی صفت ہوسکتی ہے جس کے پاس چیز ہو اور وہ لوگوں کو دیتا رہے۔ غیب سے

مراد مسائل شرعیہ ہیں جو عالم غیب سے آئے یا مراد گذشتہ وآئندہ زمانے کی غیبی حالات ہیں یا عالم غیب کی خبریں پہلی صورت میں دو فائدے حاصل ہوں گے۔ایک یہ کہ عالم کو شرعی مسائل چھپانا نہ چاہیں۔

دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے کوئی مسئلہ نہ چھپایا جو لوگ حدیث قرطاس سے اعتراض کرتے ہیں اس سے لازم آتا ہے کہ حضور نے تبلیغ مکمل نہ فرمائی۔نیز یہ کہ حضور نے بعض صحابہ سے دب کر بعض مسائل بیان نہ کیئے۔یہ عقیدہ اس آیت کے بھی خلاف ہے اور اس آیت کے بھی یاایھا النبی بلغ ماانزل الیك من ربك نیز لازم آتا ہے کہ دین مکمل نہ پہنچا۔حالانکہ رب فرماتا ہے:الیوم اکملت لکم دینکم

دوسری تفسیر کی بنا پر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب دیئے اور حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو بتائے۔

آیت نمبر 9:

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔

(سورۃ الانعام پارہ ۸ آیت نمبر ۵۸)

ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو۔(کنزالایمان)

تفسیر نور العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

ہر ادنیٰ اعلیٰ چیز لوح محفوظ میں لکھی ہے اور یہ لکھنا اس لیے نہیں کہ رب تعالیٰ کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا لہذا لکھ لیا،بلکہ اپنے خاص مقرب بندوں کو بتانے کے لیے ہے جنکی نظر لوح محفوظ پر ہے۔

اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ علم غیب حساب سے عقل سے خاص نہیں ہوتا یہ تو رب کی خاص ملک ہے اس کے پاس ہے جسے وہ دے اسے ملے اور غیب کی کنجیوں سے مرادوہ علوم ہیں جو سورۃ لقمان کے آخر مین مذکور ہیں ''عندہٗ علم الساعۃ'' چونکہ یہ پانچ چیزیں لاکھوں غیبوں کے کھل جانے کا ذریعہ ہیں۔اس لیے انہیں غیب کی کنجیاں فرمایا گیا لوح محفوظ کو کتاب مبین یعنی ظاہر کردینے والی کتاب۔اس لیے فرمایا گیا کہ لوح محفوظ علوم غیبیہ ان حضرات پر ظاہر کردیتی ہے جن کی نظر اس پر ہے۔جیسے بعض فرشتے اور انبیاء واولیاء کرام اگر اس پر کسی کی نظر نہ ہو تو وہ کتاب مبین نہ ہوگی۔

مولانا فرماتے ہیں:

لوح محفوظ است پیش اولیاء
ازچہ محفوظ اند محفوظ از خطاء

❁❁❁❁❁❁❁

احادیث مبارکہ سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے علم غیب کا ثبوت

مرویات

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 1

حدثنا محمد بن کثیراً اخبرنا سفیان عن الاعمش عن خیثمة عن سوید بن غفلة قال قال علی رضی الله عنه اذا حدّثتکم عن رسول الله ﷺ فلان اخر من السمآء احب الیّ من ان اکذب علیه واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة سمعت رسول الله ﷺ یقول یاتی فی اخر الزمان قوم حدثآء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البدیة یمرقون من الاسلام کمایمرق السهم من الرّمیّة لایجاوز ایمانهم حناجدهم فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان قتلهم اجر لمن قتلهم یوم القیٰمة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت کروں۔ اور جب کوئی ایسی بات کرو۔ جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزان عقل پر

کھوٹے ہوں گے وہ سرور کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے، لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کرڈالو، کیونکہ قیامت کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے آخر زمانے میں ہونے والے معاملات کا ذکر فرمایا۔ اور بعد میں آنے والوں کی خبریں دیں کہ کچھ کم عمر لوگ حدیثیں بیان کریں گے اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ یہ سب حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے کہ آپ ﷺ نے بہت زیادہ عرصہ بعد میں ہونے والے لوگوں کا پہلے ہی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 2

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان حدثنا الاعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال عليّ رضي الله عنه سمعت النّبيّ ﷺ يقول يأتي في أخر الزّمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البريّة يمرقون من الاسلام كما يمرق السّهم من الرّميّة لايجاوز ايمانهم حناجرهم فاينما لقيتموهم فاقتلوهم فانّ قتلهم اجر لمن قتلهم يوم القيامة۔ (رواه البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر سرورِ کون و مکان کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائیں گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ ایسے لوگوں کا بیان فرمایا جو کم عمر ہوں گے عقل کے کھوٹے ہوں گے فرمایا وہ حضور ﷺ کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے نکل گئے ہوں گے یہ گمراہ فرقوں کی طرف اشارہ ہے۔

مرویات

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم

غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 3

حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا یحی بن سعید قال حدثنا عبید اللہ بن الاخنس قال حدثنی ابن ابی ملیکۃ عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال کانی انظر اسود افحج یقلعھا حجراحجراً۔

(رواہ البخاری فی کتاب المناسک)

ترجمہ:

عمرو بن علی، یحی بن سعید، عبیداللہ بن اخنس ابن ابوملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

گویا میں اس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور پاک ﷺ نے غیب کی خبر دی ہے اور اس کالے آدمی کا بیان فرمایا ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا اور جو سلوک اس نے کعبہ سے کرنا تھا آپ نے اس کا بھی بیان فرمادیا۔ اگر آپ کو علم غیب نہ ہوتا تو آپ کبھی بھی بیان نہ فرماتے۔

حدیث نمبر 4

حدثنا ابراھیم بن موسٰی اخبرنا عبدالوھّاب حدثنا خالد عن عکرمة ان ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لہ ولعلیّ بن عبداللہ ائتیا ابا سعید فاسمعا من حدیثہٖ فاتیناہ وھو واخوہ فی حآئطٍ لھما یسقیانہٖ فلما رانا جآئنا فاحتبٰی وجلس فقال کنا ننقل لبن المسجد لبنةً وکان عمّار ینقل لبنتین لبنتین فمر بہٖ النبیّ ﷺ ومسح عن رّاسہ الغبار وقال ویح عمّارٍ تقتلہ الفئة الباغیة عمار یدعوھم اِلی اللہ ویدعونہٗ الی النار۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ اور علی بن عبداللہ سے فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ، اوران سے حدیث کا سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے، اور احتباء کی حالت میں بیٹھ گئے۔

پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی تو ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو (۲) دو (۲) اینٹیں لاتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو ان کے سر کا غبار جھاڑتے ہوئے فرمایا: عمار کی اس حالت پر افسوس ہے کہ ان کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں گے......اور

وہ ان کو جہنم کی طرف۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عمار کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ ان کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔اس موقع پر آپ ﷺ نے کئی سال پہلے حضرت عمار کی شہادت کی خبر دی۔اور جن باغیوں نے شہید کرنا تھا ان کے بارے میں بھی بیان فرمادیا کہ باغی حضرت عمار کو شہید کریں گے۔یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 5

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیٰن عن المغیرة بن النعمان عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ تحشرون حفاة عداة غراة لاثم قراء کما بدأنا اوّل خلق نعیدهٗ وعدا علینا انا کنا فٰعلین فاول من یکسٰی ابداهیم ثم یوخذ بدجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انهم لم یزالوا مرتدّین علٰی اعقابهم منذفارقتهم فاقول کما قال العبدا الصالح عیسٰی ابن مریم وکنت علیهم شهیداً مادمت فیهم فلما توفیتنی انت الرقیب علیهم وانت علٰی کل شیء شهید الٰی قولهٖ العزیز الحکیم قال محمد بن یوسف فذکر عن ابی عبدالله عن قبیعته قال هم المرتدّون

الذین ارتدّوا علی عھد ابی بکر فقاتلھم ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اکٹھے کیے جاؤ گے تو ننگے پاؤں ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ہم نے جیسے اسے پہلے بنایا تھا ایسے ہی پھر کر دیں گے، یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ، ہم نے اس کو ضرور کرنا ہے، (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۴) پھر جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔

پھر دائیں اور بائیں جانب سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا میں کہوں گا...... یہ تو میرے صحابی ہیں...... کہا جائے گا۔ بیشک یہ مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔ پس میں وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا: کہ

اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا۔ اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ (الحکیم سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۷، ۱۱۸) محمد بن یوسف ابوعبداللہ قبیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہونگے جن کو حضرت ابوبکرہ اپنے عہد خلافت میں قتل کروایا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے

قیامت کے بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمادیا۔ جس طرح کے اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 6

حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن الحکم عن مّجاهد عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال نصرت بالصبا واهلکت عاد بالدّبور قال قال بن کثیر عن سفیان عن ابیه عن ابن ابی نعم عن ابی سعید رضی الله عنه قال بعث علیّ رضی الله عنه الی النبیّ ﷺ بزهیبة فقسمها بین الاربعة الاقرع بن حابس الحنظلیّ ثم المجا شعیّ وعیینة بن بدر الفزاری وزیدن الطّائیّ ثم احدبنی نبهان وعلقمة بن علاثة العامری ثم احدبنی کلاب فغضبت قریش والانصار قالوا یعطی منادید اهل نجر ویدعنا قال انما اتألّفهم فاقبل رجل غائد العینین مشرف الوجنتین ناتی الجبین کثّ اللّحیة محلوق الرّاس فقال اتق الله یامحمد فقال من یّطع الله اذا عصیت ایا مننی الله علی اهل الارض فلا تامنونی فساله رجل قتلهٗ احسبهٗ خالد بن الولید فمنعه فلما ولّی قال انّ من ضئضئ هذا اوفی عقب هذا قوم یّقرون القرأن لایجاور حناجدهم یمرقون من الدّین مدوق السّهم من الدّمیّة یقتلون اهل السلام ویدعون اهل الاوثان لئن انا اورکتهم لاقتلنهم قتل عاد۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا: آپ نے وہ چار (۴) آدمیوں میں تقسیم کر دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی پھر مجاشی، عیینہ بن بدر الغزاری، زید طائی جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے، علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے کو دیا۔ یہ بات قریش (مہاجرین) وانصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا، آپ نے فرمایا میں انہیں تالیف قلوب کے لیے دیتا ہوں پھر ایک آدمی آگے بڑھا، جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار لٹکے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا (ٹنڈ) کہنے لگا، اے محمد! اللہ سے ڈر، آپ نے فرمایا، اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی، میرا خیال ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے، لیکن آپ نے منع فرما دیا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے۔ اور بت پرستوں سے صلح رکھیں

گے، اگر میں ان لوگوں (گاندھویوں وغیرہ) کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے ایک گستاخ کے اعتراض کرنے پر آپ ﷺ نے اس کی نسل سے جو بعد میں ہونے والے گستاخ ہوں گے، ان کا بیان فرمایا اور ان کی علامتیں بھی بیان فرمائی، اور کافی چیزوں کا بیان فرمایا، جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔ اللہ ایسے گستاخوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 7

حدثنا عبداللہ ابن مسلمۃ عن مالك عن زید بن اسلم عن عطآء بن یسار عن ابن عباس قال النّبیّ ﷺ اریت النّار فاذا اکثر اھلھا النّسآء یکفرن قیل ایکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لواحسنت الٰی احدٰ ھنّ الدّھر ثم رات منك شیئاً قالت ما رایت منك خیر اقطّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر بھی نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک

تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے جہنم کا اور اس کے بارے میں فرمایا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ ایک تو جہنم غیب ہے جس کو ہم نے نہیں دیکھا اور نہ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن حضور ﷺ نے اپنی نبوت کی آنکھ سے دیکھ لیا۔ معلوم ہوا جو غیب عام لوگ نہیں دیکھ سکتے، نبی پاک ﷺ نبوت کی آنکھ سے اس غیب کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب دیا ہے۔

حدیث نمبر 8

حدثنا مسدّد حدثنا حصین بن نمیر عن حصین بن عبدالرّحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال خرج علینا النّبیّ ﷺ یومًا قال عرضت علیّ الامم ورایت سوادا کثیر سرّالافق فقیل ھذا موسٰی فی قومہٖ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم (امت) میں ہیں۔

گے، اگر میں ان لوگوں (گاندھویوں وغیرہ) کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے ایک گستاخ کے اعتراض کرنے پر آپ ﷺ نے اس کی نسل سے جو بعد میں ہونے والے گستاخ ہوں گے، ان کا بیان فرمایا اور ان کی علامتیں بھی بیان فرمائی، اور کافی چیزوں کا بیان فرمایا، جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔ اللہ ایسے گستاخوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 7

حدثنا عبدالله ابن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطآء بن يسار عن ابن عباس قال النّبيّ ﷺ اريت النّار فاذا اكثر اهلها النّسآء يكفرن قيل ايكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان لواحسنت الٰى احدٰهنّ الدّهر ثم رات منك شيئًا قالت ما رايت منك خيرا قطّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر بھی نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک

تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے جہنم کا اور اس کے بارے میں فرمایا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ایک تو جہنم غیب ہے جس کو ہم نے نہیں دیکھا اور نہ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔لیکن حضور ﷺ نے اپنی نبوت کی آنکھ سے دیکھ لیا۔معلوم ہوا جو غیب عام لوگ نہیں دیکھ سکتے، نبی پاک ﷺ نبوت کی آنکھ سے اس غیب کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب دیا ہے۔

حدیث نمبر 8

حدثنا مسدّد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبدالرّحمٰن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج علينا النّبيّ ﷺ يومًا قال عرضت عليّ الامم ورايت سوادا كثير سدّ الافق فقيل هذا موسٰى في قومه۔ (رواه البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم (امت) میں ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب اور نگاہ نبوت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے وہ امتیں جو کئی سال پہلے گزر چکی تھیں، آپ نے اپنی نگاہ نبوت سے ان کا بھی مشاہدہ فرمالیا۔ (سبحان اللہ) یہ ہے آپ کی نگاہ نبوت کا بیان، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ آنکھیں عطا فرمائیں ہیں جو ما کان وما یکون کا مشاہدہ فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو آپ کی عظمت وشان کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 9

حدثنا محمد بن المثنٰی قال ثنا محمد بن حازم قال ثنا الاعمش عن مّجاھدٍ عن طاوٗس عن ابن عبّاسٍ قال مرّالنّبیّ ﷺ بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر امّا احدھما فکان لا یستتر من البول وامّا الاٰخر فکان یمشی بالنّمیمۃ ثم اخذ جدیدۃ رّطبۃ فشقھا نصفین فغرز فی کل قبرٍ وّاحدۃ قالوا یارسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلّہ یخفّف عنھما مالم ییبسا قال ابن المثنٰی وحدّثنا وکیع قال حدّثنا الاعمش سمعت مجاھد مثلہٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الوضوء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو (۲) قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہورہا ہے اور کسی کبیر گناہ کے باعث نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا

چغلیاں کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

فائدہ:

یہ حدیث عجائبات میں سے ہے کہ نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا حال بیان کر رہی ہے کہ پروردگار عالم کے محبوب اکرم نائب اعظم ﷺ کی نگاہوں سے قبر اور برزخ کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ (۲) دو قبر والوں کو ملاحظہ فرما لیا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ کن برائیوں کے باعث انہیں عذاب ہو رہا تھا۔ غور طلب بات ہے کہ ان دونوں کے متعلق جو خدا نے فیصلہ کیا اس کے محبوب خدا کو کیسے پتہ چلا؟ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔

دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مردے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے یا راحت ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ برزخ میں عذاب یا راحت دیا جاتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا کہ اس کے حواس باقی رہتے ہوں۔ یعنی مردہ سنتا اور دیکھتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ جن کا انکار کرنا زندہ حقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعیٔ اسلام کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث نمبر 10

حدثنا عمران ابن میسرۃ حدثنا ابن فضیل حدثنا حصین وحدثنی اسید بن زید حدثنا ھشیم عن حصین قال کنت عند سعید بن جبیر فقال حدثنی ابن عباس قال قال النبیّ ﷺ عرضت علیّ الامم فاخذ النبیّ یمرّ معه الامّه والنبیّ یمدّ معه النفر والنبیّ یمدّ معه العشرۃ والنبیّ یمدّ معه الخمسة والنبیّ یمدّ وحده فنظرت فاذا سواد کثیر قلت یا جبریل ھؤلآء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر قال ھؤلآء امّتك وھٰؤلآء سبعون الفًا قدّ امهم لاحساب علیھم ولا عذاب، قلت ولم؟ قال:

کانو الایکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلٰی ربھم یتوکلون فقام الیه عکّاشة بن محصن قال ادع الله ان یجعلنی منھم قال اللّٰھم اجعله منھم ثم قام الیه رجل اٰخر قال ادع الله ان یجعلنی منھم قال سبقك بھا عکّاشة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی، ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا، ایک نبی کے ساتھ دس (۱۰) آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ سو، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو

ایک بڑی جماعت نظر آئی، میں نے پوچھا، اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے کہا کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں...... میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی، کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر (۷۰) ہزار ان کے آگے ہیں ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے، آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما، پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمالے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کافی غیب کی باتوں کا ذکر فرمایا۔ جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 11

حدثنی حامد بن عمر عن بشر بن المفضل حدثنا حمید حدثنا انس ان عبداللہ بن سلام بلغه مقدم النّبیّ المدینة فاتاه یسالهٗ عن اشیآء فقال انی سائلك عن ثلاث لایعلمهن الا نبی مااوّل اشراط السّاعة ومآ اوّل طعام یّاكلهٗ اهل الجنّة وما بال الولد ینزع الی ابیه او الی امّه؟قال اخبرنی به جبریل أنفا قال ابن سلام ذاك عروّ الیهود من الملآئكة قال امّااوّل

اشراط السّاعة فنار تحشرهم من المشرق الى المغرب،واما اول طعام يّأكلهٗ اهل الجنّة فزيادة كبر الحوت واما الولد فاذا سبق مآء الرّجل مآء المرأة نزع الولد واذا سبق مآء المراة مآء الرّجل نذعت الولد قال اشهدان لّاالٰه الّاالله وانّك رسول الله قال يارسول الله انّ اليهود قوم بهت فاسالهم عنّى قبل ان يعلموا باسلامى فجآء ت اليهود فقال النّبىّ ﷺ ائّ رجل عبدالله بن سلام فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وافضلنا وابن افضلنا فقال النّبىّ ﷺ ارايتم ان اسلم عبدالله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذٰلك فاعاد عليهم فقالو مثل ذٰلك فخرج اليهم عبدالله فقال اشهدان لّاالٰه الا الله وانّ محمد ارسول الله قالوا شرّنا وابن شرّنا وتنقصوه قال هٰذا اكنت اخاف يارسول الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ جا کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ کچھ پوچھیں،انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔

﴿۱﴾ قیامت کی سب سے پہلی نشانی

﴿۲﴾ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا

﴿۳﴾ بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں، بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے گی، اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ!

یہود بڑی فتنہ انگیز قوم ہے پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمایئے، اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو، پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے۔ نیز ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انہوں نے یہی جواب دیا تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے یہ ہم میں بدترین آدمی اور بدترین آدمی کا بیٹا ہے اور نقص نکالنے

لگے۔ وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! مجھے ان سے اسی بات کا خدشہ تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ سے جو جو عبداللہ بن سلام نے پوچھا۔ آپ نے سب بیان فرما دیا اور اسی آپ کے علم غیب کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 12

حدثنا احمد بن واقد حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن حمید ابن ھلال عن انس رضی اللہ عنہ انّ النّبیّ ﷺ نعی زیدًا و جعفر و ابن رواحۃ للنّاس قبل ان یّاتیھم خبرھم فقال اخذا الرّایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب و عیناہ تذرفان حی اخذھا سیف من سیوف اللہ حتی فتح اللہ علیھم۔ (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر، اور حضرت ابن رواحہ کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں، یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے مقام پر بیٹھ کر دور دراز کے فاصلہ کے باوجود جنگ موتہ کے حالات بیان فرمائے۔اس کو اگر علم غیب نہ کہیں تو اور کیا ہے۔یہ سب علم غیب کا کمال ہے۔جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 13

حدثنا یحیٰ حدثنا وکیع عن الاعمش قال سمعت مجاھدًا یّحدث عن طاؤس عن ابن عبّاس رضی اللہ عنھما قال مرّ رسول اللہ ﷺ علٰی قبرین فقال انّھما لیعذّبان وما یعذّبان فی کبیر امّا ھذا فکان لا یستتر من بولہٖ وامّا ھذا فکان یمشی بالنّمیمۃ ثم دعا بعسیب رطب فشقّہٗ باثنین فغرس علٰی ھذا واحدا وّعلٰی ھذا واحدا ثم قال لعلّہٗ یحفّف عنھما ما لم ییبسا۔(رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جارہے،ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔اور وہ غیبت کیا کرتا تھا،پھر آپ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصب کر دیا۔پھر

فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان دو قبروں والوں کی زندگی میں جو انہوں نے عمل کیے تھے اس چیز کا بھی ذکر فرمادیا۔ جس کی وجہ سے انہیں عذاب ہو رہا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ ہر آدمی کی زندگی کو بھی جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔

روایت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 14

حدثنا عبدالله بن يوسف اخبرنا مالك عن هشام بن عدوة عن ابيه عن عبدالله بن الزبير عن سفيان بن ابى زهير انه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول يفتح اليمن فياتى قوم يبسون فيتحملون باهلهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ويفتح الشام فياتى قوم يبسون فيتحمّلون باهلهم ومن اطاعهم والمدينة خيرلهم لو كانوايعلمون ويفتح العراق فياتى قوم يبسّون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوايعلمون۔

(رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمدہ)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوجائے گا۔تو ایک قوم سواریاں لے کرآئے گی۔تو اپنے گھروالوں اور پیروکاروں کوسوار کر کے لے جائے گی۔اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگروہ جانیں۔شام فتح ہوجائے گا۔تو ایک قوم سواریاں لے کرآئے گی اور اپنے گھروالوں اور پیروکاروں کوسوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے،اگروہ جانیں۔عراق فتح ہوجائے گا،تو ایک قوم

سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی۔ اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کیونکہ آپ نے تین ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی۔ سبحان اللہ! یہ آپ کے علم غیب کا مقام ہے کہ ابھی کئی سال بعد وہ ملک فتح ہونے تھے تو آپ ﷺ نے وہ پہلے ہی بیان فرما دیا۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ معاذ اللہ آپ کو علم غیب نہیں۔ تو پھر آپ نے یہ کیسے بیان کر دیا۔ آپ کا بیان فرمانا کئی سال پہلے ان چیزوں کو جو بعد میں ہونے والی تھیں۔ یہ سب آپ کے علم غیب کا ثبوت ہے۔

مرویات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 15

حدثنا ابراهیم بن المنذر حدثنا انس بن عیاض قال حدثنی عبیدالله عن حبیب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال ان الایمان لیازر الی المدینة کما تأزر الحیة الی جحرها۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے علم غیب کی خبر دی ہے۔ جس چیز کا ظہور قرب قیامت میں ہونے والا تھا۔ اس کا بیان فرما دیتا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے

حدیث نمبر 16

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اللیث عن ابن شهاب عن ابن المسیب انه سمع اباهریرة یقول قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده

لیوشکن ان ینزل فیکم بن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلهٗ احد۔

(رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔ جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

فائدہ:

قیامت سے پہلے اور خروج دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے۔ اور امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے۔ اور امام زمانہ کے طور پر حکم شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ ﷺ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث نمبر 17

قال عثمان بن الهيثم ابو عمر وحدثنا عوف عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة قال وكلنی رسول الله ﷺ بحفظ زكوٰة رمضان فاتانی اٰتٍ فجعل يحثوا من الطعام فاخزته وقلت والله لارفعنك الٰى رسول الله ﷺ قال انی محتاج وعلیّ عيال ولی حاجة شديدة قال فخليت عنه فاصبحت فقال النبی ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك البارحة قال قلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخلّيت سبيلهٗ قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فعرفت انه سيعود لقول رسول الله ﷺ انهٗ سيعود فرصدته فجآء يحثو من الطعام فاخزته فقلت لارفعنّك الٰى رسول الله ﷺ قال دعنی فانی محتاج وعلی عيال لا اعود فرحمتهٗ فخليت سبيلهٗ فاصبحت فقال لی رسول الله ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك فقلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخليت سبيلا قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فرصدتهٗ الثالثة فجآء يحثو من الطعام فاخزتهٗ فقلت لارفعنّك الٰى رسول الله ﷺ وهٰذا اٰخر ثلٰث مراتٍ انّك تزعم لاتعودثم تعودقال دعنی اعلمك كلمٰتٍ ينفعك الله بها قلت ماهو قال اذا اويت الٰى فراشك فاقرء اٰية الكرسی الله لا اله الا هوا لحی القيوم تختم الاية فانك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربنّك شيطان حتی تصبح فخليت سبيله فاصبحت فقال لی رسول الله ﷺ

مافعل اسیرك البارحة قلت یارسول الله زعم انه یعلمنی کلمات ینفعنی الله بها فخلیت سبیلهٗ قال ماهی قلت قال اذا اویت الٰی فراشك فاقرء اٰیة الکرسی من اوّلما حتی تختم الله لا اله الا هو الحی القیوم وقال لی لن یّزال علیك من الله حافظ ولا یقربك شیطان حتی تصبح وکانوا احرص شیء علی الخیر فقال النبی ﷺ اما انه قد صدقك وهو کذوب تعلم من تخاطب منذ ثلٰث لیالٍ یااباهریرة قال لا قال ذاك شیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الوکالہ)

ترجمہ:

عثمان بن ہیثم ابو عمرو عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا...... فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا...... پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا...... تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ

ﷺ کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

ابو ہریرہ اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ اس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آ کر اناج لینے لگا پس میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا، مگر آتے رہے، کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا، عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے ایسے کلمات سکھانے کا دعوئی کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ وہ کیا ہیں، عرض گزار ہوا کہ اس نے کہا جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اس نے سچی کہی ہے جبکہ وہ آپ جھوٹا ہے۔ اے

ابو ہریرہ جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ میں عرض گزار ہوا نہیں......فرمایا......کہ وہ شیطان تھا۔

فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا جس کو انہوں نے پکڑ لیا اس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کو خود پوچھا:

ابو ہریرہ! تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے۔ اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا۔ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں، جن سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اس اسلامی وایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 18

حدثنی سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰ عن ابی سلمة انه سمع اباهريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال من انفق زوجين فی سبيل الله دعا خزنة الجنة كل خزنه بابٍ ای فل هلم قال ابوبكر يارسول الله ذاك الذی لاتوٰی عليه فقال النبی ﷺ انی لارجو آان تكون منهم۔ (رواه البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے تو جنت ہر دروازے کا منتظم اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی طرف بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کو تو کوئی خوف نہیں ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تو ی امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 19

حدثنا سعید بن محمد حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن صالح عن الاعراج قال قال ابو هریرۃ قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کأن وجوھھم المجانّ المطرقۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوماً نعالھم الشعر۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ترکوں سے جنگ کرو گے۔ اور آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں اور چہروں کا بھی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 20

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال هلك كسریٰ ثم لاتكون كسریٰ بعدهٗ وقيصر اليهلكن ثم لايكون قيصر بعدهٗ ولتقسمن كنوزها فی سبيل الله وسمّٰی الحرب خدعة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا، اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہ خدا میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ اب کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ اور قیصر کی ہلاکت کی بھی آپ ﷺ نے خبر دی اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی فرمادیا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ یہ سب باتیں ابھی کئی سال بعد میں ہونے والی تھیں۔

حدیث نمبر 21

حدثنا اسحٰق اخبرنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب ان سعید بن المسیب سمع اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لایقبلہٗ احد حتی تکون السجدۃ الواحدہ خیر من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرء و ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیدا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا ومافیھا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۹)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی خبر دی، حالانکہ انہوں نے قرب قیامت میں آنا ہے اور بھی کئی چیزوں کا بیان فرمایا، جس طرح کے اس حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 22

حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثنی سلیمان بن بلال عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة رضی الله عنه من النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاه۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے ایک حاکم کا ذکر فرمایا۔فرمایا وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آئے گا اور ڈنڈے سے حکومت کرے گا۔یہ بھی حضور ﷺ کا علم غیب ہے۔جس حاکم نے کئی سو سال بعد میں پیدا

ہونا ہے آپ ﷺ پہلے ہی ذکر فرما رہے ہیں حالانکہ بہت عرصہ بعد میں اس نے پیدا ہونا ہے۔

حدیث نمبر 23

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوماً نعالھم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر الوجوہ وتجدون من خیر الناس اشرھم ذلف الانوف کان وجوھھم المجان المطرقۃ وتجدون من خیر الناس اشرھم کراھیۃ لھٰذا الامر حتی یقع فیہ والناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام ولیاتین علی احدکم زمان لان یرانی احب الیہ ان یکون لہٗ مثل اھلہٖ ومالہٖ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک ایسی قسم سے تمہاری لڑائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو۔

جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم جس کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی

طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں اچھے تھے، وہی عہد اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 24

حدثنا عبدالعزیز الاویسی حدثنا ابراھیم عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب عن المسیّب وابی سلمة بن عبدالرحمٰن ان اباھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ستکون فتن القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الماشی والماشی فیھا خیر من الساعی ومن یّشرف لھا تستشرفہ ومن وجد ملجئاً او معاذا فلیعذبہٖ وعن ابن شھاب حدثنی ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابن الحارث عن عبدالرحمٰن بن مطیع بن الاسود عن نوفل بن معاویة مثل حدیث ابی ھریرة ھٰذا الا ان ابا بکر یزید من الصلٰوة صلٰوة من فاتتہ فکانّما وتر اھلہٗ ومالہٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیئے۔

اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں ابوبکر بن عبدالرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگی، گویا اس کے اہل وعیال اور مال ومنال سب چھن گئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے کئی فتنوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 25

حدثنی احمد بن محمد المکی حدثنا عمرو یحیٰ ابن سعید الاموی عن جدہٖ قال کنت مع مروان وابی ھریرۃ فسمعت اباھریرۃ یقول سمعت الصادق المصدوق یقول ھلاك امتی علٰی یدی غلمۃ من قریش فقال مروان غلمۃ قال ابوھریرۃ ان شئت ان اسمّیھم بنی فلان وبنی فلان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چندلڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگرتم چاہوتو میں ان میں سے ہرایک کا نام اورنسب بتاسکتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔کہ آپ ﷺ جن لڑکوں کا ذکرفرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ اپنے علم غیب سے انہیں جانتے ہیں اس لیے تو آپ نے ان کی طرف اشارہ فرمادیا۔

حدیث نمبر 26

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنامعمرعن همام عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی یقتتل فئتان فیکون بینهما مقتلة عظیمة دعواهما واحدة ولا تقوم الساعة حتی یبعث دجّالون کذّابون قریباً من ثلاثین کلّهم یذعم انّهٗ رسول اللہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو (۲) جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے، پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ (موقف) بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب منظر عام پر نہ آجائیں، جن کی تعداد تیس (۳۰) کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں بھی کئی بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمایا، اور دجالوں کا بھی ذکر فرمایا، اور آپ ﷺ نے ان کی تعداد بھی بیان فرمائی۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 27

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابن المسیّب عن ابی هریرة انهٗ قال قال رسول الله ﷺ اذا هلك كسرٰی فلا كسرٰی بعدهٗ واذا هلك قيصر فلا قيصر بعدهٗ والّذی نفس محمد بيدهٖ لتنفقن كنوز هما فی سبيل الله۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیصر وکسریٰ کی ہلاکت کی خبر دی حالانکہ انہوں نے کافی عرصہ بعد میں ہلاک ہونا تھا اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ بھی فرما دیا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

حدیث نمبر 28

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعراج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ والذی نفسی بیدہ لتنفقنّ کنوز ھما فی سبیل اللہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

حدیث نمبر 29

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن ابی الزناد عن لاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبیّ ﷺ کل بنی ادم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعہٖ حین یولد غیر عیسٰی بن مریم ذھب یطعن فطعن فی الحجاب۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن صرف پردے پر انگلی مار سکا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک بھی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت شیطان کا ان کے پاس جانا اور پردہ پر انگلی مارنا اس بات کا بیان آپ نے فرمایا، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت ظاہری طور پر ان کے پاس موجود نہ تھے اور یہ آپ کی ولادت سے پہلے کا واقعہ ہے، اس سے معلوم ہوتا

ہے جو آپ کی آمد سے پہلے ہو چکا وہ بھی آپ جانتے ہیں، اور جو بعد میں ہوگا وہ بھی آپ جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 30

حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن یحی عن ابی سلمة سمعت ابا هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الا احدّثکم حدیثا عن الدّجال ما حدث به نبی قومهٗ انه اعور وانّهٗ یجیٓء معه بمثال الجنّة والنّار فالّتی یقول انها الجنّة هی النّار وانّی انذرکم کما انذر به نوح قومهٗ۔ (رواه البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں دجّال کے بارے میں ایسی بات نہ بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، بے شک دجّال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ اور بے شک میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ نے دجّال کے بارے میں بیان فرمایا، میں ایسی بات بتانے والا ہوں جو کسی نے نہیں بتائی، فرمایا دجّال ایک آنکھ سے کانا ہوگا یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

حدیث نمبر 29

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن ابی الزناد عن لاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ کل بنی ادم یطعن الشیطان فی جنبیه باصبعه حین یولد غیر عیسیٰ بن مریم ذهب یطعن فطعن فی الحجاب۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن صرف پردے پر انگلی مار سکا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک بھی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت شیطان کا ان کے پاس جانا اور پردہ پر انگلی مارنا اس بات کا بیان آپ نے فرمایا، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت ظاہری طور پر ان کے پاس موجود نہ تھے اور یہ آپ کی ولادت سے پہلے کا واقعہ ہے، اس سے معلوم ہوتا

ہے جو آپ کی آمد سے پہلے ہو چکا وہ بھی آپ جانتے ہیں، اور جو بعد میں ہوگا وہ بھی آپ جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 30

حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن یحی عن ابی سلمة سمعت ابا ھریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول الله ﷺ الا احدّثکم حدیثا عن الدّجال ما حدث به نبی قومهٗ انّه اعور وانّهٗ یجیٓء معه بمثال الجنّة والنّار فالّتی یقول انّها الجنّة ھی النّار وانّی انذرکم کما انذر به نوح قومهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، بے شک دجال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ اور بے شک میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا، میں ایسی بات بتانے والا ہوں جو کسی نے نہیں بتائی، فرمایا دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 31

حدثنا مسدّد قال حدثنا اسمٰعیل بن ابراھیم اخبرنا ابو حیّان التیمیّ عن ابی زرعة عن ابی ھریرة قال کان النّبیّ ﷺ بارزًا یومًا للنّاس فاتاہ رجل فقال ماالایمان قال الایمان ان تؤمن باللہ وملٰئکتہٖ وبلقآئہٖ ورسلہٖ وتؤمن بالبعث قال ماالاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہٖ وتقیم الصلوٰة وتؤدّی الزّکوٰة المفروضة و تصوم رمضان قال ماالاحسان قال ان تعبداللہ کانّك تداہ فان لّم تکن تداہ فانّہ یداك قال متی السّاعة قال مالمسؤول باعلم من السّآئل وساخبرك عن اشراطھا اذا ولدت الامة ربّھا واذا تطاول رعاة الابل البھم فی البنیان فی خمس لایعلمھنّ الا اللہ ثم تلا النّبیّ ﷺ انّ اللہ عندہ علم السّاعة الایة ثم ادبر فقال ردّوہ فلم یرو شیئًا فقال ھٰذا جبریل جآء یعلّم النّاس دینھم قال ابو عبداللہ جعل ذٰلك کلہ من الایمان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا:

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اس کے فرشتوں پر اور اس سے ملنے پر

اوراس کے رسولوں پر اور تمہیں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو،عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا:

تم اللہ کی عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔عرض گزار ہوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا: کہ مسؤل سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب چرواہے عالی شان عمارتوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ پھر نبی کریم ﷺ نے ان اللہ عندہ علم السّاعۃ (۳۴،۳۱) والی آیت پڑھی، پھر وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا:

اسے واپس بلاؤ لیکن کوئی نظر نہ آیا۔فرمایا وہ جبرائیل تھے۔جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور اکرم ﷺ نے کئی ان چیزوں کا ذکر فرمایا: جو بعد میں ہونے والی ہیں۔جن کا تعلق غیب سے ہے کیونکہ وہ مستقبل میں ہونے والے امور ہیں۔لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ علم غیب عطا فرمایا ہے۔اس لیے تو آپ ﷺ نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا، جو علامات قیامت میں سے

ہیں۔ اور ان کا وقوع بہت دیر بعد یعنی قرب قیامت میں ہونے والا ہے۔

حدیث نمبر 32

حدثنا المکّیّ بن ابراھیم قال انا حنظلة عن سالم قال سمعت اباھریرة عن النّبیّ ﷺ قال یقبض العلم ویظھر الجھل والفتن ویکثر الھجرج قیل یارسول اللہ وما الھرج فقال ھکذا بیدہ فحرکھا کانّہ یرید القتل۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی؟ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟ تو دست مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا کہ آپ ﷺ قتل مراد لے رہے تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور پاک ﷺ آنے والے وقت کا بیان فرما رہے ہیں۔ یقیناً آنے والا وقت غیب ہے تو ثابت ہوا کہ حضور پاک ﷺ کو علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 33

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال انا مالك عن ابی الذناد عن الاعرج عن ابی ھریرة انّ رسول اللہ ﷺ قال ھل ترون قبلتی ھھنا فواللہ

مایخفی علیّ خشوعکم ولا رکوعکم انّی لاراکم مّن وّرآء ظھری۔ (رواہ البخاری فی کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع وخضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

رحمت دو عالم ﷺ کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارے خشوع ورکوع پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس میں آپ نے خود نگاہ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے۔ جو دوسروں کو بھی نظر آتا ہے۔ لیکن خشوع تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جو خوف خدا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث میں نگاہ مصطفیٰ کے (۲) دو معجزے بیان فرمائے گئے۔ کہ آپ پیٹھ پیچھے سے صحابۂ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرمالیتے اور ان کے دلوں کی خشوع وخضوع والی کیفیت بھی ان نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی۔ جن میں دست قدرت نے مازاغ البصر وما طغی والا سرمہ لگایا ہوا تھا۔ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا اس نور کا کام ہے۔ جو پروردگار عالم نے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں رکھا ہوا ہے خدائے ذوالمنن اس نور سے کسی کو محروم نہ کرے۔ آمین

لیکن جس ہستی کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سراپا نور بنایا ہو وہ دیکھنے کے

لیے اپنی آنکھوں کے نور کے محتاج نہ تھے بلکہ آنکھوں کی طرح ہر طرف سے دیکھتے تھے۔اور خدا نے ان کے لیے آگے پیچھے اور نزدیک و دور وغیرہ کے فرق ہٹا دیئے تھے۔وہ پیچھے کی چیزوں کو بھی اسی طرح دیکھتے تھے۔جیسے ان چیزوں کو دیکھتے جو آگے ہوتیں۔دور والی چیزوں کو نزدیک والی چیزوں کی طرح ملاحظہ فرمالیتے۔اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھ لیتے جیسے اجالے میں دیکھتے،دلوں کی کیفیتوں کا بھی اسی طرح معائنہ فرمالیتے جیسے ظاہری اور جسمانی اعمال وافعال کو دیکھتے،نیز ماضی اور مستقبل کے حالات بھی خدا نے آپ پر اسی طرح روشن فرمادیئے تھے جیسے حال میں نگاہوں کے سامنے وقوع و پذیر ہونے والے حالات وواقعات۔ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں۔اوران کا انکار کرنے کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کرسکتا۔

واللہ تعالی اعلم۔

حدیث نمبر 34

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال اخبرنی سعید بن المسیّب وعطآء بن یزید اللّیثیّ انّ اباھریرۃ اخبرھما انّ النّاس قالوا یارسول اللہ ھل نرٰی ربّنا یوم القیمۃ قال ھل تمارون فی القمر لیلۃ البدر لیس دونہٗ سحاب قالوالایارسول اللہ قال فھل تمارون فی الشّمس لیس دونھا سحاب قالوالاقال فانّکم تدونہٗ کذٰلک یحشر النّاس یوم القیامۃ فیقول من کان یعبد شیئا فلیتّبعہ فمنھم من یّتّبع الشّمس ومنھم من یّتّبع القمر ومنھم مّن یّتّبع الطّواغیت وتبقٰی ھٰذہ

الامّۃ فیہا منافقوہا فیأتیہم اللہ فیقول انا ربکم فیقولون ھذا مکاننا حتی یأتینا ربنا فاذا جآء ربنا عدفناہ فیاتیہم اللہ عزّوجلّ فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیدعوہم ویضرب الصراط بین ظھرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامّتہٖ ولا یتکلم یومئذ احد الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللّٰھم سلم وفی جہنم کلا لیب مثل شوک السعدان ھل رایتم شوک السعدان قالوا نعم فانہا مثل شوک السعدان غیر انّہٗ لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف النّاس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہٖ ومنہم من یخردل ثم ینجوا حتی اذا اراداللہ رحمۃ مّن اراد من اھل النّار امراللہ الملٰئکۃ ان یخرجوا من کان یعبداللہ فیخرجونہم ویعرفونہم باٰثار السّجود وحرّم اللہ علی النار ان تأکل اثرالسّجود فیخرجون من النار فکل ابن اٰدم تأکلہٗ النّار الا اثر السّجود فیخرجون من النّار قد امتحشوا فیصبّ علیہم مّآء الحیاۃ فینبتون کمنا تنت لعبۃ فی حمیل السیل ثم یفرغ اللہ من القضآء بین العباد ویبقٰی رجل بین الجنّۃ والنّار وھو اٰخر اھل النّار دخولًا الجنّۃ مقبلًا بوجہہٖ قبل النّار فیقول یاربّ اصرف وجہی عن النّار فقد قشبنی ریحہا واحدقنی ذکآئہا فیقول ھل عسیت ان فعل ذٰلک بک ان تسئل غیر ذٰلک فیقول لا وعزّتک فیعطی اللہ عزّوجلّ مایشآء من عہدٍ ومیثاق فیصرف اللہ وجہہٗ عن النّار فاذا اقبل بہٖ الی الجنۃ رای بہجتہا سکت ماشآء اللہ ان یّسکت ثم قال یارب قدّمنی عند باب الجنّۃ فیقول اللہ لہٗ الیس قد اعطیت

العھود والمیثاق ان لاتسئل غیر الّذی کنت سالت فیقول یاربّ لااکون اشقٰی خلقك فیقول فما عسیت ان اعطیت ذٰلك ان لاتسئال غیرہٗ فیقول لاوعزّتك لااسئلك غیر ذٰلك فیعطی ربّهٗ ماشآء من عھدٍ وّمیثاقٍ فیقرّمهٗ الٰی باب الجنة فاذا بلغ بابھا فرای زھرتھا وما فیھا من النّضرۃ والسّرور فیسکت ماشآء الله ان یّسکت فیقول یارب ادخلنی الجنة فیقول الله عزّوجلّ ویحك یا ابن اٰدم مآاغرّك الیس قد اعطیت العھد والمیثاق ان لاتسئال غیر الّذی اعطیت فیقول یارب لاتجعلنی اشقٰی خلقك فیضحك الله منه ثم یأذن لهٗ فی دخول الجنّة فیقول تمنّ فیتمنّٰی حتی اذاانقطع امنیتهٗ قال الله عزّوجلّ زدمن کذا وکذا اقبل یذکرہ ربّهٗ حتی اذا انتھت به الامانیّ قال الله لك ذٰلك ومثلهٗ معه وقال ابوسعید الخدریّ لابی ھریرۃ انّ رسول الله ﷺ قال قال الله عزّوجلّ لك ذلك وعشرۃ امثالهٖ قال ابوھریرۃ لم احفظه من رّسول الله ﷺ الا قولهٗ لك ذٰلك ومثلهٗ معه قال ابوسعید انّی سمعتهٗ یقول ذلك وعشرۃ امثالهٖ (رواہ البخاری فی کتاب الاذان)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے۔ فرمایا کہ چودھویں رات کو جبکہ بادل نہ ہوں کیاتم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ

یارسول اللہ نہیں، فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی نہیں، تو تم اسی طرح دیکھو گے کہ جبکہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے ان میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی امت باقی رہ جائے گی۔ جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آ کر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔...... وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا رب آئے...... جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آ کر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس انہیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی امت کو لے کر گزروں گا۔ اور رسولوں کا کلام اس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ بچا بچا جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے ...... ہاں...... پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ، پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے نکال لو جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے، پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے۔ اور

آدمی کے تمام اعضاء کو جہنم کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے۔

جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح ہوں گے۔ ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں پھوٹتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا۔ اور جنت و دوزخ کے درمیان میں ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری جہنمی ہوگا۔ جہنم کی طرف منہ کر کے کہے گا اے رب! میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس بدبو نے مجھے مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا، فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا تو اس کے سوا اور کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے عہد و میثاق کرے گا جو وہ چاہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا جس سے اس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور اس کی شادابی دیکھے گا، تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا، پھر عرض گزار ہوگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا کہ اس کے سوا نہیں مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا، عرض کرے گا:

اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا، فرمائے گا اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا، عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اس کا رب جو چاہے گا عہد و میثاق لے کر اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اس میں تازگی اور سامانِ مسرّت ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر کہے گا اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم

بیٹے! تجھ پر افسوس ہے تو کتنا وعدہ خلاف ہے کیا تو نے یہ پکا وعدہ نہیں کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا، عرض گزار ہوگا، اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ، پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنس پڑے گا، پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا تمنا کر...... وہ تمنائیں کرے گا، یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بھی اور یہ بھی اس کا رب اسے یاد کروائے گا۔ یہاں تک کہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یاد نہیں۔ مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے آخرت کے کچھ حالات بیان فرمائے ہیں۔ یعنی جو آخرت میں قیامت کے بعد ہوگا کچھ اس کا بیان فرمایا ہے ان سب چیزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اس لیے تو آپ نے علم غیب سے یہ سب چیزیں بیان فرمائی۔ اگر آپ کو علم غیب نہ ہوتا تو آپ کبھی مستقبل کا بیان نہ فرماتے۔

حدیث نمبر 35

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن عبدالرحمٰن عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: لاتقوم السّاعة حتی تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت فراٰها النّاس اٰمنوا اجمعون فذٰلك حین لاینفع نفسًا ایمانها لم تكن اٰمنت من قبل او كسبت فی ایمانها خیرًا ولتقومن السّاعة وقد نشر الرّجلان ثوبهما بینهما فلا یتبایعانه ولا یطویانه ولتقومن السّاعة وقد انصرف الرّجل بلبن لقحته فلا یطعمهٗ ولتقومنّ السّاعة وهو یلیط حوضهٗ فلا یسقی فیه ولتقومن السّاعة وقد رفع اكلتهٗ الٰی فیه فلا یطعمها۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اس وقت کا ایمان آدمی کے کام نہیں آئے گا۔ جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ پہلے بھلائی نہ کمائی ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو (۲) آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لیے کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن خریدنے اور کپڑوں کو لپیٹنے نہیں پائیں گے، اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ

ایک آدمی دودھ نکال کر لے چلا ہوگا لیکن اسے پینے نہیں پائے گا، اور قیامت یوں قائم ہوجائے گی کہ ایک آدمی جانوروں کو پانی پلانے کے لیے حوض پر لے جائے گا لیکن پلانے نہیں پائے گا، اور قیامت یوں قائم ہوجائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کے لیے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اسے کھانے نہیں پائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کافی بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ جس طرح کے اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 36

حدثنا محمد بن عبیداللہ حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرّحمٰن عن ابی ھریرۃ قال ابراھیم وحدثنی صالح بن کیسان عن ابن شھاب عن سعید بن المسیّب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ستکون فتن القاعد فیھا خیر من القآئم والقآئم فیھا خیر من الماشی فیھا خیر من السّاعی، من تشرّف لھا تستشرفہ فمن وجد فیھا ملجأ او معاذًا فلیعذبہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

محمد بن عبیداللہ، ابراہیم، سعد، ان کے والد ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن

شہاب، سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ جس کو ان دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنہ کا ذکر کیا اور اگر آپ ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان کرسکتے تھے۔ آپ ﷺ کا بیان فرمانا آپ ﷺ کے علم غیب جاننے پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 37

حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزّھری قال اخبرنی سعید بن المسیّب انّ اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال شھدنا خیبر فقال رسول اللہ ﷺ لرجل مّمّن مّعہٗ یدّعی الاسلام ھٰذا من اھل النّار فلمّا حضر القتال قاتل الرّجل اشدّ القتال حتی کثرت بہ الجراحۃ فکاد بعض النّاس یرتاب فوجد الرّجل الم الجراحۃ فاھوٰی بیدہ الٰی کنانتہٖ فاستخرج منہ اسھمًا فنحربھا نفسہٗ فاشتدّرجال مّن المسلمین فقالوا یارسول اللہ

حدیث نمبر 15

حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا انس بن عیاض قال حدثنی عبیداللہ عن حبیب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ان الایمان لیازر الی المدینۃ کما تأزر الحیۃ الی جحرھا۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے علم غیب کی خبر دی ہے۔ جس چیز کا ظہور قرب قیامت میں ہونے والا تھا۔ اس کا بیان فرما دینا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے

حدیث نمبر 16

حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا اللیث عن ابن شھاب عن ابن المسیب انہ سمع اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ

شہاب، سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ جس کو ان دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنہ کا ذکر کیا اور اگر آپ ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان کر سکتے تھے۔ آپ ﷺ کا بیان فرمانا آپ ﷺ کے علم غیب جاننے پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 37

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّھری قال اخبرنی سعید بن المسیّب انّ اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال شھدنا خیبر فقال رسول اللہ ﷺ لرجل مّمّن مّعہٗ یدّعی الاسلام ھٰذا من اھل النّار فلمّا حضر القتال قاتل الرّجل اشدّ القتال حتی کثرت بہ الجراحۃ فکاد بعض النّاس یرتاب فوجد الرّجل الم الجراحۃ فاھوٰی بیدہ الٰی کنانتہٖ فاستخرج منھا اسھمًا فنحربھا نفسہٗ فاشتدّ رجال مّن المسلمین فقالوا یارسول اللہ

حدیث نمبر 15

حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض قال حدثنى عبيدالله عن حبيب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابى هريرة ان رسول الله ﷺ قال ان الايمان ليازر الى المدينة كما تأزر الحية الى جحرها۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے علم غیب کی خبر دی ہے۔ جس چیز کا ظہور قرب قیامت میں ہونے والا تھا۔ اس کا بیان فرما دینا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے

حدیث نمبر 16

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب انه سمع اباهريرة يقول قال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده

لیوشکن ان ینزل فیکم بن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لایقبلہٗ احد۔

(رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔ جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

فائدہ:

قیامت سے پہلے اور خروج دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے۔ اور امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے۔ اور امام زمانہ کے طور پر حکم شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ ﷺ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث نمبر 17

قال عثمان بن الهيثم ابو عمر وحدثنا عوف عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة قال وكلنی رسول الله ﷺ بحفظ زكوٰة رمضان فاتانی اتٍ فجعل يحثوا من الطعام فاخزته وقلت والله لأرفعنك الٰی رسول الله ﷺ قال انی محتاج وعلیّ عيال ولی حاجة شديدة قال فخليت عنه فاصبحت فقال النبی ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك البارحة قال قلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخلّيت سبيلهٗ قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فعرفت انه سيعود لقول رسول الله ﷺ انهٗ سيعود فرصدته فجآء يحثو من الطعام فاخزته فقلت لارفعنّك الٰی رسول الله ﷺ قال دعنی فانی محتاج وعلی عيال لا اعود فرحمتهٗ فخليت سبيلهٗ فاصبحت فقال لی رسول الله ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك فقلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخليت سبيلا قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فرصدتهٗ الثالثة فجآء يحثو من الطعام فاخزتهٗ فقلت لارفعنّك الٰی رسول الله ﷺ وهذا اٰخر ثلٰث مراتٍ انّك تزعم لاتعودثمّ تعودقال دعنی اعلمك كلمٰتٍ ينّفعك الله بها قلت ماهو قال اذا اويت الٰی فراشك فاقرء اٰية الكرسی الله لا اله الا هوا لحی القيوم تختم الاية فانك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربنّك شيطان حتی تصبح فخليت سبيله فاصبحت فقال لی رسول الله ﷺ

مافعل اسیرك البارحة قلت یارسول الله زعم انه یعلمنی کلمات ینف
الله بها فخلیت سبیلهٗ قال ماهی قلت قال اذا اویت الٰی فراشك فاق
اٰیة الکرسی من اوّلما حتی تختم الله لا اله الا هوا لحی القیوم وقال لی
لن یّزال علیك من الله حافظ ولا یقربك شیطان حتی تصبح وکانو
احرص شیء علی الخیر فقال النبی ﷺ اما انه قد صدقك وهو کذوب
تعلم من تخاطب منذ ثلٰث لیالٍ یاابا هریرة قال لا قال ذاك شیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الوکالہ)

ترجمہ:

عثمان بن ہیثم ابوعمرو عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا
اور اناج میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ
ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے
سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول
اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اسے
چھوڑ دیا...... فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا...... پس میں نے
جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا
اناج میں سے لے جانے لگا...... تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ میں تمہیں رسول

ﷺ کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

ابوہریرہ اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ اس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آ کر اناج لینے لگا پس میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا، مگر آتے رہے، کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا، عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے ایسے کلمات سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ وہ کیا ہیں، عرض گزار ہوا کہ اس نے کہا جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اس نے سچی کہی ہے جبکہ وہ آپ جھوٹا ہے۔ اے

ابو ہریرہ جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ میں عرض گزار ہوا نہیں...... فرمایا...... کہ وہ شیطان تھا۔

فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا جس کو انہوں نے پکڑ لیا اس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کو خود پوچھا:

ابو ہریرہ! تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے۔ اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا۔ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں، جن سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 18

حدثنی سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰ عن ابی سلمة انه سمع اباهريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال من انفق زوجین فی سبیل الله دعا خزنة الجنة كل خزنه بابٍ ای فل هلم قال ابوبكر يارسول الله ذاك الذی لاتوٰی علیه فقال النبی ﷺ انی لارجو آن تكون منهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے تو جنت ہر دروازے کا منتظم اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی طرف بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کو تو کوئی خوف نہیں ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تو ی امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 19

حدثنا سعید بن محمد حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن صالح عن الاعراج قال قال ابوھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کائن وجوھھم المجانّ المطرقۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا اقوماً نعالھم الشعر۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ترکوں سے جنگ کرو گے۔ اور آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں اور چہروں کا بھی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 20

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال هلك كسرٰی ثم لاتكون كسرٰی بعدهٗ وقيصر اليهلكن ثم لايكون قيصر بعدهٗ ولتقسمن كنوزها فی سبيل الله وسمّٰی الحرب خدعة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا، اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہ خدا میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ اب کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ اور قیصر کی ہلاکت کی بھی آپ ﷺ نے خبر دی اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی فرمادیا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ یہ سب باتیں ابھی کئی سال بعد میں ہونے والی تھیں۔

حدیث نمبر 21

حدثنا اسحٰق اخبرنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب ان سعید بن المسیب سمع اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لایقبلہٗ احد حتی تکون السجدۃ الواحدہ خیر من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرء و ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہٖ قبل موتہٖ ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیدا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں عیسٰی بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا وما فیھا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۹)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی خبر دی، حالانکہ انہوں نے قرب قیامت میں آنا ہے اور بھی کئی چیزوں کا بیان فرمایا، جس طرح کے اس حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 22

حدثنا عبدالعزیز بن عبداللہ قال حدثنی سلیمان بن بلال عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ من النبی ﷺ قال لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے ایک حاکم کا ذکر فرمایا۔فرمایا وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آئے گا اور ڈنڈے سے حکومت کرے گا۔یہ بھی حضور ﷺ کا علم غیب ہے۔جس حاکم نے کئی سو سال بعد میں پیدا

ہونا ہے آپ ﷺ پہلے ہی ذکر فرما رہے ہیں حالانکہ بہت عرصہ بعد میں اس نے پیدا ہونا ہے۔

حدیث نمبر 23

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا قوماً نعالهم الشعر وحتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوه وتجدون من خیر الناس اشرهم ذلف الانوف کان وجوههم المجان المطرقة وتجدون من خیر الناس اشرهم کراهیة لهٰذا الامر حتی یقع فیه والناس معادن خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام ولیاتین علی احدکم زمان لان یرانی احب الیه ان یکون لهٗ مثل اهله وماله۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک ایسی قسم سے تمہاری لڑائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو۔

جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم جس کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں

طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں اچھے تھے، وہی عہد اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 24

حدثنا عبدالعزیز الاویسی حدثنا ابراهیم عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن المسیّب وابی سلمة بن عبدالرحمٰن ان اباهریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ستکون فتن القاعد فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من العاشی والماشی فیها خیر من الساعی ومن یشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجئاً او معاذا فلیعزبه وعن ابن شهاب حدثنی ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابن الحارث عن عبدالرحمٰن بن مطیع بن الاسود عن نوفل بن معاویة مثل حدیث ابی هریرة هٰذا الا ان ابا بکر یزید من الصلٰوة صلٰوة من فاتته فکانّما وتر اهلهٗ وما لهٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جوان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیئے۔

اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں ابو بکر بن عبدالرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگی، گویا اس کے اہل وعیال اور مال ومنال سب چھن گئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے کئی فتنوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 25

حدثنی احمد بن محمد المکی حدثنا عمرو یحیٰ ابن سعید الامویّ عن جدہٖ قال کنت مع مروان وابی ھریرۃ فسمعت اباھریرۃ یقول سمعت الصادق المصدوق یقول ھلاك امتی علٰی یدی غلمۃ من قریش فقال مروان غلمۃ قال ابو ھریرۃ ان شئت ان اسمّیھم بنی فلان وبنی فلان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کہ آپ ﷺ جن لڑکوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ اپنے علم غیب سے انہیں جانتے ہیں اس لیے تو آپ نے ان کی طرف اشارہ فرما دیا۔

حدیث نمبر 26

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنامعمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعۃ حتی یقتتل فئتان فیکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ دعواھما واحدۃ ولا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجّالون کذّابون قریباً من ثلاثین کلّھم یذعم انّہٗ رسول اللہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو (۲) جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے، پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ (موقف) بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب منظر عام پر نہ آجائیں، جن کی تعداد تیس (۳۰) کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں بھی کئی بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمایا، اور دجالوں کا بھی ذکر فرمایا، اور آپ ﷺ نے ان کی تعداد بھی بیان فرمائی۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 27

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابن المسیّب عن ابی هریرة انهٗ قال قال رسول الله ﷺ اذا هلك کسرٰی فلا کسرٰی بعدهٗ واذا هلك قیصر فلا قیصر بعدهٗ والّذی نفس محمد بیدهٖ لتنفقن کنوز هما فی سبیل الله۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اسے سچا جان لے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے ان بدنصیبوں کا ذکر فرمایا جن پر اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک فرمائے گا۔

حدیث نمبر 50

حدّثنا هشام بن عمّار حدّثنا يحى بن حمزة حدّثنا الزّبيديّ عن الزّهريّ عن عبيدالله بن عبدالله انّهٗ سمع اباهريرة عن النّبيّ ﷺ قال كان تاجر يّداين النّاس فاذا رأى معسرًا قال لفيتانه تجاوزوا عنه لعلّ الله ان يّتجاوز عنّا فتجاوز الله عنه۔ (رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

ہشام بن عمار یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے پس اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے اس تاجر کی بخشش کا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 51

حدثنا یحییٰ بن قذعة حدثناابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن ابی سلمة بن وعبدالرّحمٰن عبدالرّحمٰن الاعرج عن ابی ھریرة قال استبّ رجلان رجل مّن المسلمین ورجل مّن الیھود قد فقال المسلم والّذی اصطفٰی محمّدا علی العٰلمین فقال الیھود والّذی اصطفٰی موسٰی علی العٰلمین فرفع المسلم یدهٗ عندذٰلك فلطم وجه الیھودیّ فذھب الیھودیّ الی النّبیّ ﷺ فاخبرهٗ بما کان من امرہٖ وامر المسلم فدعا النّبیّ ﷺ المسلم فسالهٗ عن ذٰلك فاخبرهٗ فقال النّبیّ ﷺ لاتخیّرونی علٰی موسٰی فانّ النّاس یصعقون یوم القیامة فاصعق معھم فاکون اوّل من یّفیق فاذا موسٰی باطش جانب العرش فلآ ادریٓ اکان فیمن صعق فافاق قبلی اوکان ممّن استثنی الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الخصومات)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں تو تو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس

نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، پس یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا، وہ عرض کیا، پس نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اس سے یہ بات پوچھی اس نے عرض کر دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ وہ قیامت کے دن عرش کا پایہ پکڑے ہونگے۔

حدیث نمبر 52

حدثنا محمّد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع قال قال ابوهريرة رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ وتابعهٗ ابوعاصم عن ابن جریج قال اخبرنی موسٰی ابن عقبة عن نافع عن ابی هريرة عن النّبیّ ﷺ قال اذا احبّ الله نادٰی جبریل انّ الله

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے اس تاجر کی بخشش کا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 51

حدثنا یحییٰ بن قذعة حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن ابی سلمة بن وعبدالرّحمٰن عبدالرّحمٰن الاعرج عن ابی ھریرة قال استبّ رجلان رجل مّن المسلمین ورجل مّن الیھود قد فقال المسلم والّذی اصطفٰی محمّدا علی العٰلمین فقال الیھود والّذی اصطفٰی موسٰی علی العٰلمین فرفع المسلم یدہٗ عندذٰلك فلطم وجه الیھودیّ فذھب الیھودیّ الی النّبیّ ﷺ فاخبرہٗ بما کان من امرہٖ وامر المسلم فدعا النّبیّ ﷺ المسلم فسالہٗ عن ذٰلك فاخبرہٗ فقال النّبیّ ﷺ لاتخیّرونی علٰی موسٰی فانّ النّاس یصعقون یوم القیامة فاصعق معھم فاکون اوّل من یّفیق فاذا موسٰی باطش جانب العرش فلآ ادریٓ اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممّن استثنی الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الخصومات)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں تو تو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس

نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، پس یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا، وہ عرض کیا، پس نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اس سے یہ بات پوچھی اس نے عرض کر دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ وہ قیامت کے دن عرش کا پایہ پکڑے ہونگے۔

حدیث نمبر 52

حدثنا محمّد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع قال قال ابو هریرة رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ وتابعهٗ ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی موسٰی ابن عقبة عن نافع عن ابی هریرة عن النّبیّ ﷺ قال اذا احبّ الله نادٰی جبریل انّ الله

یحبّ فلانا فاحببه فیحبه جبریل فینادی جبریل فی اهل السّمآء ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السمآء ثم یوضع له القبول فی الارض۔ (رواہ البخاری فی کتاب بدء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ نافع حضرت ابو ہریرہ نے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرائیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے جو ندا آسمانوں میں کی جاتی ہے اس کا اپنے علم غیب سے بیان فرمایا۔

حدیث نمبر 53

حدثنا قتیبة حدثنا اللّیث عن جعفر ابن ربیعة عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه انّ النّبیّ ﷺ قال اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسالو الله من فضلهٖ فانّها دات ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوّذوا بالله من الشیطان فانّهٗ رای شیطانا۔ (رواہ البخاری فی کتاب بدءالخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل وکرم مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینگتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ نے غیب کی خبر دی کہ مرغ فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

حدیث نمبر 54

حدثنا اسماعیل بن عبدالله قال اخبرنی اخی عندالحمید عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبریّ عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال یلقٰی ابراهیم اباه أزر یوم القیٰمة وعلٰی وجه أذر قترة وغبرة

فیقول لہٗ ابراھیم الم اقل لّک لا تعصنی فیقول فالیوم الآ اعصیک فیقول ابراھیم یا ربّ انّک وعدتّنی ان لا تخذینی یوم یبعثون فایّ خذیٍ اخذٰی من ابی الابعد فیقول اللہ تعالیٰ انّی حرّمت الجنّۃ علی الکٰفرین ثم یقال یآابراھیم ماتحت رجلیک فینظر فاذا ھو بذبح ملتطخ فیؤخذ بقوآئمہٖ فیلقٰی فی النّار۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی، حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میرے نافرمانی نہ کیجئے، جواب دیا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا، حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض گزارہوں گے: اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے رسوانہیں کروں گا، حالانکہ بدبخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے، پھر فرمایا جائے گا، اے ابراہیم! ذرا اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے دیکھا تو ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے، پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ

آپ ﷺ نے جو گفتگو حضرت ابرہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن کریں گے اس کا بھی آپ نے علم غیب سے بیان فرمادیا۔

❁❁❁❁❁❁❁

مرویات

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 55

حدثنا علی حدثنا سفیٰن حدثنا ابن شهاب قال اخبرنی عدوة سمعت اُسامة قال اشرف النبی ﷺ علیٰ اطم من اطام المدينة فقال هل تدون ماارٰی انی اری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر تابعهٗ معمر وسلیمٰن بن کثیر عن الزهریّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا:

کہ کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔ بیشک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات، متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنوں کا ذکر فرمایا۔

مرویات

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 56

حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثنی ابراهیم بن سعید عن ابیه عن جده عن ابی بکرة عن النبی ﷺ قال لا یدخل المدینة رعب المسیح الدجال لها یومئذ سبعة ابوابٍ علیٰ کل بابٍ ملکان۔

(رواہ البخاری فی کتاب العمرہ)

ترجمہ:

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجال کا رعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگا۔ اس کے ان دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو (۲) فرشتے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ جو کہ قرب قیامت میں ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے اس کی کیفیت کو بھی بیان فرمایا، اور اس کے بارے میں فرمایا کہ اس کا رعب مدینہ پاک میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے اور جو چیزیں قیامت کے قریب ہونے والی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی بیان فرما دیا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کبھی بھی بیان نہ فرماتے۔

حدیث نمبر 57

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا یحی بن ادم حدثنا حسین الجعفیّ عن ابی موسٰی عن الحسن عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ اخرج النبیّ ﷺ ذات یومٍ الحسن فصعد بہٖ علی المنبر فقال ابنی ھٰذا سید ولعلّ اللہ ان یصلح بین فئتین من المسلمین۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پھر فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو (۲) گروہوں میں صلح کروادے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ مسلمانوں کے دوگروہوں میں صلح کروادے گا۔

حدیث نمبر 58

حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا محمد بن بشر حدثنا مسعد حدثنا سعد بن ابراھیم عن ابیہ عن ابی بکرۃ عن النبیّ ﷺ قال لا یدخل

المدینة رعب المسیح لها یومئذ سبعة ابواب علٰی کل باب ملکان قال وقال ابن اسحاق عن صالح بن ابراهیم عن ابیه قال قدمت البصرة فقال لی ابو بکرة سمعت النبیّ ﷺ بهٰذا (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو ﴿۲﴾ فرشتے ہوں گے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ دجال کا رُعب مدینہ پاک میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اس روز مدینہ پاک کے سات دروازے ہوں گے۔ یہ سب حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

حدیث نمبر 60

حدثنی محمد بن بشار حدثنا حدثنا یحیٰ عن سعید ع

ان انس بن مالك رضی الله عنه حدّثهم ان النبیّ ﷺ صعد احدًا

وّعمر وعثمان فوجف بهم فقال اثبت احد فانما علیك نبی

وشهیدان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کری

حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے تو ان

اسے وجد آگیا، آپ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبیؐ، ایک ص

دو (۲) شہید ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان

ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دونوں کو آپ ﷺ

فرمایا حالانکہ ابھی انہوں نے کافی عرصہ بعد جام شہادت نوش کرنا تھا، لیکن آپ

پہلے ہی خبر دے دی۔

مرویات

حضرت انس رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 59

حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا الوليد حدثنا ابو عمر وحدثنا اسحٰق حدثني انس بن مالك عن النبي ﷺ قال ليس من بلد الا سيطؤه الدجال الا مكة والمدينة ليس له من نقابها نقب الا عليه الملئكة صافين يحرسونها ثم ترجف المدينة باهلها ثلٰث رجفات فيخرج الله كل كافر ومنافقٍ۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کردے گا۔ سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

فائدہ:

مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگار عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری محسوس ہوتی ہے جہاں ان کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 60

حدثنی محمد بن بشار حدثنا جدثنا یحیٰ عن سعید عن قتادة ان انس بن مالك رضی الله عنه حدّثهم ان النبیّ ﷺ صعد احدًا ابوبکر وّعمر وعثمان فوجف بهم فقال اثبت احد فانما علیك نبی وّصدیق وشهیدان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آ گیا، آپ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو (۲) شہید ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دونوں کو آپ ﷺ نے شہید فرمایا حالانکہ ابھی انہوں نے کافی عرصہ بعد جام شہادت نوش کرنا تھا، لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی خبر دے دی۔

حدیث نمبر 61

حدثنا محمد بن سلام اخبرنا الفزاریّ عن حمید عن انس رضی الله عنه قال بلغ عبدالله بن سلام مقدم رسول الله ﷺ المدینة فاتاه فقال انّی سائلك عن ثلاث لّا یعلمهنّ الا نبیّ اوّل اشراط السّاعة وما اوّل طعام یّا کلهٗ اهل الجنّة ومن ایّ شیءٍ یّنزع الولد الٰی ابیه ومن ایّ شیءٍ یّنزع الٰی اخواله فقال رسول الله ﷺ خبّرنی بهنّ انفًا جبریل فقال عبدالله ذاك عدوّ الیهود من الملئکة فقال رسول الله ﷺ امّا اوّل اشراط السّاعة فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب وامّا اوّل طعام یّاکلهٗ اهل الجنّة فزیادہ کبد حوتٍ وامّا الشّبه فی الولد فانّ الرّجل اذا غشی المرأة فسبقها ماؤه کان الشّبه له واذا سبق مآؤها کان الشّبه لها قال اشهد انّك رسول الله۔ ثم قال یارسول الله انّ الیهود قوم بهت ان علموا باسلامی قبل ان تسالهم بهتونی عندك فجآئت الیهود ودخل عبدالله البیت فقال رسول الله ﷺ ایّ رجل فیکم عبدالله ابن سلام قالوا اعلمنا وابن اعلمنا واخیرنا وابن اخیرنا فقال رسول الله ﷺ افرایتم ان اسلم عبدالله قالوا اعاذه الله من ذٰلك فخرج عبدالله الیهم فقال اشهد ان لّا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا ووقعوا فیه۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔

ا...... قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟

۲...... وہ کھانا کون سا ہے جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟

۳...... کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا کر گئے ہیں۔

عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے، جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی۔ اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا۔

اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہے تو آدمی کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔

وہ عرض گزار ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔

عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے اگر انہیں میرے اسلام لانے کے متعلق پتہ چل گیا، اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ پس یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے، رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں، پس رسول اللہ نے فرمایا:

اگر تم یہ دیکھو عبداللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے، اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وہ کہنے لگے یہ ہم میں بُرا آدمی ہے اور بُرے آدمی کا بیٹا ہے، پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے اور آپ ﷺ کے اسی علم غیب کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جب آپ سے پوچھا کہ میں تین ایسی باتیں آپ سے پوچھتا ہوں جن کو سوائے نبی کے اور کوئی نہیں جانتا اس سے معلوم ہوتا ہے ان کا عقیدہ تھا کہ نبی کے پاس علم غیب ہوتا ہے اور سب صحابہ کا بھی یہی عقیدہ تھا، کہ آپ ﷺ کے پاس علم غیب ہے اس لیئے تو انہوں

نے علم غیب کی روایات کو آگے بیان کیا، اگر ان کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو علم غیب کی روایتوں کو بیان نہ کرتے۔ جس طرح کہ آج کل کے منکر لوگ علم غیب کی روایتوں کو چھوڑ جاتے ہیں، آگے بیان نہیں کرتے۔ (استغفار اللہ) اللہ ایسے لوگوں سے بچائے۔

حدیث نمبر 62

حدثنا عمران بن میسرة قال حدثنا عبدالوارث عن ابی التیاح عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان من اشراط السّاعة ان یّرفع العلم ویّثبت الجهل وتشرب الخمر ویظهر الزّنا۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت مسلط ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے قیامت آنے کے وقت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو کہ یقیناً بہت دیر بعد کی باتیں ہیں جو کہ غیب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

نے علم غیب کی روایات کو آگے بیان کیا، اگر ان کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو علم غیب کی روایتوں کو بیان نہ کرتے۔ جس طرح کہ آج کل کے منکر لوگ علم غیب کی روایتوں کو چھوڑ جاتے ہیں، آگے بیان نہیں کرتے۔ (استغفار اللہ) اللہ ایسے لوگوں سے بچائے۔

حدیث نمبر 62

حدثنا عمران بن میسرة قال حدثنا عبدالوارث عن ابی التیاح عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان من اشراط السّاعة ان یّرفع العلم ویثبت الجهل وتشرب الخمر ویظهر الزّنا۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت مسلط ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے قیامت آنے کے وقت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو کہ یقیناً بہت دیر بعد کی باتیں ہیں جو کہ غیب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 63

حدثنا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزھریؔ قال اخبرنی انس بن مالك انّ رسول الله ﷺ خرج فقام عبدالله بن حذافة فقال من ابی قال ابوك حذافة ثم اکثر ان یّقول سلونی فبرك عمر علٰی رکبتیه فقال رضینا بالله ربّاوّ بالاسلام دیناً وّ بمحمد ﷺ نبیّا ثلٰثًا فسکت۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، پس حضرت عمر اپنے زانو تہ کر کے عرض گزار ہوئے، ہم اللہ تعالٰی کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد مصطفٰی ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ تین دفعہ کہا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

۲......بد بخت ہے یا نیک بخت، یعنی جنتی ہے یا جہنمی۔

۳......اس کا دنیاوی رزق کتنا ہے۔

۴......اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آجائے گی، جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے اسی کی طرح آج تک کروڑ در کروڑ فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چاروں باتیں ان غیوب خمسہ سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمٰن کی آخری آیات میں فرمایا:

ان اللہ عندہٗ علم السّاعۃ......(الآیۃ) اس آیت مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے اور ڈنکے کی چوٹ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان غیوب خمسہ کا علم مطلقاً کسی کو نہیں دیتا خواہ کوئی ولی ہو یا نبی۔ حتیٰ کہ ساری مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی غیوب خمسہ کا علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کا علم بعطائے الٰہی ماننے والا خاطی بلکہ مشرک ہے اور اس عقیدے کا اظہار انہوں نے اپنی متعدد کتابوں میں پورے زور وشور سے دلائل دیتے ہوئے کیا ہے۔ لیکن اس حدیث اور ایسی ہی بے شمار احادیث کو دیکھیں تو ان لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مذکورہ چاروں باتیں جو بچے کے متعلق فرشتہ شکم مادر میں لکھتا ہے یہ چاروں باتیں غیوب خمسہ ہی کی جزئیات ہیں۔ جبکہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم عطا فرما دیتا ہے تو اولیاء وانبیاء کو بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟

معلوم ہوا کہ اس آیت کا وہی مفہوم درست ہے جو مفسرین کرام اور دیگر اکابرین امت نے بتایا کہ یہ حصر صرف بایں وجہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کسی کو بھی تعلیم الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا لہٰذا انبیائے کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا غیوب خمسہ

حدیث نمبر 64

حدثنا مسدّد قال حدثنا حمّاد عن عبیداللّٰه ابن ابی بکر عن انس ابن مالك عن النّبیّ ﷺ قال انّ اللّٰه تبارك وتعالٰی وکل بالرّحم ملکًا یّقول یاربّ نطفة یّاربّ علقة یّاربّ مضغة فاذا اراد اللّٰه ان یّقضی خلقهٗ قال اذکر ام انثٰی شقی ام سعید فما الرّزق وما الاجل قال فیکتب فی بطن امّہٖ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الحیض)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے اے نطفہ کے رب، اے جمے ہوئے خون کے رب، اے لوتھڑے کے رب، جب اللہ تعالیٰ کو وہ پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر یا مادہ، بد بخت یا نیک بخت، رزق کتنا ہے، اور عمر کتنی ہے، پس وہ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بچے کی تخلیق یعنی شکل وصورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو رب تعالیٰ سے معلوم کر کے اس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے۔ حالانکہ بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔

ا...... یہ بچہ نر ہے یا مادہ، یعنی لڑکا ہے یا لڑکی۔

کا علم عطا فرمایا اور ان کے توسط سے اولیائے کرام کو بھی اعلیٰ قدر مراتب، جبکہ اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تو ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زائد مرحمت فرمایا۔ اور ان سے کوئی چیز چھپائی ہی نہیں، جیسا کہ ایک دانائے راز نے کیا خوب فرمایا ہے:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 65

حدثنا ابوالیمان قال حدثنا شعیب عن الزّهری قال اخبرنی انس بن مالك انّ رسول الله ﷺ خرج حین زاغت الشّمس فصلّی الظهر فقام علی المنبر فذکر السّاعة وذکر انّ فیها اموراً عظاماً ثم قال من احبّ ان یّسئل عن شیءٍ فلیسئل فلا تسئالونی عن شیءٍ الّا اخبرتکم مّادمت فی مقامی هذا فاکثر النّاس فی البکآء واکثر ان یقول سلونی فقام عبدالله بن حذافة السّهمیّ فقال من ابی قال ابوك حذافة ثم اکثر ان یّقول سلونی فبرك عمر رضی الله عنه علی رکبتیه فقال رضینا بالله ربّاوّ بالاسلام دیناً وّ محمدٍ نّبیّا فسکت ثم قال عرضت علیّ الجنّة والنّار انفًا فی عرض هذا الحآئط فلم ارکا الخیر والشّرّ۔

(رواہ البخاری فی کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی، پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا، اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں، پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا، پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

تمہارا باپ حذافہ ہے، پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و جہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بری چیز نہیں دیکھیں۔

فائدہ:

یہ حدیث اس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے۔ پھر بھی رسول اللہ ﷺ کی علمی خصوصیت ظاہر کر رہی ہے۔ حضور ﷺ کا صحابۂ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اس جگہ میں کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں بتا دوں گا، پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام اس کے سوال پر بتایا، نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت و دوزخ آپ کو مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ ان تینوں باتوں پر اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے تو علم مصطفیٰ کی خداداد وسعتوں کی جھلک سامنے

آجاتی ہے۔اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا ،ہاں انجام کا رہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

حدیث نمبر 66

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا ایّوب عن حمید بن بلالٍ عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ اخذ الرّایة زید فاصیب ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذها عبدالله ابن رواحة فاصیب وانّ عینی رّسول الله ﷺ لتذرفان ثم اخذها خالد بن الولید من غیر امرة ففتح لهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جھنڈا زید نے لے لیا وہ شہید کردیئے گئے، پھر جعفر نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے۔اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔پھر بغیر امیر بنائے اسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اسے فتح رحمت فرمادی گئی۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے اب وہ شہید ہوگئے ہیں غرض یہ کہ آخر تک

آجاتی ہے۔اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا،ہاں انجام کا رہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

حدیث نمبر 66

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا ایّوب عن حمید بن بلالٍ عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ اخذ الرّایة زید فاصیب ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذها عبدالله ابن رواحة فاصیب وانّ عینی رّسول الله ﷺ لتذر فان ثم اخذها خالد بن الولید من غیر امرة ففتح لهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جھنڈا زید نے لے لیا وہ شہید کردیئے گئے، پھر جعفر نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے،اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔پھر بغیر امیر بنائے اسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اسے فتح رحمت فرمادی گئی۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے اب وہ شہید ہوگئے ہیں غرض یہ کہ آخر تک

وہیں سے بتادیا کہ اب سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا اٹھالیا ہے حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح دے دی ہے یہ نگاہ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دورونزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کردیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اُسی طرح دور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر جنت ودوزخ کا بھی مشاہدہ فرمالیا کرتے تھے۔ جیسا کہ بعض احادیث مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث نمبر 67

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حمّاد عن عبيد الله ابن ابى بكر بن انس عن انس بن مالك رضى الله عنه عن النّبىّ ﷺ قال: وكلّ الله بالرّحم ملكًا فيقول اى رب نطفة اى رب علقة اى رب مضغة فاذا ارادالله ان يقضى خلقها قال اى، ربّ ذكرام انثٰى اشقى ام سعيد فما الرزق فما الاجل فيكتب كذٰلك فى، بطن امه۔

(رواہ البخاری فی کتاب القدر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کو بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا لوتھڑا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ

اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! یہ نر ہے یا مادہ؟ بد بخت یا نیک بخت، اس کا رزق کتنا ہے، اس کی عمر کتنی ہے؟ پس بتانے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس بات کی خبر دی جس کا علم بغیر آپ ﷺ کے بتائے کسی کو نہیں ہو سکتا، دوسرا یہ کہ ماں کے پیٹ میں جو فرشتہ اس کا رزق اس کی زندگی موت اس کا نیک بخت ہونا یا بد بخت ہونا یعنی ساری زندگی کے اس کے حالات اتنا علم غیب اس فرشتہ کو بھی حاصل ہے جو لکھنے والا ہے تو جو حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہے کہ معاذ اللہ آپ کو کل کی بھی خبر نہیں ہے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے ایسا کہنے والا قرآن و حدیث سے ناواقف ہے۔

حدیث نمبر 68

حدثنی اسحاق اخبرنا حبّان حدثنا همّام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالك رضی الله عنه انّه سمع النّبیّ ﷺ یقول اتمّوا الرّکوع والسجود فوالّذی نفسی بیده انی لاراکم من بعد ظهری اذا ما رکعتم واذا ما سجدتم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان والنذور)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ

کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر 69

حدثنا ادم حدثنا شيبان حدثنا قتادة عن انس بن مالك قال النّبيّ ﷺ لاتزال جهنم تقول هل من مّزيد حتى يضع ربّ العزّة فيها قدمهٗ فتقول قط قط وعزّتك ويزوى بعضها الٰى بعض رواه شعبة عن قتادة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان والنذور)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہنم برابر اور مطالبہ کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم (جو اس کی شان کے لائق ہے) رکھے گا۔ تو جہنم کہے گی، تیری عزت کی قسم، بس بس، اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے مل جائیں گے۔ اس کی شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد کی خبریں دیں اور جہنم جو اس وقت اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گی اس کو آپ ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمایا۔ سبحان اللہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔ جو بات جہنم نے ہزاروں سال بعد کہنی تھی۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرما دی۔

حدیث نمبر 70

حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ھشام حدثنا قتادة عن انسؓ عن النّبیّ ﷺ وقال لی خلیفة حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادة عن انس عن النّبیّ ﷺ قال یجتمع المؤمنون یوم القیٰمة فیقولون لو استشفعنا الٰی ربنا فیأتون ادم فیقولون انت ابو النّاس خلقك الله بیدہٖ واسجد لك ملآئکتهٗ وعلّمك اسمآء کل شیء فاشفع لنا عند ربّك حتی یریحنا من مکاننا ھذا فیقول لست ھھنا کم ویذکر ذنبهٗ فیستحي ائتوا نوحًا فانّهٗ اوّل رسول بعثه الله الٰی اھل الارض فیأتونهٗ فیقول لست ھناکم ویذکر سؤالهٗ ربّهٗ مالیس لهٗ بهٖ علم فیستحي یقول أتوا خلیل الرّحمٰن فیأتونهٗ فیقول لست ھناکم ائتوا موسی عبدًا کلّمه الله واعطاہ التّورٰة فیأتونهٗ فیقول لست ھناکم ویذکر قتل النّفس بغیر نفس فیستحی من ربّه فیقول ائتوا عیسٰی عبدالله ورسولهٗ وکلمة الله وروحهٗ فیقول

لست هناكم ائتوا محمدا ﷺ عبد غفر الله له ماتقدم من ذنبه وما تاخر فياتوني فانطلق حتى استاذن على ربّي فيؤذن فاذا رايت ربي وقعت ساجدًا فيدعني ماشآء الله ثم يقال ارفع راسك وسل تعطه وقل يسمع واسمع تشفّع فارفع رأسي فاحمره بتحمير يعلّمنيه ثم اشفع فيحدلي حدًا فادخلهم الجنّة ثماعود اليه فاذا رايت ربّي مثله ثم اشفع فيحدّ لي حدًا فادخلهم الجنّة ثم اعود الربعة فاقول ما بقي في النار الا من حبسه القرآن ووجب عليه الخلود قال ابو عبد الله الا من حبسه القرآن يعني قول الله تعالىٰ خٰلدين فيها۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس سے شفاعت کروائیں؟ پس یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، آپ کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں، تاکہ ہمیں راحت ملے، اور اس مصیبت سے نجات پائیں، وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں نکلے گا مجھے اپنی لغزش جس کے باعث میں شرمسار ہوں، تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر

ہو جاؤ، کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا۔

پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ غرض مجھ سے پوری نہیں ہوگی، پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا پس اس پر شرمسار ہو کر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوگا، تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ...... وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔

پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا اور انہوں نے بغیر کسی وجہ سے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمائیں گے، پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ کا ایک کلمہ اور اس کی جانب کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا۔ تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں کے اور ان کے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔

پس میں سب کو لے کر بارگاہ خداوندی کی طرف چل پڑونگا یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا۔ پھر سجدے میں رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا...... کہو

سنا جائے گا......اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کروں گا۔ جن کی مجھے تعلیم فرمائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ جس کی میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں ایک گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسب سابق کروں گا۔ حکم ہوگا شفاعت کرو، اور میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں دوسرے گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح واپس آؤں گا۔ پھر چوتھی مرتبہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اس کے بعد میں کہوں گا کہ اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے اور جن پر ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے روکنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد کا ذکر فرمایا۔ اس وقت لوگوں کی جو حالت ہوگی اس حالت کا بھی ذکر فرمایا۔ اور جن جن نبیوں کے پاس لوگ جائیں گے۔ ان نبیوں کے نام بھی بتائے اور جو جواب لوگوں کے فریاد کرنے پر نبیوں نے دینے ہیں اس کو بھی بیان فرمادیا۔ مزید اور حدیث دیکھیئے غور سے مطالعہ کریں کہ (سبحان اللہ) کتنا وسیع علم غیب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے علم غیب کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 71

حدثنا عبدالله بن منير سمع عبدالله بن بكر قال حدثنا حمير عن انس رضى الله عنه قال سمع عبدالله بن سلام بقدوم رسول الله ﷺ وهوفى ارض يخترف فاتى النّبىّ ﷺ فقال انّى سآئلك عن ثلاث لا يعلمهنّ الا نبىّ فما اوّل اشراط السّاعة وما اوّل طعام اهل الجنّة وما ينزع الولد الٰى ابيه الٰى امّه قال اخبرنى بهنّ جبريل انفًا قال جبريل قال نعم قال ذاك عدوّ اليهود من الملٰئكة فقرء هذه الاية من كان عدوّ الّجبريل فانّه نزّلهٗ علٰى قلبك امّا اوّل اشراط السّاعة فنار تحشر النّاس من المشرق الى المغرب وامّا اوّل طعام اهل الجنّة فزيادة كبر حوت واذا سبق مآء ارّجل مآء المرئة نزع الولد واذا سبق مآء المرأة نزعت قال اشهد ان لّاالٰه آلّا الله واشهد انّك رسول الله يارسول الله انّ اليهود قوم بهت وّانّهم ان يعلموا باسلامى قبل ان تسالهم يبهتونى فجآئت اليهود فقال النّبىّ ﷺ اىّ رجل عبد الله فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيّدنا وابن سيّدنا قال اريتم ان اسلم عبدالله بن سلام فقالوا اعاذه الله من ذٰلك فخرج عبدالله فقال اشهد ان لّاالٰه آلّاالله وانّ محمد رسول الله فقال شرّنا وابن شرّنا وانتقصوه قال فهٰذ الّذى كنت اخاف يارسول

اللہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن سلام نے پھل چنتے ہوئے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس سرزمین پر تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔

(۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کونسی ہے؟

(۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟

(۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟

آپ نے فرمایا:

جبرائیل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں پوچھا کہ جبرائیل نے؟ فرمایا، ہاں کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی، تم فرماؤ کہ جبرائیل کا دشمن ہے تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۹۷) پھر فرمایا:

(۱) کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائے گی۔

(۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔

(۳) اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے

مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آ جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں پھر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے۔آپ میرے متعلق دریافت فرما لینے سے پہلے اگر انہیں میرے مسلمان ہوجانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر الزام تراشی کریں گے جب یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ تمہارے اندر کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا آدمی ہے اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا...... اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گیا ہے تو؟ کہنے لگے اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے سے بچائے، پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد مصطفٰے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے اور توہین و تنقیص کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! میں نے اسی ڈر سے یہ گزارش کی تھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے بعض غیب کی چیزوں کا بیان فرمایا اور انہوں نے فرمایا کہ میں آپ سے تین چیزیں ایسی پوچھتا ہوں جن کو سوائے نبی

کے کوئی نہیں جانتا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا بھی عقیدہ تھا کہ نبی کو غیب کا علم اللہ نے عطا فرمایا ہے۔اگر یہ نبی ہوں گے تو یقیناً علم غیب ان کے پاس ہوگا۔یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ نے بیان فرمایا،تو وہ مسلمان ہو گئے۔یعنی آپ ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔جس طرح اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 72

حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا یونس بن محمدالبغدادی حدثنا شیبان عن قتادۃ حدثنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ انّ رجلًا قال یا نبی اللہ یحشر الکافر علٰی وجہہٖ یوم القیٰمۃ قال الیس الّذی امشاہ علی الرجلین فی الدنیا قادرا علٰی ان یمشیہٗ علٰی وجہہٖ یوم القیٰمۃ قال قتادۃ بلٰی وعزّۃ ربنا۔(رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا،یا نبی اللہ!کیا کافر کو قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟فرمایا:

جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے۔حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت کی قسم کیوں نہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ

ﷺ نے کفار کے قیامت کے دن چلنے کی کیفیت کو بیان فرمایا۔ فرمایا کافروں کو منہ کے بل چلایا جائے گا۔ حالانکہ ابھی انہوں نے قیامت کے بعد چلنا ہے۔ لیکن آپ ﷺ پہلے ہی اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 73

حدثنا عبداللہ بن ابی الاسود حدثنا حرمی حدثنا شعبة عن قتادة انس رضی اللہ عنہ عن النّبیّ ﷺ قال یلقٰی فی لنّار وتقول ھل من مذید حتی یضع قدمہٗ فتقول قط قط۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گی، کیا اور بھی ڈالے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم (جس کی حقیقت وہ خود جانے) رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس، بس۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ سے جو جہنم نے اس وقت کہنا ہے آپ نے اس کا ذکر فرمایا۔ کہ وہ اس طرح کہے گی، اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے اس کو بیان فرما سکتے تھے۔

حدیث نمبر 74

حدثنا حفص بن عمر الحوضی حدثناھشام عن قتادۃ عن انس قال الاحدثنکم حدیثا سمعتہٗ من رسول اللہ ﷺ یحدثکم بہٖ احد غیری سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان من اشراط السّاعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجھل ویکثر الزّنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرّجال ویکثر النّسآء حتی یکون لخمسین امراۃ القیّم الواحد۔

(رواہ البخاری فی کتاب النکاح)

ترجمہ:

قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کرسکتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے حالات کا پہلے ہی ذکر فرما دیا، یہ بھی آپ ﷺ کے علم غیب کی دلیل ہے۔

حدیث نمبر 75

حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ھشام حدثنا قتادۃ عن انس رّضی اللہ عنہ قال سمعت من رّسول اللہ ﷺ حدیثا لا یحدثکم بہ غیری قال من اشراط السّاعۃ ان یظھر الجھل ویقلّ العلم ویظھر الزّنا وتشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النّسآء حتی یکون لخمسین امراۃ قیّمھنّ رجل وّاحد۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاشربہ)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا، فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت غالب آجائے گی اور علم گھٹ جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ایسے امور کا ذکر فرمایا جو کافی عرصہ بعد میں ہونے والے ہیں۔ یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

حدیث نمبر 76

حدثنا حفص بن عمر حدثنا هشام عن قتادة عن انس رضی الله عنه سالوا رسول الله ﷺ حتی احفوه المسئلة فغضب فصعد المنبر فقال لا تسالونی الیوم عن شیء الا بیّنتهٗ لکم فجلعت انظر یمینًا وّ شمالا فاذا کلّ رجل لّاف رأسهٗ فی ثوبه یبکیه، فاذا رجل کان اذالاحی الرّجال یرعٰی لغیر ابیه فقال یارسول الله من ابی قال حذافة ثم انشأعمر فقال رضینا بالله ربًّا وبالاسلام دینًا وبمحمدٍ ﷺ رسولا نفودبالله من الفتن فقال رسول الله ﷺ مارایت فی الخیر والشّر کالیوم م قطّ انّهٗ صورت لی الجنّة والنّار حتی رایتهما ورآء الحآئط وکان قتادة یذکر عندھٰذا الحدیث هٰذاه الایة یٰایّها الّذین امنوا لا تسالوا عن اشیا ان تبدلکم تسؤهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الدعوات)

ترجمہ:

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دراز ہوگیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں، آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص جس کو لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرتے تھے عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

حذافہ۔۔ پھر حضرت عمر گویا ہوئے اور عرض کی......ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بے شک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پرے دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۱)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ غیب کی باتیں بیان فرمائی اور یہ بھی فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔ اس لیے تو آپ نے فرمایا جو چاہو پوچھ لو۔

حدیث نمبر 77

خروج النّار وقال انس قال النّبیّ ﷺ اوّل اشراط السّاعة نار تحشر النّاس من المشرق الی المغرب۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

حضرت انس نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے ایک نشانی کا ذکر فرمایا حالانکہ وہ کافی عرصہ بعد میں ہونے والی ہے۔

حدیث نمبر 78

حدثنا سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰ عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحة عن انس عن مالك قال قال النّبیّ ﷺ یجیء الدّجّال حتی ینزل فی ناحیة المدینة ثم ترجف المدینة ثلاث رجفات فیخرج الیه کل کافر ومنافق۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجّال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا، پھر تو مدینہ طیبہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دجّال مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا۔ مدینہ منورہ میں تین

جھٹکے آئیں گے۔ سبحان اللہ۔۔۔ جو کئی سو سال بعد میں آنے والے جھٹکے تھے حضور ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرما دیا اور یہ بھی فرمایا سارے منافق مدینہ سے نکل جائیں گے۔

حدیث نمبر 79

حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبة عن قتادة عن انس رضی اللہ عنہ قال قال النبیّ ﷺ مابعث نبی الا انذر امته الاعور الکذاب الا انهٔ اعور وانّ ربّکم لیس باعور وانّ بین عینیه مکتوب کافر فیه ابوھریرة وابن عبّاس عن النبیّ ﷺ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاحکام)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا، آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا۔ اگر حضور پاک ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے

بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 80

قال انس قال النبیّ ﷺ تقول جهنم قط قط وعزّتك وقال ابوهريرة عن النبیّ ﷺ يبقٰى رجل بين الجنّة والنّار اٰخر اهل النار دخولا الجنّة فيقول ربّ اصرف وجهي عن النّار لا وعزّتك لا اسالك غيرها قال ابو سعيد ان رسول الله ﷺ قال قال الله عزّوجلّ لك ذٰلك وعشرة امثاله۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔
تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور دس گنا مزید۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے جہنم کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ جہنم کہے گی کہ تیری

عزت کی قسم بس بس حالانکہ یہ سب کچھ قیامت کے بعد میں ہونا ہے لیکن حضور پاک ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 81

حدثنا ابن ابی الا سود حدثنا حرمی حدثنا شعبة عن قتادة عن انس عن النّبیّ ﷺ قال یلقٰی فی النّار وقال لی خلیفة حدثنا یزید ابن زریع حدثنا سعید عن قتادة عن انس وّعن معتمر سمعت ابی عن قتادة عن انس عن النّبیّ ﷺ قال لا یزال یلقٰی فیها وتقول هل من مزید حتّٰی یضع فیها ربّ العلمین قدمهٗ فینزوی بعضها الٰی بعض ثم تقول قد قد بعزتك وكدمك ولا تزال الجنّة تفضل حتی ینشئی الله لها خلقا فیسکنهم فضل الجنّة۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے خلیفہ یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے معتمر ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ برابر جہنم میں ڈالے جارہے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا مزید اور ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے، پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم

کی قسم، بس بس اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد کی خبریں دیتے ہوئے جنت اور جہنم کے حالات بیان فرمائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بہت وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 82

حدثنا مسلم بن ابراھیم قال حدثنا ھشام قال حدثنا قتادۃ عن انس عن النّبیّ قال یخرج من النّار من قال لاالٰہ الا اللہ وفی قلبہ وزن شعیرۃ من خیرویخرج من النار من قال لا آلہ الا اللہ وفی قلبہٖ وزن برّۃٍ مّن خیروّیخرج من النّار من قال لا الٰہ الا اللہ فی قلبہٖ وزن ذرّۃٍ مّن خیر قال ابو عبداللہ قال ابان حدّثنا قتادۃ حدثنا انس مّن النّبیّ ﷺ من الایمان مکان خیر۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لاالٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لاالٰہ الا اللہ کہا اور

اس کے دل میں دانۂ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے جس نے لاالٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی۔

امام بخاری، ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے لاالٰہ الا اللہ کہنے والوں کو جن میں کچھ بھی ایمان کا حصہ ہوگا ان کا ذکر فرمایا کہ وہ قیامت کے دن جہنم سے نکالے جائیں گے۔

حدیث نمبر 83

حدثنا عیّاش حدثنا عبدالاعلٰی حدثنا سعید قال وقال لی خلیفة حدثنا بن زریع حدثنا سعید عن قتادة عن انس رّضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال العبد اذا وضع فی قبره وتولّی وذهب اصحابه حتّٰی انّهٗ لیسمع قدع نعالهم اتاه ملکان فاقعداه فیقولان لهٗ ماکنت تقول فی هٰذالرّجل محمد ﷺ فیقول اشهد انّهٗ عبدالله ورسولهٗ فیقال انظر الٰی مقعدك عن النّار ابدالك الله به مقعدًا مّن الجنّة قال النّبیّ ﷺ فیراهما جمیعا وّامّا الکافر اوالمنافق فیقول لا ادری کنت اقول مایقول النّاس فیقال لادریت ولا تلیت ثم یضرب بمطرقة مّن حدید ضربة بین اذنیه فیصیح صیحة یّسمعها من یّلیه الّا الثّقلین۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آ کر اسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دونوں دکھائے جاتے ہیں، اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا پھر اسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قبر میں ہونیوالے سوالوں کا ذکر فرمایا اور یہ بھی فرمایا جو مجھے پہچانے وہ بخشا جائے گا اور جو نہیں پہچانے گا اسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جائے گا۔

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ کامیابی کا دارومدار پیارے آقا حضور اکرم ﷺ کی پہچان پر ہے جو خوش نصیب پہچان گیا وہ جنتی ہوگیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہچان نصیب

فرمائے۔آمین۔۔۔ صلى الله على حبيبه محمد وّعلى اله وبارك وسلم

حدیث نمبر 84

حدثنا محمّد بن عبدالله حدثنا حسين بن محمّد ابو احمد حدثنا شيبان عن قتادة حدثنا انس بن مالك انّ امّ الدّبيع بنت البدآء وهى امّ حارثة بن سراقة اتت النّبىّ ﷺ فقالت يا نبىّ الله الا تحدّثنى عن حارثة وكان قتل يوم بدر اصابهٗ سهم غرب فان كان فى الجنّة صبرت وان كان غير ذٰلك اجتهدتّ عليه فى البكآء قال ياامّ حارثة انّها جنان فى الجنّة وانّ ابنك اصاب الفردوس الاعلىٰ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام الربیع بنت براءدربار نبوت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں، یا نبی اللہ مجھے حارثہ کا حال بتایئے جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔

اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری کروں، ارشاد فرمایا: اے اُمّ حارثہ وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لخت جگر نے فردوس اعلیٰ پائی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ جنت کے باغوں میں ہے۔

حدیث نمبر 85

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا ازهر بن سعد حدثنا ابن عون قال انبئانی موسی ابن انس ابن مالك رضی الله عنه ان النبی ﷺ افتقد ثابت بن قیس فقال رجل یارسول الله انا اعلم لك علمهٗ فاتاه فوجدهٗ جالسا فی بیتہٖ منکسا راسهٗ فقال ماشانك فقال شر کان یرفع صوتهٗ فوق صوت النبیّ ﷺ فقد حبط عملهٗ وهو من اهل النار فاتی الرجل فاخبرهٗ انّه قال کذا وکذا فقال موسٰی بن انس فرجع المرّة الاٰخرة ببشارة عظیمة فقال اذهب الیه فقل لهٗ انك لست من اهل النار ولکن من اهل الجنة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے ایک آدمی عرض گزار ہوا، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں،۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے جواب دیا کہ برا حال ہے

کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا۔لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے۔اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا۔اس آدمی نے آکر آپ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔

پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔آپ نے فرمایا:ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو اپنے علم غیب سے جنتی فرمایا حالانکہ جنت اور جہنم کا فیصلہ قیامت کے بعد ہونا ہے دوسرا یہ معلوم ہوا صحابہ کرام کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضور پاک ﷺ علم غیب جانتے ہیں اس لیے تو کسی صحابی نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اسے کیسے جنتی فرمادیا حالانکہ یہ فیصلہ قیامت کے بعد ہونا ہے۔لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی جنتی فرمادیا۔

حدیث نمبر 86

حدثنا یوسف بن یعقوب الصفار حدثنا اسمٰعیل بن علیه عن ایّوب عن حمید بن ھلالٍ عن انس بن مالكٍ رضی الله عنه قال خطب النبی ﷺ فقال اخذ الرایة زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذھا عبدالله بن رواحة فاُصیب ثم اخذھا خالد بن الولید عن غیر امرة ففتح لهٗ وقال مایسر نا انھم عندنا قال ایّوب اوقال مایسرھم انھم عندنا

وعیناہ تذرفان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے (غزوہ موتہ کے روز) فرمایا: (لشکر اسلام کا) جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کردیا گیا۔ پھر جعفر (بن ابو طالب) نے سنبھالا تو انہیں شہید کردیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کردیا گیا۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا جاتا جھنڈا سنبھال لیا۔ تو وہ فتح سے نوازے گئے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا ہم اس بات پر خوش نہ تھے کہ ہوہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب (راوی) فرماتے ہیں یا آپ نے یہ فرمایا: کیا یہ بات ان کے لیے باعث مسرت نہ تھی۔ کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ (اور یہ فرماتے ہوئے) آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنے مقام پر بیٹھ کر جنگ موتہ کے حالات بیان فرمائے۔ اور بعد میں فتح کی خبر بھی دے دی۔ اور حالانکہ مدینہ پاک سے کافی فاصلہ تھا اگر آپ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان فرماتے، اور کسی صحابی نے بھی آپ پر اعتراض نہ کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ یہاں ہیں اور کیسے اتنی دور دراز کی خبریں دے رہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ حضور ﷺ کے پاس علم غیب ہے۔ اس لیے تو انہوں نے یہ علم غیب والی روایتیں آگے بیان فرمائی۔ کیونکہ ان سب کا عقیدہ تھا کہ ہمارے آقا نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضور ﷺ کی محبت عطا فرمائے۔ اور صحابہ کرام کی طرح ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حدیث نمبر 87

حدثنا عبداللہ بن یوسف عن مالك عن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحة عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ انه سمعه یقول كان رسول اللہ ﷺ یدخل علی اُم حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها رسول اللہ ﷺ فاطعمته جعلت تفلی راسهٗ صنام رسول اللہ ﷺ ثم استیقظ وهو یضحك قالت فقلت وما یضحكُك یارسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاةً فی سبیل اللہ یركبون ثبج هذا البحر ملوكاً علی الاسرة او مثل الملوك علی الاسرّة شك اسحٰق قالت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم فدعا لها رسول اللہ ﷺ ثم وضع راسهٗ ثم استیقظ وهو یضحك فقلت وما یضحك یارسول اللہ قال ناس من اُمّتی عرضوا علیّ غزاة فی سبیل اللہ كما قال فی الاول قالت فقلت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجلعنی منهم قال انت من الاولین فركبت البحرفی زمان معٰویة بن ابی سفیان

فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (گاہے بگاہے) حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر جلوہ افروز ہوئے اور انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک میں شانہ کرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کو نیند آگئی۔ پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہونگے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں (حدیث میں) مثل الملوك على الاسرة ہے (یا) الملوك على الاسرة اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے تو ان کے لیے رسول اللہ نے دعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔

پس میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے۔ جو پہلوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے

لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے ان میں شامل فرمادے ارشاد فرمایا:

تم پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے عہد میں جہاز پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری کے جانور سے گر پڑیں اور جان بحق ہو گئیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کیونکہ آپ نے ان چیزوں کا بیان فرمایا جو کئی سال بعد میں ہونے والی تھیں۔ اگر آپ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو کبھی بیان نہ فرماتے۔ آپ ﷺ کا بعد میں ہونے والے واقعات بیان فرمانا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے پاس علم غیب ہے۔ جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حدیث نمبر 88

حدثنا یعقوب ابن ابراهیم حدثنا ابن علیّة عن ایّوب عن حمید بن هلالٍ عن انس ابن مالك رضی الله عنه قال خطب رسول الله ﷺ فقال اخذ الرّایة زید فاصیب ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذ عبدالله ابن رواحة فاصیب ثم اخذها خالد بن الولید عن غیر امرة ففتح علیه وما یسرنی اوقال مایسر هم انّهم عندنا وقال وانّ عینیه لتذر فان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے (جنگ موتہ کے دنوں میں) فرمایا: لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا، مگر وہ شہید ہو گئے، پھر اسے جعفر بن ابوطالب نے سنبھالا تو انہیں بھی شہید کر دیا گیا، پھر عبداللہ بن رواحہ نے یہ علم بلند کیا تو انہیں بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

پھر یہ جھنڈا خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے مسرت نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ وہ اس پر مسرور نہیں ہیں کیونکہ وہ ہمارے پاس تھے، حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ فرماتے وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

مرویات

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم

غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 89

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی عبیدالله بن عبدالله بن عتبة ان ابا سعید الخدری قال حدثنا رسول الله ﷺ حدثنا طویلاً عن الدجال فکان فیما حدثنا به ان قال یأتی الدجال وهو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة بعض السباح بالمدینة فیخرج الیه یومئذ رجل وهو خیرالناس اومن خیر الناس فیقول اشهدانك الدجال الذی حدثنا عنك رسول الله ﷺ حدیثهٗ فیقول الدجال ارایت ان قتلت هٰذا ثم احییتهٗ هل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلهٗ ثم یحییه فیقول حین یحییه والله ما کنت اشد بصیرةً مّنّی الیوم فیقول الدجال اقتله فلا یسلط علیه۔

(رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت طویل واقعات بتائے اور انہیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: دجّال مدینہ پاک کے باہر بنجر زمین میں اترے گا اور نیک لوگوں میں سے ایک آدمی آئے گا اور اس آدمی سے جو مکالمہ ہوگا حضور پاک ﷺ نے کئی صدیاں پہلے ہی اس کا ذکر فرما دیا۔ یہی تو حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

مرویات

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 91

حدثنا محمد بن الصباح حدثنا اسمٰعیل بن زکریا عن محمد بن سوقة عن نافع بن جبیر بن مطعم قال حدثنی عآئشة قالت قال رسول الله ﷺ یغزو جیش ن الکعبة فاذا کانو ابیدآء من الارض یخسف باوّلهم واٰخرهم قالت قلت یارسول الله کیف یُخسف باوّلهم واٰخرهم وفیهم اسواقهم ومن لیس منهم قال یخسف باولهم واٰخرهم ثم یبُعثون علیٰ نیاتهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسادیئے جائیں گے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے۔ جبکہ ان میں ان کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے فرمایا: کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے۔ اور پھر اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ نے بعد میں ہونے والے لشکر کی خبر دی۔کہ وہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا اور وہ اس بے حرمتی کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 92

حدثنی یحی بن قذعة حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن عدوة عن عآئشة رضی الله عنها قالت دعا النبیّ ﷺ فاطمة ابنتهٗ فی شکواه الّذی قبض فیها فسارّها بشیء فبکت ثم دعاها فسارّها فضحکت قال سالتها عن ذٰلك فقالت سارّنی النبیّ ﷺ فاخبرنی انهٗ یقبض فی وجعه الّذی توفّی فیه فبکیت ثمّ سارّنی فاخبرنی انّی اوّل اهل بیته اتبعهٗ فضحکت۔ (رواه البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی، پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں، یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے

گھر والوں میں سب سے پہلے میں ہوں جوان کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی اپنی وفات کی خبر دی، فرمایا کہ اس مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی بھی خبر دی۔ فرمایا کہ میرے بعد سب سے پہلے تیری وفات ہو گی۔

حدیث نمبر 93

حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو عوانة عن فراس عن الشعبی عن مسروق عن عآئشة انّ بعض ازواج النّبیّ ﷺ قلن للنّبیّ ﷺ ایّنا اسدع بك لحوقا قال اطولکن یدًا فاخذوا قصبة یذرعونها فکانت سودة اطولهنّ یدًا فعلمنا بعد انّما کانت طول یدها الصدقة وکانت اسرعنا لحوقا بهٖ ﷺ وکانت تحب الصدقة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی! ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی۔ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر انہیں ناپا تو ان میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں

معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا۔ اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں۔ کیونکہ انہیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے بھی حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں غیب کی خبر دی کہ میرے بعد فلاں تم میں سے میرے پاس آئے گی۔ یعنی سب سے پہلے اس کا انتقال ہوگا۔

حدیث نمبر 94

حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن عروة عن عآئشة رضی الله عنها قالت دعا النّبیّ ﷺ فاطمة ابنتهٗ فی شکواه الّذی قبض فیها فسارها بشیء فبکت ثم دعاها فسارها فضحکت قالت سالتها عن ذٰلك فقالت سارّنی الله ﷺ فاخبرنی انّهٗ یقبض فی وجعه الّذی توفّی فیه فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انّی اوّل اهل بیته اتبعه فضحکت۔ (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی فاطمہ کو بلایا۔ اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ

میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے بعد سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی۔ یعنی سب گھر والوں سے پہلے تمہاری وفات ہوگی۔ اب بھی اگر کوئی کہے (معاذ اللہ) حضور ﷺ کو علم غیب نہیں تو سوائے حماقت کے اور منافقت کے اور کیا ہے۔ کیا وہ ان سب حدیثوں کا منکر نہیں؟ جو حضور ﷺ کے علم غیب کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان منکروں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 95

حدثنا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا حاتم ابن ابی صغیرة عن عبداللہ بن ابی ملیکة قال حدثنی القاسم بن محمد بن ابی بکر انّ عآئشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ تحشرون حفاة عداة غدلا قالت عآئشة فقلت یارسول اللہ الرجال والنسآء ینظر بعضهم الی بعض فقال الامر اشدّ من ان یّهمّهم ذلک۔

(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر، ننگے جسم، اور غیر مختون ہوگے، حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب توجہ بھی نہیں کر سکیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے میدان محشر کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے لوگوں کے اٹھنے کی حالت کا ذکر فرمایا حالانکہ یہ سب کچھ ہزاروں سال بعد میں ہونے والا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 96

حدثنا یسرۃ بن صفوان بن جمیل اللخمیّ حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عآئشۃ رضی اللہ عنھا قالت دعا النّبیّ ﷺ فاطمۃ علیھا السلام فی شکواہ الّذی قبض فیہ فسآرھا بشیء فبکت ثم دعاھا فسآرّھا بشیء فضحکت فسالنا عن ذٰلک فقالت سآرّنی النّبیّ ﷺ انّہٗ یقبض فی وجعہ الّذی توفی فیہ فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اوّل

اھلہٖ یتبعہٗ فضحکت۔ (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں، ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا، پہلی مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر میں رونے لگی، دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی، اس پر میں ہنس دی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی اپنے وصال کی خبر دے دی، اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھے ملو گی، کسی کی وفات کی خبر دینا اس کا تعلق ہے علم غیب سے۔ اگر حضور ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے ان کی وفات کی خبر دے سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اپنے ہر امتی کی زندگی اور وفات کے بارے میں جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب علم آپ کو عطا فرمایا ہے

حدیث نمبر 97

حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالك عن نافع عن القاسم بن محمد عن عآئشۃ امّ المؤمنین انّھا اخبرتہ انّھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلمّا راٰھا رسول اللہ ﷺ قام علی الباب فلم یدخلہ فعرفت فی وجھہٖ الکراھیۃ فقلت یارسول اللہ اتوب الی اللہ والٰی رسولہٖ ﷺ ماآذنبت فقال رسول اللہ ﷺ مابال ھٰذہ النّمرقۃ قلت اشتریتھالك لتقعد علیھا وتوسّدھا فقال رسول اللہ ا انّ اصحاب ھٰذہ الصوریوم القیٰمۃ یعذّبون فیقال لھم احیواماخلقتم وقال انّ البیت الّذی فیہ الصّور لا تدخلہ الملٰئکۃ۔ (رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر داخل نہ ہوئے، تو میں نے آپ کے چہرۂ انور سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے، میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہوگیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سرہانے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئی یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو، اور

فرمایا: کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے قیامت کے روز جو عذاب دیا جائے گا اس کا ذکر فرمایا، اور جو بات تصویریں بنانے والوں سے کہی جائے گی اس کا بھی ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 98

حدثنا عبدالله بن یوسف اخبرنا ابن وهب قال اخبرني یونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة انّ عآئشة رضي الله عنها زوج النّبيّ ﷺ حدّثته انّها قالت للنّبيّ ﷺ هل اتی علیك یوم كان اشدّ من یّوم احد قال لقد لقیت من قومك مالقیت وكان اشدّ مالقیت منهم یوم العقبة اذ عرضت نفسي علی ابن عبد یا لیل بن عبد كلال فلم یجبني الٰی ماردتّ فانطلقت وانا مهموم علٰي وجهي فلم استفق الّا وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فاذا انا بسحابة قد اظلّتني فنظرت فاذا فیها جبریل فناداني فقال انّ الله قد سمع قول قومك لك ومارذّوا علیك وقد بعث الیك ملك الجبال فسلّم عليّ ثم قال یامحمّد فقال ذٰلك فیما شئت ان شئت ان اطبق علیهم الاخشبین فقال النّبيّ ﷺ بل ارجوا ان یخرج الله من اصلابهم من یّعبد الله وحدهٗ لایشرك به شیئا۔

(رواہ البخاری فی کتاب بدء الخلق)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئیں کیا آپ پر احد کے روز سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا، میں نے اس کے اندر جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے پکارا پھر کہا بے شک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔

چنانچہ کافروں کے متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں، پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا یا رسول اللہ اب آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں کوہ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا۔ جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں کی پشتوں سے ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہونگے۔

مرویات

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 99

حدثنا ابن ابی مریم حدثنا نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکة عن اسمآء بنت ابی بکر ان النبی ﷺ صلی صلوٰة الکسوف فقال دنت منی النار حتی قلت ای رب وانا معهم فاذا امرأة حسبت انهٗ تخدشها هرّة قال ماشأن هذا ہ قالوا حبستها حتی ماتت جوعاً۔

(رواہ البخاری فی کتاب المساقات)

ترجمہ:

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھی تو فرمایا: دوزخ میرے نزدیک کی گئی تو میں عرض گزار ہوا...... یارب ...... کیا میں ان کے ساتھ ہوں اسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟...... لوگوں نے کہا کہ اس نے بلی باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ بھوکی مرگئی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ ایک عورت کو دوزخ کا عذاب ہوتے ہوئے آپ نے دیکھا حالانکہ دوزخ غیب ہے اور اس کا عذاب بھی غیب ہے۔ یہ حضور ﷺ کی نگاہ نبوت ہے جو غیب کی چیزوں کو دیکھ لیتی ہے۔

حدیث نمبر 100

حدثنا موسٰی ابن اسمٰعیل قال ثنا وھیب قال ثنا ھشام عن فاطمة عن اسمآء قالت اتیت عآئشة وھی تصلّی فقلت ماشان النّاس فاشارت الی السمآء فاذاالناس قیام فقالت سبحان الله قلت اٰیة فاشارت بداسھا ای نعم فقمت حتی علانی الغشی فجعلت اصبّ علٰی راسی المآء نحمد الله النّبیّ ﷺ واثنٰی علیه ثم قال ما من شیءٍ لّم اکن اریته فی مقامی ھٰذا حتی الجنة والنّار فاوحی الیّ انّکم تفتنون فی قبورکم مّثل اوقریب لا ادری ایّ ذٰلك قالت اسمآء من فتنة المسیح الدّجّال یقال ماعلمك بھٰذا الرّجل فامّا المؤمن او الموقن لا ادری ایّھما قالت اسمآء فیقول ھو محمد رسول الله جآئنا بالبیّنٰت والھدٰی فاجبناه واتبعناه ھو محمد ثلٰثا فیقال نم صالحًا قد علمنا ان کنت لموقنا به وامّا المنافق اوالمرتاب لاادری ایّ ذٰلك قالت اسمآء فیقول لاادری سمعت النّاس یقولون شیئًا فقلتهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے۔ لہٰذا سبحان اللہ میں نے کہا، نشانی، انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا، پس میں بھی کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ بے ہوش ہو چلی تو

اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی۔ لیکن وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت ودوزخ بھی، پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا۔ یا عنقریب جیسے فتنہ دجال کے ساتھ کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے؟

مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی، تین دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں کہا جائے گا کہ مزے سے سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا کہ نہیں جانتا، لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے میں سنتا تو وہی کہہ دیتا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کو جو اللہ تعالیٰ نے علوم عطا فرمائے ہیں ان کا بیان ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ہر چیز یہاں پر دیکھ لی ہے۔

مرویات

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 101

عبیداللہ بن عبداللہ فواللہ ماعلمت فی اهلی الا خیراً وقد ذکرو رجلاً ماعلمت علیه الا خیرًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الشہادات)

ترجمہ:

خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ میں اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

یہ حدیث کا کچھ حصہ لکھا گیا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں علم نہیں تھا اگر علم ہوتا تو اتنا پریشان کیوں ہوتے۔ ان کا کہنا غلط ہے اور حقیقت کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ جو اوپر الفاظ ہم نے بخاری شریف سے نقل کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ یہاں آپ نے قسم اٹھائی ہے سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔ اب جو کہے آپ کو علم نہیں تھا۔ اس کا یہ کہنا حدیث کے خلاف ہے اور حضور ﷺ کی مخالفت ہے اور آپ ﷺ کی بے ادبی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی بے ادبی سے بچائے اور آپ کی محبت نصیب فرمائے۔

(آمین)

مرویات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا

ثبوت

حدیث نمبر 102

حدثنا ابو احمد حدثنا محمد بن يحي ابو غسان الكناني اخبرنا مالك عن نافع عن ابن عمر قال لما فدع اهل خيبر عبدالله بن عمر قام عمر خطيباً فقال ان رسول الله ﷺ كان عامل يهود خيبر علىٰ اموالهم وقال نقركم ماأقرّكم الله وان عبدالله بن عمر خرج الىٰ ماله هناك فعدى اليه من الليل ففدعت يداه ورجلاه وليس لنا هناك عدو غيرهم عدونا تهمتنا وقد رايت اجلائهم فلما اجمع عمر علىٰ ذٰلك اتاه احد بني ابي الحتيق فقال يا امير المؤمنين اتخرجنا وقد اقرنا محمد ﷺ وعاملنا على الاموال وشرط ذٰلك لنا فقال عمر اظننت اني نسيت قول رسول الله ﷺ كيف بك اذا اُخرجت من خيبر تعدو بك قلوصك ليلة بعد ليلة فقال كانت هٰذهٖ هزيلة من ابي القٰسم قال كذبت ياعدوّالله فاجلاهم عمر واعطاهم قيمة ماكان لهم من الثمر مالا وابلا وعدوضاً من اقتاب وّحبال وغير ذٰلك رواه حمّاد بن سلمة عن عبيد الله احسبهٗ عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي ﷺ اختصرهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الشروط)

ترجمہ:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل خیبر نے حضرت عبداللہ

بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے۔تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں ان (اموال) پر قائم رکھیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس (معاہدے) پر قائم رکھے گا۔اور عبداللہ بن عمر تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں (خیبر کے نزدیک) تھی تورات میں ان پر یہ ستم ڈھایا گیا کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مروڑ دیئے گئے اور وہاں یہودیوں کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے۔

جس پر شبہ کریں لہٰذا میں انہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا تو ابو حقیق یہودی کے خاندان سے کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا...... اے امیر المؤمنین آپ ہمیں کیوں نکال رہے ہیں۔جبکہ حضرت محمد ﷺ نے ہمیں برقرار رکھا تھا۔اور یہاں کی زمینوں کے بارے میں ہم سے معاہدہ کیا تھا اور یہ (زمینوں پر رہنے دینا) ہمارے لیے شرط تھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد گرامی بھول گیا ہوں۔ جبکہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے راتوں کو مارا مارا پھرے گا،وہ کہنے لگا یہ تو ابوالقاسم (رسول خدا) نے ازراہ مذاق کہا تھا۔فرمایا اے خدا کے دشمن! تم نے غلط بیانی کی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔اور ان کے میوہ جات، اونٹوں، آلات، زراعت، عماریوں اور رسیوں وغیرہ چیزوں کی قیمت ادا کر دی

گئی۔اس کی حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے بھی روایت کی ہے۔میرا خیال ہے کہ انہوں نے نافع سے،انہوں نے ابن عمر سے،انہوں نے حضرت عمر سے،انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اختصار کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوحقیق یہودی کے خاندان کے ایک فرد سے بیان کیا جبکہ اس نے کہا تھا کہ اے امیرالمؤمنین ......آپ ہمیں کیوں جلاوطن کرتے ہیں۔جبکہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے ساتھ معاہدہ کر کے ہمیں ان زمینوں پر ہمیشہ کے لیے برقرار رکھا تھا۔اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے کیا میں بھول گیا ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے فرمایا تھا۔اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لے کر راتوں کو مارا مارا پھرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی سے یہ فتح خیبر کے بعد کہہ فرمایا اور انہیں عہد فاروقی میں جلاوطن کیا گیا۔رحمت دو عالم ﷺ کی پیشگوئی علوم خمسہ سے علم ماذاتکسب غدًا کے متعلق ہے کہ کتنے عرصے پہلے اس شخص کے جلاوطن ہونے اور دربدر پھرنے کی آپ نے خبر دے دی تھی۔معلوم ہوا کہ علوم خمسہ کا آپ کو علم عطا فرمایا گیا تھا۔بلکہ آپ کے طفیل اس بارگاہ کے غلاموں کو بھی ان علوم کا اعلیٰ قدر مراتب حصہ ملتا ہے۔قرآن وحدیث سے ایسا ہی ثابت ہے۔جو یہ عقیدہ رکھے کہ علوم خمسہ کا علم اللہ

تعالیٰ مطلقاً کسی کو بھی نہیں دیتا وہ اللہ رب العزت پر بہتان لگاتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث نمبر 103

حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا ھشام اخبرنا معمر عن الزّھریّ اخبرنی سالم ابن عبداللہ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما انّہٗ اخبرہٗ انّہ عمر انطلق فی رھطٍ من اصحاب النبیّ ﷺ مع النبی ﷺ قبل ابن صیّاد حتی وجدوہ یلعب مع الغلمان عند اطم بنی مغالۃ وقد قارب یومئذٍ ابن صیّاد یحتلم فلم یشعر حتی وجدوہ یلعب ضرب النبیّ ﷺ ظھرہٗ بیدہٖ ثم قال النبیّ ﷺ اتشھد انّی رسول اللہ ﷺ فنظر الیہ ابن صیّاد فقال اشھد انّك رسول الامیّین فقال ابن صیّاد للنبیّ ﷺ اتشھد انّی رسول اللہ فقال لہ النبیّ ﷺ ماذا تریٰ قال ابن صیّاد یّاتینی صادق و کاذب قال النبیّ ﷺ خلّط علیك الامر قال النبیّ ﷺ انّی قد خبأت لك خبیط قال ابن صیّاد ھوا الرّخّ قال النبیّ ﷺ اخسأفلن تعدو قدرك قال عمر یارسول اللہ ئذن لی فیہ اضرب عنقہٗ قال النبیّ ﷺ ان یکنہ فلن تسلّط علیہ وان لم یکنہ فلا خیرك فی قتلہٖ قال ابن عمر انطلق النبیّ ﷺ وابیّ ابن کعب یاتیان النّخل الّذی فیہ ابن صیّادٍ حتی اذا دخل النّخل طفق النبیّ ﷺ یتّقیٗ بجدوع النّخل وھو یختل ان یّسمع من ابن صیّاد شیئاً قبل ان یّراہ وابن صیّاد مضطجع علیٰ فداشہٖ فی قطیفۃٍ لہٗ فیھا رمزۃ

لدات امّ ابن صیّاد النبیّ ﷺ وھو یتّقی بجدوع النّخل فقالت لابن صیّاد
ایّ صاف وھو اسمہٗ فثار ابن صیّادٍ فقال النبیّ ﷺ لو ترکتہٗ بین وقال
سالم قال ابن عمر ثم قام النبیّ ﷺ فی الناس فاثنٰی علی اللہ بما ھو اھلہٗ
ثم ذکر الدّجال فقال انّی انزرکموہ وما من نبی الا قد انذرہٗ قومہٗ لقد
انذرہٗ نوح قومہٗ ولکن ساقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبیّ لقومہٖ تعلمون انہ
اعوروانّ اللہ لیس باعور۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر شمع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت معیت میں ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا۔ حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا اس نے کسی کو نہیں پہچانا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا:

میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر یمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور

جھوٹی بھی، نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا بعدہ نبی کریم نے فرمایا میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں، وہ بتا، ابن صیاد نے جواب دیا وہ الرخ ہے، نبی کریم نے فرمایا پرے جاؤ تم اپنی حد (کاہن) والی سے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ اجازت مرحمت فرمایئے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔

نبی کریم نے فرمایا:

اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ ابن صیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے، تا کہ اس کی کوئی بات سن سکیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے، ابن صیاد اپنے بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنی جاتی تھی تو ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے اس کی والدہ نے ابن صیاد سے کہا، اے صاف اور یہ اس کا نام تھا، پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا، پس نبی کریم نے فرمایا:

اگر یہ عورت اسے اس کے حال پر چھوڑے رہتی تو صورت حال سامنے آجاتی سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم

کو اس سے ڈرایا، لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجال کانا ہوگا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا جو نبوت کا مدعی بھی تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں، اسے بتانا کہ کیا بات چھپائی ہے؟ معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دل کی بات جان لیتا ہے اور جو دل کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔ جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دل کی بات نہیں جان سکتے وہ گویا یہی کہہ رہا ہے کہ وہ سرے سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دل کی بات جاننا نبی کے لیے ضروری نہ ہوتا اور نبی کی نظر دل کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن صیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور! دل کی بات جاننا نبوت کے لوازمات سے تو نہیں، میرا اگر امتحان ہی لینا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھ لو، میں تو بھلے برے کاموں کے متعلق بتا سکتا ہوں، باقی رہا دلوں کی چھپی باتیں جاننا تو ایسا نظریہ رکھنے کو تو خود آپ کے بعض اُمتی کسی روز شرک بتائیں گے۔ ان کے اسلام کی رو سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی مشرکانہ اور غیر اسلامی ہے، لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث نمبر 104

حدثني محمد بن المثنى قال حدثنا حسين بن الحسن قال حدثنا بن عون عن نافع عن ابن عمر قال اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا قال قالوا وفي نجدنا قال قال اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا

قالوا وفي نجدنا قال هنالك الذلا زل والفتن وبها يطلع قدن الشيطن۔

(رواہ البخاری فی کتاب ابواب الاستقاء)

ترجمہ:

محمد بن مثنی، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا، اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں۔ فرمایا: کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے۔ جن میں مزید برکت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دعا بھی فرمائی، اور نجد کا صوبہ منحوس ہے۔ جس کو آپ نے دعائے برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں۔

(۱) زلزلے آنا (۲) فتنے اٹھنا

(۳) وہاں سے شیطان کی سنگت کا نکلنا

نگاہ مصطفیٰ نے ان کی یہ تینوں خرابیاں قبل از وقت دیکھ لی تھیں۔ اور پہلے ہی یہ ملاحظہ فرمالیا تھا۔ کہ شیطان جیسی توحید کے علمبردار یہیں سے نکلیں گے۔ جو انبیائے کرام کے

گستاخ بن کر شیطان کی طرح بڑے ذوق وشوق سے لعنت کے طوق زیب گلو کریں گے۔ان نحوستوں کے باعث یزید اور یزیدیت کی طرح نجد اور نجدیت کے الفاظ بھی مسلمانوں میں گالی کے مترادف ہو کر رہ گے ہیں۔شیطان والی تاحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خداداد علوم واختیارات کا انکار تنقیص آمیز لہجے میں کرنا ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔خدائے ذوالمنن سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

حدیث نمبر 105

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا ازهر بن سعد عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبیّ ﷺ اللّٰهم بارك لنا فی شامنا،اللّٰهم بارك لنا یمننا،قالوا وفی نجدنا قال اللّٰهمّ بارك لنا فی شامنا اللّٰهم بارك لنا فی یمننا قالوا یارسول الله وفی نجدنا،فاظنّهٗ قال فی الثالثة هناك الزّلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے،اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے،لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی،آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے،اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت

دے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی، میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (وہابیت) وہیں سے نکلے گا۔

فائدہ:

نجد بھی حجاز مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت تین دفعہ فرمائی، ہر دفعہ نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی، لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گزارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سنگت وہیں سے نکلے گی یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

حدیث نمبر 106

حدثنا یحییٰ بن سلیمان قال اخبرنی ابن وھب قال حدثنی عمرو بن محمد انّ اباہ حدثہ عن ابن عمر قال کنّا نتحدّث بحجّة الوداع والنّبیّ ﷺ بین اظھر ناولا ندری ماحجّة الوداع فحمد اللہ واثنی علیہ ثم ذکر المسیح الدجال فاطنب فی ذکرہ وقال مابعث اللہ من نبیّ الا انذر امّتہٗ انذرہ نوح وّالنّبیّون من بعدہٖ وانّہٗ یخرج فیکم فما خفی علیکم من شانہٖ فلیس یخفٰی علیکم ان ربکم لیس علٰی مایخفٰی علیکم ثلاثا انّ ربّکم لیس باعور وانّہٗ عین الیمنٰی کانّ عینہٗ عنبة طافیة الا انّ اللہ حرم علیکم دمائکم واموالکم کحرمة یومکم ھذا فی بلدکم ھذا

فی شہر کم ھذا الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللّٰھم اشھد ثلث ویلکم او ویحکم انظرو لا ترجعوا بعدی کفارًا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور نبی کریم ﷺ ہمارے پیچھے کھڑے تھے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا، اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو، خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام، وہ تم میں ضرور آئے گا تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔

آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے، جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا، اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ خبردار ہو جاؤ، کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو، اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں، کہا اے اللہ! گواہ رہنا یہ تین مرتبہ کہا، پھر فرمایا:

ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو، دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا، جیسا کہ دجّال کا ذکر کیا اور اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا، حالانکہ وہ قرب قیامت میں ہوگا، یہ سب پیارے آقا ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 107

حدثنا مقدّم بن محمد قال حدثنی عمی القٰسم بن یحیٰی عن عبیدالله عن نّافع عن ابن عمر عن رسول الله ﷺ انّهٗ قال انّ الله یقبض یوم القیٰمة الارض وتکون السمٰوٰت بیمینهٖ ثم یقول انا الملك رواه سعید عن مالك وّقال عمر بن حمزة سمعت سالمًا سمعت ابن عمر عن النّبیّ ﷺ بهٰذا وقال ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزّهریّ اخبرنی ابوسلمة انّ ابا هریرة قال قال رسول الله ﷺ یقبض الله الارض۔

(رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں، عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بارے میں فرماتے ہوئے اس بات کی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا، حالانکہ یہ سب کچھ بعد میں ہونے والا ہے۔ لیکن حضور ﷺ نے پہلے ہی بیان فرما دیا ہے۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے خرید کر ہمیں انمول کردیا

روایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 108

حدثنا صدقة بن الفضل قال اخبرنا ابن عيينة قال سمعت محمد بن المنكدر انه سمع جابراً يقول جئ بابى الى النبى ﷺ وقد مثل به ووضع بين يديه فذهبت اكشف عن وجهه فنهانى قومى فسمع صوت صائحة فقيل ابنة عمرو او اخت عمرو فقال لم تبكى اولا تبكى مازالت الملئكة تظلّهُ باجنحتها قلت لصدقة افيه حتى رفع قال ربما قاله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا، اس کے بعد رونے کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ (امام بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا حتّٰی رفع بھی ہے۔ فرمایا کبھی کبھی (حضرت جابر) یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب اور غیب کی چیزوں کو دیکھنے والی نگاہ نبوت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جابر کے والد کے بارے میں فرمایا کہ ان پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرر ہے ہیں۔ حالانکہ فرشتے غیب ہیں۔ لیکن آپ ﷺ اپنی نگاہ نبوت سے انہیں دیکھ رہے ہیں، معلوم ہوتا ہے حضور ﷺ اپنی نگاہ نبوت سے سب غیب کی چیزیں دیکھتے ہیں جن چیزوں کو عام لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غیب کی چیزوں کو دیکھنے والی نگاہ عطا فرمائی ہے۔ اس لیے تو آپ نگاہ نبوت سے غیب کی چیزیں دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی عظمت کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ کی شان پہ جان بھی

قربان ہے

مرویات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 109

حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا سفیان عن عمر وسمع جابرا عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال یأتی زمان یغزو الئام من الناس فیقال فیکم من صحب النبی ﷺ فیقال نعم فیفتح علیه ثم یأتی زمان فیقال فیکم من صحب اصحاب النبی ﷺ فیقال نعم فیفتح ثم یأتی زمان فیقال فیکم من صحب صاحب اصحاب النبی ﷺ فیقال نعم فیفتح۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب لوگ فوج در فوج ہو کر جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا۔

پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو، جب انہیں بھی اثبات میں جواب ملے گا تو یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے

اصحاب رسول عربی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے والوں کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا ہاں! پس یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے آنے والے وقت کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔اور کچھ حالات بھی بیان فرمائے، جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 110

حدثنا قتيبة ابن سعيد حدثنا سفيان عن عمر وعن جابر عن ابی سعيد رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال ياتی علی الناس زمان يغزون فيقال فيكم من صحب الرسول ﷺ فيقولون نعم فيفتح عليه ثم يغزون فيقال لهم هل فيكم من صحب الرسول ﷺ فيقولون نعم فيفتح لهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیں گے...... ہاں...... پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے، پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی

کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح سے نوازا جائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ جو بعد میں سوال ہونا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سوال کا اور جو اثبات میں جواب دیا جانا تھا اس کا ذکر فرمایا، نیز آپ ﷺ نے بعد میں پائی جانے والی فتح کا ذکر فرمایا، حالانکہ وہ فتح بھی ۹ کئی سال بعد میں ہوئی تھی۔ یہ سب رسول کریم ﷺ کے علم غیب کا بلند و بالا مقام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت زیادہ علوم غیب عطا فرمائے ہیں۔

حدیث نمبر 111

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبدالرحمٰن ان ابا سعید الخدری رضی الله عنه قال بینما نحن عند رسول الله ﷺ وهو یقسم قسماً اتاه ذو الخویصرة وهو رجل من بنی تمیم فقال یارسول الله اعدل فقال ویلك ومن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر یارسول الله ائذن لی فیه اضرب عنقهٗ فقال دعه فان له اصحاباً یحقر احدکم صلٰوتهٗ مع صلٰوتهم وصیامهٗ مع صیامهم یقرئون القرأن لایجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرّمیّة ینظر الٰی نصله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الٰی رصافه فما یوجد فیه شیء ثم ینظر الٰی نضیّهٖ وهو قد حد فلا یوجد

فیه شیء ثم ینظر الٰی قزذهٖ فلا یوجد فیه شیء قد سبق الفرث والدّم

اٰیتهم رجل اسود احدٰی عضدیه مثل ثدی المراة اومثل البضعة تدردر

ویخرجون علٰی حین فرقة من الناس قال ابو سعید فاشهد انی سمعت

هٰذا الحدیث من رسول الله واشهد ان علی بن ابی طالب قاتلهم وانا

معهٗ فامر بذالك الرّجل فالتمس فاتی بهٖ حتی نظرت الیه علٰی نعت النبی

ﷺ الذی نعتهٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے، پس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا، یارسول اللہ! انصاف سے کام لو، آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد ہو جاؤں گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ!

اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، فرمایا: جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل، یہ قرآن بہت پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر اس کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے پر کو

دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا۔ اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا۔ حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکر اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ ﷺ نے بیان فرمائیں تھیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے اس گستاخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کی طرح کے لوگ ہوں گے جو حضور اکرم ﷺ کے گستاخ ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا وہ نمازیں بڑی پڑھیں گے۔ یہی آج دیکھا جا رہا ہے کہ وہ لوگ نمازوں کے بڑے پابند ہیں، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت کا انکار کرتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کا حضور اکرم ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی ذکر فرما دیا۔

حدیث نمبر 112

حدثنا قتیبة حدثنا عبدالواحد عن عمارة بن القعقآع بن شبرمة حدثنا عبدالرحمٰن بن ابی نعم قال سمعت ابا سعید الخدریّ یقول بعث علیّ بن ابی طالب رضی الله عنه الٰی رسول الله ﷺ من الیمن بذهیبة فی ادیم مقدوظ لّم تحصّل من ترابها قال فقسمها بین اربعة نفر بین عیینة بن بدر واقرع بن حابس وّزید الخیل والرّبع اما علقمة واما عامر بن الطفیل فقال رجل من اصحابه کنّا نحن احقّ بهٰذا من هٰؤلآء فقال فبلغ ذٰلك النّبیّ ﷺ فقال الا تأمنونی وانا امین من فی السّمآء یأتینی خبر من فی السّمآء صباحًا وّمسآء قال فقام رجل غائر العینین مشرف الوجنتین ناشز الجبهة کث اللّحیة محلوق الرّاس مشمّر الازار فقال یارسول الله اتّق الله قال ویلك اولست احق اهل الارض ان یّتقی الله قال ثم ولّی الرّجل قال خالد بن الولید یارسول الله الا اضرب عنقهٗ قال لا لعلهٗ ان یکون یصلی فقال خالد وکم من مصلی یقول بلسانهٖ مالیس فی قلبه قال رسول الله ﷺ انی لم اومر ان انقب قلوب النّاس ولا اشقّ بطونهم قال ثم نظر الیه وهو مقفّ فقال انّه یخرج من ضئضی هٰذا قوم یتلون کتاب الله طبا لّا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدّین کما یمرق السّهم من الرّمیّة واظنّهٗ قال لئن ادرکتهم لاقتلنّهم قتل ثمود۔

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا۔ جس سے ابھی مٹی صاف نہیں کی گئی تھی حضور نے وہ سونا چار (۴) آدمیوں میں تقسیم فرمادیا، یعنی عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان ، اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا، ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے امانتدار شمار نہیں کرتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں اس کی خبریں تو میرے پاس صبح وشام آتی رہتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں اونچی پیشانی ، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! خدا سے ڈرو...... آپ نے فرمایا...... تیری خرابی ہو، کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہل زمین سے زادہ مستحق نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا، حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑادوں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو، شائد یہ نمازی ہو حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ ایسے نمازی بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی جانب

توجہ فرمائی اور وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا۔ اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی، جو اللہ کی کتاب کو بڑے مزے سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے، جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ جب اس گستاخ نے آپ پر اعتراض کیا تو صحابہ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

رہنے دو، اس کی پشت سے اس جیسے کئی منکر ہوں گے، جو قرآن بہت پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ بعد میں ہونے والے منکروں کا بیان فرمانا۔ یہ بھی تو آپ ﷺ کے علم غیب کا کرشمہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو آگاہ فرما دیا تا کہ وہ ایسے منکروں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھے۔ کہیں ان کے بہکانے سے بہک نہ جائیں۔ ان کے زیادہ قرآن پڑھنے کی وجہ سے کہیں ان کے دھوکے میں نہ آ جائے، اللہ تعالیٰ ایسے منکروں سے امت مصطفیٰ ﷺ کو محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 113

حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا عبدالواحد بن زیاد حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ یجیء نوح وامتہٗ فیقول اللہ تعالٰی هل بلّغت فیقول نعم ای رب ثم یقول لامتہ هل بلّغکم فیقولون لا ماجآئنا من نبی فیقول لنوح مّن یّشهد لک فیقول محمد ﷺ وامّتہٗ فیشهد انّہٗ قد بلّغ وهو قوله جلّ ذکرہٗ وکذٰلک جعلنٰکم امّۃ وسطا لّتکونوا شهدآء علی الناس والوسط العدل۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونگے تو اللہ تعالٰی دریافت فرمائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا، کیا تمہارے تک مرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ ہمارے پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔

اللہ تعالٰی حضرت نوح سے فرمائے گا کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالٰی کا: اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ قیامت کے دن پہلی امتوں کی گواہی دیں گے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔سب پہلوں کا بھی اور بعد والوں کا بھی علم عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ بغیر علم کے گواہی نہیں دی جاسکتی اور یہ جو امت کا ذکر ہے کہ پہلی امتوں کی امت بھی گواہی دے گی،یہ بھی حضور ﷺ کے علم کا کمال ہے کیونکہ امت نے آپ سے پہلی امتوں کے احوال سنے ہیں۔یہ امت پہلی امتوں کی گواہی آپ سے سن کر دے گی،آپ ﷺ چشم دیدہ گواہی دیں گے۔

حدیث نمبر 114

حدثنا محمد بن عبدالعزیز حدثنا ابو عمر حفص بن میسرۃ عن زید بن اسلم عن عطآء بن یسار عن ابی سعید الخدریّ انّ انا سًا فی زمن النّبیّ ﷺ قالوا یارسول اللہ ھل نرٰی ربّنا یوم القیٰمۃ قال النّبیّ ﷺ نعم ھل تضآرون فی رویۃ الشمس بالظھیرۃ ضوء لّیس فیھا سحاب قالوا لا قال وھل تضآرّون فی رویۃ القمر لیلۃ البدر ضوء لیس فیھا سحاب قالوا لا قال النّبیّ ﷺ ما تضارّون فی رویۃ اللہ عزّوجلّ یوم القیٰمۃ الا کماتضارّون فی رویۃ احدھما اذا کان یوم القیٰمۃ اذّن مؤذّن یتبع کل امّۃ ماکانت تعبد فلا یبقٰی من کان یعبد غیر اللہ من الاصنام

والانصاب الا یستاقطون فی النّار حتی اذالم یبق الا من کان یعبدالله برّ او فاجر وغبّرات اهل الکتاب فیدعی الیهود فیقال لهم من کنتم تعبدون قالوا کنّا نعبد عزیر ابن الله فیقال لهم کذبتم مااتخذ الله من صاحبة ولا ولد فما ذاتبغون فقالوا عطشنا ربّنا فاسقنا فیشار الا تردون فیحشرون الی النّار کانّها سراب یحطم بعضها بعضا فیتساقطون فی النّار ثم یدعی النّصارٰی فیقال لهم من کنتم تعبدون قالوا کنّا نعبد المسیح بن الله فیقال لهم کذبتم ماتخذ الله من صاحبة ولا ولد فیقال لهم ماذا تبغون فکذٰلك مثل الاوّل حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد الله من برّ او فاجر اتاهم ربّ العٰلمین فی ادنٰی صورة من التی راوه فیها فیقال ماذا تنتظرون تتبع کل امّة ماکانت تعبد قالوا فارقنا النّاس فی الدّنیا علیٰ افقر ماکنا الیهم لم نصاحبهم ونحن ننتظر ربّنا الّزی کنّا نعبد فیقول انا ربّکم فیقولون لا نشرك بالله شیئا مرّتین او ثلٰثا۔

(رواه البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، کیا دوپہر کے وقت جب کہ دھوپ نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف

ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا...... نہیں...... فرمایا کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی، لوگوں نے کہا...... نہیں...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے۔ جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ قیامت کے روز ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا تھا کو پوجتا تھا، آج اس کے پیچھے ہو جائے، چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد، جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے۔ اچھا بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے۔

لہٰذا اے ہمارے رب! ہمیں پانی پلا دے۔ پھر ریت کے ایک میدان کے متعلق کہا جائے گا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ وہ سب اس آگ میں جمع کر لیئے جائیں گے۔ یعنی دیکھنے میں وہ سراب ہوگی (یعنی دکھائی دے گا پانی اور ریت ہے لیکن ہوگی آگ) جس کے بعض شعلے دوسروں کو کھا رہے ہوں گے، پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت

کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ اچھا یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت (جس کی کوئی صورت نہیں) میں جلوہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا جا سکے، پھر اسے پوچھا جائے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ حالانکہ آج ہر ایک اس کے ساتھ ہے، جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ ان کی بڑی ضرورت تھی۔ اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ دو تین مرتبہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ان چیزوں کا بیان فرمایا جو قیامت کے بعد ہونے والی ہیں۔ جنت میں جنتیوں کو اللہ کا دیدار ہوگا۔ یہ بھی آپ ﷺ نے بیان فرمایا۔ حالانکہ وہ سب کچھ قیامت کے بعد ہے۔ آپ ﷺ نے پہلے ہی بیان فرما دیا۔ آپ کا پہلے بیان فرمانا آپ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 115

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ یؤتی بالموت کھیئۃ کبش املح فینادی مناد یااھل الجنّۃ فیشرئبّون وینظرون فیقول ھل تعرفون ھذا فیقولون نعم ھذا الموت وکلّھم قدراٰہ ثم ینادی یااھل النّار فیشرئبّون وینظرون فیقول ھل تعرفون ھذا فیقولون نعم ھذا الموت وکلّھم قدراٰہ فیذبح ثم یقول یااھل الجنّۃ خلود فلا موت ویآاھل النّار خلود فلا موت ثم قرءِ وانذرھم یوم الحسرۃ اذا قضی الامروھم فی غفلۃ وّھٰؤلآء فی غفلۃ اھل الدنیا وھم لایؤمنون۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

موت کو (قیامت کے روز) ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت...... پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے...... ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے۔ کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا۔ پھر پکارا جائے گا اے اہل جہنم...... وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے

ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے (مرتے وقت) دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے (موت کے مینڈھے کو) ذبح کر کے کہا جائے گا:

اے اہل جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور اے اہل جہنم! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا، جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں (آیت ۳۹) یعنی دنیا کے شیدائی اور ایمان نہیں لاتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے موت کے ذبح ہونے کی خبر دی۔ یہ واقعہ بھی قیامت کے بعد بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے کے بعد پیش آئے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے ہزاروں سال پہلے بیان فرما دیا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے بیان کر سکتے تھے۔ کئی سو سال بعد پیش آنے والے واقعات کو بیان فرما دینا یہ آپ ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 116

حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا صالح عن ابی سعید الخدریؓ قال قال النّبیّ ﷺ یقول الله عزّوجلّ یوم القیٰمة یاادم یقول لبّیك ربّنا وسعدیك فینادی بصوت ان الله یأمرك ان تخرج من ذریتك بعثا الی النّار قال یاربّ وما بعث النّار قال من کلّ الف اراہ

قال تسعمائة وّتسعة وّتسعين فحينئذ تضع الحامل حملها ويشيب الوليد وترى النّاس سكرٰى وما هم بسكرٰى ولكنّ عذاب الله شديد فشقّ ذٰلك على الناس حتى تغيّرت وجوههم فقال النّبىّ ﷺ من يّاجوج وما جوج تسعمائة وّتسعة وّتسعين ومنكم واحد ثم انتم فى النّاس كالشعرة السّودآء فى جنب الثور الابيض اوكالشّعرة البيضآء فى جنب الثور الاسود وانّى لارجو ان تكونو اربع اهل الجنّة فكبّرنا ثم قال ثلث اهل الجنّة فكبّرنا ثم قال شطر اهل الجنّة فكبّرنا قال ابو اسامة عن الاعمش ترى النّاس سكارٰى وما هم بسكارٰى وقال من كلّ الف تسعمائة وتسعة وّتسعين وقال جديد وّعيسٰى بن يونس وابو معٰوية سكرٰى وما هم بسكرٰى۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کے علیحدہ کردو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی طرف کس کو بھیجوں فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نوسوننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے، مگر ہوگا یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (آیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یاجوج و ماجوج سے ہوں گے اور ایک (جنت میں جانے والا) تم میں سے ہوگا پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے (خوشی میں) تکبیر کہی، پھر آپ نے فرمایا اہل جنت کا تہائی حصہ۔ ہم نے پھر تکبیر کہی، پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔

ابواسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابومعاویہ کی روایت میں ہے کہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہونگے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ان چیزوں کا ذکر فرمایا جو قیامت کے بعد ہونگی۔ اور آپ ﷺ نے اپنی امت کا ذکر فرمایا تو جنتی آپ ﷺ کی امت جنت میں جائے گی، ان کا بھی ذکر فرمایا، اگر آپ ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کبھی ہزاروں سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر نہ فرماتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہر حال کو جانتے ہیں۔ اور جو معاملات قیامت کے بعد پیش آنے والے ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 117

حدثنا ادم حدثنا اللّیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن زید ابن اسلم عن عطآء بن یسار عن ابی سعید رضی الله عنه قال سمعت النّبیّ ﷺ یقول یکشف ربّنا عن ساقهٖ فیسجد لهٗ کلّ مؤمن وّمؤمنة ویبقٰی من کان لیسجد فی الدّنیا ریآء و سمعة فیذهب لیسجد فیعود ظهرهٗ طبقًا واحدًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی (جس کی حقیقت خدا خود جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورتیں اس کے لیے سجدہ ریز ہوجائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تخت کے مانند ہوجائے گی (یعنی سجدہ نہ کرسکیں گے)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کا دیدار کرانے کا منظر بیان فرمایا اور یہ بھی فرمادیا کون لوگ سجدہ کریں گے اور کون نہیں کریں گے حالانکہ یہ معاملہ بھی قیامت کے بعد ہوگا۔

حدیث نمبر 118

حدثنا عبدالله بن یوسف اخبرنا مالك رضی الله عنه عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم بن الحارث الثیمی عن ابی سلمة بن عبد الرّحمٰن عن ابی سعید الخدریّ رضی الله عنه انّهٗ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول یخرج فیکم قوم تحقرون صلاتکم مع صلاتهم وصیامکم مع صیامهم وعملکم مع عملهم ویقرئون القراٰن لایجاوز حناجرهم یمرقون من الدّین کما یمرق السهم من الرّمیّة ینظر فی النّصل فلا یرٰی شیئًا وینظر فی القدح فلا یرٰی شیئا وینظر فی الریش فلا یرٰی شیئا ویتمارٰی فی الفوق۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے گمراہ فرقوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نمازیں بڑی پڑھیں گے تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر جانو گے، اور وہ لوگ دین سے نکل گئے ہوں گے حالانکہ ایسے لوگ کافی عرصہ بعد میں ہونے والے تھے۔

حدیث نمبر 119

حدثنا ابو النعمان حدثنا مهدیّ بن میمون سمعت محمد بن سید ین یحدث عن مّعبد بن سیدین عن ابی سعید الخدریّ عن النّبیّ ﷺ قال یخرج ناس من قبل المشرق ویقرؤون القراٰن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدّین کما یمرق السّهم من الدّمیّة ثم لا یعودون فیه حتّٰی یعود السّهم الٰی فوقهٖ قیل ماسیما هم قال سیماهم التحلیق اوقال التسبید۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار

سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں آنے والے کچھ لوگوں کا ذکر فرمایا جو دین سے نکل گئے ہوں گے فرمایا وہ قرآن بڑا پڑھیں گے لیکن گلے سے نیچے نہیں اترے گا اور آپ ﷺ نے ان کی نشانی بھی بیان فرمادی فرمایا کہ وہ سر منڈائے ہوں گے۔

حدیث نمبر 120

حدثنا آدم قال لنا شعبة قال حدثنی ابن الاصبهانی قال سمعت ابا صالح ذکوان یحدّث عن ابی سعید الخدری قال قال النسآء للنبیّ ﷺ غلبنا علیک الرّجال فاجعل لّنا یومًا مّن نّفسک فوعد هنّ یومًا لّقیهنّ فیه فوعظهنّ وامر هنّ فکان فیما قال لهن ما منکنّ امراة تقدّم ثلثة مّن ولدها الّا کان لها حجابًا مّن النّار فقالت امراة وّاثنین فقال واثنین۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں آپ کی جانب مرد ہم سے آگے

نکل گئے ہیں لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرما لیا، ان سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور اوامر بتائے ان کے ساتھ ہی ان سے فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان بچوں کا ذکر فرمایا، حالانکہ وہ اس دن جہنم سے آڑ ہونگے۔

حدیث نمبر 121

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن عبدالرحمٰن بن عبدالله بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعة عن ابيه عن ابی سعيد ن الخدریؓ انّهٗ قال قال رسول الله ﷺ يوشك ان تكون خير مال المسلم غنم يّتبع بها شعف الجبال و مواقع القطر يفرّ بدينه من الفتن۔

(رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

عبداللہ بن مسلمہ مالک عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر

بھاگتا پھرے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فتنوں سے بچنے والے مسلمان کا ذکر فرمایا کہ وہ کس طرح اپنا دین بچائے گا۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

روایت

حضرت عمیر ابن اسود عنسی رضی اللہ عنہما

حضرت عمیر ابن اسود عنسی رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 122

حدثنا اسحق بن یزید الدمشقی حدثنا یحییٰ بن حمزة قال حدثنی ثور بن یزید عن خالد بن معدان ان عمیر بن الاسود العنسی حدثهٗ انه اتٰی عبادة ابن الصامت وهو نازل فی ساحل حمص وهو فی بناءٍ لهٗ ومعهٗ ام حرام قال عمیر فحدثتنا امّ حرامٍ انها سمعت النبی ﷺ یقول اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا قالت ام حرام قلت یارسول الله انا فیهم قال انت فیهم ثم قال النبی ﷺ اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفور لهم فقلت یارسول الله ، قال لا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے۔ نیز ام حرام رضی اللہ عنہما ان کے پاس تھیں حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا۔ ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت اُم حرام عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ ﷺ!

کیا میں بھی ان میں ہوں...... فرمایا...... ہاں تم ان میں ہو، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پائیہ تخت میں جنگ کرے گا۔ اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں ہوں...... فرمایا...... نہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا۔ ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت اُم حرام کے بارے میں فرمایا، تو ان میں سے ہے یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

مرویات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 123

حدثنا اسحق بن محمد القروی حدثنا مالك عن نافع عن عبدالله ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال تقاتلون اليهود حتى يختبئ احدهم ورآء الحجر فيقول ياعبدالله هذا يهودی ورآئی فاقتله۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر کہے گا اے عبداللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہود سے جنگ کرو گے اور اگر یہودی پتھر کے پیچھے چھپے گا، تو پتھر بول کر کہے گا۔ یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ یہ سب باتیں بعد میں ہونے والی تھیں جن کو حضور ﷺ نے پہلے ہی بیان فرما دیا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے بیان فرماتے۔ سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 124

حدثنا ابراهیم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسٰی عن نافع قال عبدالله ذکر النبی ﷺ یوماً بین ظهری الناس المسیح الدّجّال فقال ان الله لیس باعور الا ان المسیح الدّجّال اعور العین الیمنٰی کان عینهٗ عینة طافیة وارانی اللیة عندالکعبة فی المنام فاذا رجل ادم کاحسن ماترٰی من ادم الدجال تضرب لمتهٗ بین منکبیه رجل الشعر یقطر راسهٗ مآءً واضعا یدیه علٰی منکبی رجلین وهو یطوف بالبیت فقلت من هٰذا فقالوا هٰذا المسیح بن مریم ثم رایت رجلا وراءهٗ جعدقططا اعور العین الیمنٰی کاشبه من رّایت بابن قطن واضعا یدیه علٰی منکبی رجل یطوف بالبیت فقلت من هٰذا قالوا المسیح الدجال تابعه عبید الله عن نافع۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز لوگوں میں دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجّال کانا ہوگا۔ اس کی داہنی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور، میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ دو (۲) آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کررہا تھا۔ میں نے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ مسیح بن

مریم ہیں، پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے ہیں اور داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ جنہیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا...... یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا...... یہ دجّال ہے اسے عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے دجّال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے، حالانکہ اس نے قرب قیامت میں آنا ہے یہ بھی آپ ﷺ کا علم غیب ہی تو ہے۔ جو آپ ﷺ بیان فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر 125

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الذھری عن سالم بن عبداللہ ان عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول وھو علی المنبر الا ان الفتنة ھھنا یشیر الی المشرق من حیث یطلع قرن الشیطان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے۔ مشرق کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے۔ یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے اس جگہ کی طرف اشارہ فرمایا۔جہاں سے فتنہ ہونے والا ہے۔اس کی طرف اشارہ فرمایا،اور فرمایا یہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔آپ ﷺ فتنے کو اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی جانتے ہیں۔یہ بھی حضور ﷺ کا علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 126

حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی سالم بن عبدالله ابن عمر رضی الله عنهما قال سمعت رسول الله ﷺ یقول تقاتلکم الیهود فتسلطون علیهم ثم یقول الحجر یامسلم هذا یهودی ورآئی فاقتله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کروگے تو ان پر غالب آجاؤ گے، یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم!یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کردے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے

فرمایا:
آپ یہودیوں سے لڑو گے اور تم غالب آؤ گے، آپ نے لڑائی کی خبر بھی دی اور فتح کی بھی، اور فرمایا پتھر بھی بول کر کہے گا کہ میرے پیچھے یہودی ہے، اے مسلمان اسے قتل کردے۔ یہ سب خبریں آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے دیں ہیں، حالانکہ یہ تمام واقعات کئی سو سال بعد میں ہونے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے علوم غیبیہ کی وسعت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔

حدیث نمبر 127

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا سفیان عن عمرو سالم ابن ابی الجعد عن عبدالله بن عمرو قال وكان على ثقل النبیّ ﷺ رجل يقال لهٗ كركرة فمات فقال رسول الله ﷺ هو فی النار فذهبوا ينظرون اليه فوجدوا عبآئة قد سرق غلّها قال ابو عبدالله قال بن سلام كركرة يعنی بفتح الكاف وهو مضبوط كذا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے، لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف زبر کے

ساتھ اور یہ زیادہ درست ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کی خبر دی کہ وہ جہنمی ہے۔ کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کی خبر دینا، یہ بھی آپ کے علم غیب کا کمال ہے، جو اللہ کریم نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 128

حدثنا موسٰی بن المنذر حدثنا جویریة عن نافع عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قام النبیّ ﷺ خطیبافاشار نحو مسکن عائشة فقال ھنا الفتنة ثلثا من حیث یطلع قرن الشیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ مبارک کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: ادھر (مشرق) فتنہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی، ادھر (نجد وغیرہ) سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے، جو بعد

میں ہونے والے فتنے ہیں آپ ﷺ ان کو بھی جانتے ہیں، اس لیئے تو فرمایا ہے کہ فتنہ ادھر سے ہے، مشرق کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا، اور فرمایا یہاں سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

حدیث نمبر 129

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن عبدالله بن دينار عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قال رايت رسول الله ﷺ يشير الى المشرق فقالها ان الفتنة ههنا انّ الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنے کے بارے میں بیان فرمایا اور جس جگہ سے فتنے کا ظہور ہونا ہے اس جگہ کی بھی نشاندہی فرمادی۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان فرماتے۔ بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 130

حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا نافع ابن عمر عن ابن ابی ملیکة قال قال عبدالله بن عمرو قال النبی ﷺ حوضی میسرة شهد مآؤه ابیض من اللبن وریحهٔ اطیب من المسك و کیزانهٔ کنجوم السمآء من شرب منها فلا یظماء ابدًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار، اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حوض کوثر کے بارے میں بیان فرمایا حالانکہ وہ جنت میں ہے لیکن آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کافی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 131

حدثنا ابراهیم بن المنذر حدثنا معن قال حدثنی مالك عن نافع عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما انّ النّبیّ ﷺ قال یوم یقوم النّاس

لربّ العٰلمین حتی یغیب احدھم فی رشحہٖ الٰی انصاف اذنیہ۔

(رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لوتک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے میدان محشر میں لوگوں کی جو کیفیت ہوگی اس کا بیان فرمایا۔ حالانکہ یہ بھی قیامت کے کافی عرصہ بعد میں ہونا ہے۔ لیکن حضور ﷺ نے اپنے علم غیب سے بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 132

حدثنا یحیٰ بن بکیر قال حدثنااللّیث عن عبید اللہ بن ابی جعفر قال سمعت حمزۃ بن عبداللہ بن عمر قال سمعت عبداللہ بن عمر قال قال النّبیّ ﷺ مایزال الرّجل یسال النّاس حتّٰی یأتی یوم القیٰمۃ لیس فی وجھہٖ مزعۃ لحمٍ وقال انّ الشّمس تدلویوما القیٰمۃ حتّٰی یبلغ العرق نصف الاذن فبینما ھم کذٰلک استغاثو باٰدم ثم بموسٰی ثم بمحمد ﷺ وزادعبداللہ قال حدثنی اللّیث قال حدثنی ابن ابی جعفر فیشفع لیقضٰی بین الخلق فیمشی حتّٰی یأخذ بعلقۃ الباب فیومئذ یّبعثہ اللہ مقامًا

محمودًا یحمدہٗ اھل الجمع کلّھم وقال معلّی حدثنا وھیب عن النّعمان بن راشد عن عبداللہ بن مسلم اخی الزّھریّ عن حمزۃ بن عبداللہ انّہ سمع ابن عمر عن النّبیّ ﷺ فی المسألۃ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الزکوۃ)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے، یہاں کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عبداللہ، لیث، ابن ابو جعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ باب شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا، تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں، معلّی، وہیب نعمان بن راشد زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے سوال کے متعلق روایت کی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے قیامت کی بعض چیزوں کا ذکر فرمایا۔

مرویات

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 133

حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا ابوعوانة حدثنا عبدالملک عن ربعی بن حراش قال قال عقبة بن عمر ولحذیفة الا تحدثنا ماسمعت من رسول الله ﷺ قال انی سمعتهٗ یقول ان مع الرجّال اذا خرج مآءً ونارًا واما الذی یری الناس انها النار فماء بارد واما الذی یری الناس انه مآء بارد فنار تحرق فمن ادرک منکم فلیقع فی الذی یریٰ انها نار فانهٗ عذب بارد قال حذیفة وسمعتهٗ یقول ان رجلا کان فیمن کان قبلکم اتاه الملک لیقبض روحهٗ فقیل لهٗ هل عملت من خیر قال ماعلم قیل لهٗ انظر قال ماعلم شیئا غیر انی کنت ابایع الناس فی الدنیا واجازیهم فانظر الموسرٗ واتجازو عن المعسر فادخلهٗ الله الجنة فقال وسمعتهٗ یقول ان رجلا حضرة الموت فلما یئس من الحیٰوة اوصٰی اهلهٗ اذا انا مت فاجمعواالٰی حطباً کثیراً واوقدوا فیه ناراً حتی اذا اکلت لحمی وخلصت الٰی عظمی فامتحشت فخذوها فاطحنوها ثم انظرو یوماً راحا فاذروهُ فی الیم ففعلوا فجمعهٗ فقال لهٗ لم فعلت ذٰلک قال من خشیتک فغفر الله لهٗ قال عقبة بن عمرووانا سمعتهٗ یقول ذلک وکان نباشاً۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجّال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہتھے چڑھ جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگلے زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ، کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: کہ ایک آدمی کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگیء سے مایوسی ہوگی تو اس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے لیے بہت سارا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں لے کر پیس لینا۔ جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا، خویش واقارب نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزاء اکٹھے کر کے پوچھا...... تو نے ایسا کیوں

کیا؟ جواب دیا تیرے ڈر سے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

حضرت عقبہ بن عمرو نے ان سے کہا کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی ہوگی۔

حالانکہ وہ قرب قیامت میں آئے گا۔ لیکن آپ ﷺ اپنے علم غیب سے کئی سو سال پہلے ہی بیان فرمارہے ہیں۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 134

حدثنا یحیی بن موسٰی حدثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی بسر بن عبیداللہ الحضرمیّ قال حدثنی ابوادریس الخولانیّ انہٗ سمع حذیفۃ ابن الیمان یقول کان الناس یسالون رسول اللہ ﷺ عن الخیر وکنت اسالہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی فقلت یارسول اللہ انا کنا فی جاھلیّۃٍ وشر فجآئنا اللہ بھٰذا الخیر فھل بعدہ ھٰذا الخیر من شر؟ قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر؟ قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہٗ قال قوم یھدون بغیرِ ھدییْ تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شر؟ قال نعم دعاۃ الٰی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یارسول اللہ صفھم لنا فقال ھم من جلدتنا ویتکلمونا

بالسنتنا قلت فما تأمرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولوان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك۔

حدثنا محمد بن المثنّٰى قال حدثنا يحى ابن سعيد وعن اسماعيل حدثني عن حذيفة قال تعلم اصحاب الخير وتعلّمْت الشر۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا۔اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھ سے وابستہ نہ ہو جائے۔پس میں عرض گزار ہوا...... یارسول اللہ ﷺ! عہد جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا...... ہاں!...... میں عرض گزار ہوا کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہے تو سہی لیکن اس میں ملاوٹ ہوگی، میں نے دریافت کیا ملائی کیا چیز جائے گی؟ فرمایا:

ایک قوم ایک راستہ بتائے گی، لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا مجموعہ دیکھو گے۔میں عرض گزار ہوا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا:

ہاں کچھ مبلغ ہوں گے، جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے، جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔میں نے عرض کیا، یارسول

اللہ! ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے، فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں گفتگو کریں گے، میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا، عرض کیا، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام، فرمایا، پھر تمام، فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ موت آئے اور تمہیں درخت سے وابستہ پائے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ اور فتنوں کا ذکر فرمایا، اور گمراہ مبلغین کا ذکر فرمایا، اور فرمایا کہ وہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں گے حضور پاک ﷺ نے ایسے گمراہ مبلغین سے بچنے کا حکم فرمایا۔ اور اپنے صحابی کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا۔ اور اس جماعت سے اہل سنّت و جماعت مراد ہے جس طرح کہ ایک اور حدیث پاک میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اہل سنّت و جماعت جنتی ہیں۔ باقی سب فرقے جہنمی ہیں اور اس حدیث کو حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں بیان فرمایا۔

حدیث نمبر 135

حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن عبدالملك عن رّبعی عن حذیفة قال سمعت النّبیّ ﷺ یقول مات رجل فقیل لهٗ ماکنت تقول قال کنت ابایع النّاس فاتجوّز عن الموسدواخفّف عن المعسر فغفرلهٗ قال ابو

مسعود سمعتهٔ من النبیّ ﷺ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاستقراض)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مر گیا تو اس سے کہا گیا کہ تو کیا کیا کرتا تھا، عرض گزار ہوا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا، پس اسے بخش دیا گیا حضرت ابومسعود نے اسے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے لوگوں پر احسان کرنے والے کی بخشش کا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 136

حدثنا مسدّد قال حدثنا یحیٰی عن الاعمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حذیفة قال کنّا جلوسًا عند عمر رضی الله عنه فقال ایّکم یحفظ قول رسول الله ﷺ فی الفتنة قلت انا کما قالهٗ قال انّك علیه او علیها لجرئ قلت فتنة الرّجل فی اهلهٖ ومالهٖ وولدهٖ وجارهٖ تکفّرها الصلٰوة والصّوم والصّدقة والامر والنّهی قال الیس هذا ارید ولکنّ الفتنة الّتی تموج کمایموج البحر قال لیس علیك منها بأس یا امیر المؤمنین انّ بینك وبینها بابًا مغلقا قال ایکسرام یفتح قال یکسر قال اذا لا یغلق ابدًا قلنا اکان عمر یعلم الباب قال نعم کماآنّ دون الغد

اللّیلۃ انّی حدّثتہٗ بحدیث لّیس بالاغالیط فھبنآ ان نّسال حذیفۃ فامرنا مسروقا فسالہٗ فقال الباب عمر۔ (رواہ البخاری فی کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے میں نے کہا کہ مجھے، جیسا کہ آپ نے فرمایا حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دلیر ہیں، میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی مال اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر ونہی دور کردیتے ہیں، فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی طرح اُمڈ آئے گا، میں نے کہا امیر المؤمنین آپ کو اس سے کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا: وہ توڑا جائے گا، یا کھولا جائے گا، میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا ہم نے کہا کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے کہا ہاں جیسے تم رات کے بعد اگلی کل کو، میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا، فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فتنوں کے واقعہ ہونے کا بیان فرمایا ہے۔

روایت

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 137

حدثنا ابو النعمان حدثنا جرید بن حازم قال سمعت الحسن یقول حدثنا عمرو بن تغلب قال قال النبی ﷺ ان من اشراط الساعة ان تقاتلوا قوماً عراض الوجوه کائن وجوههم المجان المطرقة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ان کے چہروں کی بناوٹ کو بیان فرمایا۔ حالانکہ وہ لوگ کئی سو سال بعد میں ہونے والے ہیں۔ یہ سب آپ ﷺ کا بیان فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔ (سبحان اللہ)

روایت

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 138

حدثنی محمد بن الحکم اخبرنا النضر اخبرنا اسرائیل اخبرنا سعد الطائی اخبرنا محل ابن خلیفة عن عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی ﷺ اذاتاه رجل فشك الیه الفاقة ثم أتاه أخر فشك قطع السبیل فقال یاعدی هل رایت الحیرة قلت لم أرها وقد انبئت عنها قال فان طالت بك حیاة لتذین الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لاتخاف احدًا الا الله قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعّار طیّ ء الذین قد سعرو البلادولئن طالت بك حیٰوة لتفتحن کنوز کسریٰ فقلت کسریٰ بن هرمذ قال کسریٰ ابن هرمذولئن طالت بك حیاة لترین الرجل یخرج مل ئکفه من ذهب اوفضة یطلب من یقبلهٗ منه فلایجر احدًا یقبلهٗ منه لیلقین الله احدکم یوم یلقاهٗ ولیس منه وبینهٗ ترجمان یترجم لهٗ فیقولن لهٗ الم ابعث الیك رسولاً فیبلّغك فیقول بلیٰ فیقول الم اُعطك مالاً وافضل علیك فیقول بلیٰ فلینظر عن یمینهٖ فلا یریٰ الا جهنم قال فینظر عن یسارهٖ فلا یریٰ قال عدی سمعت النبی ﷺ یقول اتقوالنار ولو بشقة تمرة فمن لم یجد شقة تمرة فبکلمة طیبة قال عدی فرایت الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف الا الله وکنت فیمن افتتح کنوز کسریٰ بن هرمذولئن طالت

بکم حیٰوۃ لترون ماقال النبی ابوالقاسم ﷺ یخرج مل ء کفّہٖ حدثنی عبداللہ حدثنا ابوعاصم اخبرنا سعدان بن بشر حدثنا ابومجاھد حدثنا محل بن خلیفۃ سمعت عدیا کنت عندا لنبی ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا، پس آپ نے فرمایا......اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے......فرمایا:

اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہوجائے گا۔ جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہوجاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا......کیا کسریٰ بن ہرمز کے......فرمایا:

ہاں کسریٰ بن ہرمز کے، پھر فرمایا اگر تمہاری عمر نے وفا کی ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک تنہا اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس روز تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا...... کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا...... کیوں نہیں، فرمائے گا، کیا میں نے تجھے وافر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا خیرات دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ دیا جا سکے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔

حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر نے اگر وفا کی تو نبی کریم ابوالقاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا۔ ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔ اس حدیث کی دوسری سند میں مُحِلّ بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے بہت زیادہ بعد میں ہونے والے امور کا اور واقعات کا ذکر فرمایا۔ جس طرح کے اوپر حدیث میں موجود ہیں۔

مرویات

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 139

حدثنی سعید بن شرجیل حدثنا لیث عن یزید بن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان النبی ﷺ خرج یوماً فصلّٰی علٰی اهل احد صلٰوتهٗ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شهید علیکم انی واللہ لانظر الٰی حوضی الان وانی قد اعطیت مفاتیح خذائن الارض وانی واللہ مااخاف بعدی ان تشرکوا والکن اخاف ان تنافسوافیها۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے

بعد میں ہونے والے معاملات کا ذکر فرمایا۔اور فرمایا مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی خوف نہیں۔البتہ تم دنیا میں پھنس جاؤ گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی نگاہ نبوت سے قیامت تک اپنی امت کو دیکھ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بھی زیادہ علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 140

حدثنا عبدالله بن یوسف عن عقبة بن عامر حدثنی یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر انّ النّبیّ ﷺ خرج یومًا فصلّٰی علٰی اهل احد صلٰوته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انّی فرط لکم فانا شهید علیکم وانّی والله لانظر علی حوضی الان وانّی اعطیت مفاتیح خزآئن الارض اومفاتیح الارض وانّی والله مااخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوافیها۔(رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے،جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔پھر منبر پر جلوہ افروز ہوکر فرمایا:میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق

ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوض کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور ﷺ دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ مقام مصطفیٰ ﷺ سے بے خبر ہیں۔

ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوض کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگار عالم نے وہ آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی بادشاہی حق اور مسلمہ ہے۔

ثالثاً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں۔ اس کے باوجود جن کو امت محمدیہ کا سواد اعظم شرک میں ڈوبا ہوا نظر آرہا ہے۔ وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہوں سے محروم ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

حدیث نمبر 141

حدثنا محمد بن عبدالرحیم اخبرنا زکریاء بن عدی اخبرنا ابن المبارک عن حیوۃ عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر قال صلّی رسول اللہ ﷺ علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کا لمودّع للاحیاء والاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا

علیکم شهید وان موعد کم الحوض وانی لانظر الیه من مقامی هذا وانی لست اخشٰی علیکم ان تشرکوا ولٰکنی اخشٰی علیکم الدنیا ان تنافسوها قال فکانت اٰخر نظرتها الٰی رسول الله ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہیدان احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں، پھر خورشید رسالت نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔ اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیاداری کی محبت کا ڈر ہے۔ جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا...... میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ ہے نگاہ نبوت کا مقام۔ حوض کوثر تو جنت میں ہے لیکن آپ اسے یہاں ہی سے دیکھ رہے ہیں اور دوسرا آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔ اس کے

باوجود کچھ لوگ نادانی میں یا تعصب میں آ کر یا پتہ نہیں کس وجہ سے مسلمانوں کو بات بات پر مشرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 142

حدثنی عمرو بن خالد حدثنا اللّیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن النّبیّ ﷺ خرج یومًا فصلّٰی علٰی اھل احد صلٰوتہ علی المیّت ثم انصرف الی المنبر فقال انّی فرط لّکم وانا شھید علیکم وانّی لانظر الٰی حوضی الان وانّی اعطیت مفاتیح خزائن الارض اومفاتیح الارض انّی واللہ مآاخاف علیکم ان تشرکوابعدی ولکنّی اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا۔ (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں۔ اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئیں ہیں۔ خدا کی قسم مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے۔ بلکہ ڈر تو اس بات کا ہے، کہ تم کہیں دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ اس سے اوپر والی حدیث میں بھی اس طرح کا بیان ہے۔ صرف تھوڑا سا فرق ہے۔ بس مفہوم تھوڑا سا ملتا جلتا ہے۔

حدیث نمبر 143

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اللّیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر انّ رسول اللہ ﷺ خرج یوما فصلّٰی علٰی اھل احد صلاتہٗ علی المیّت ثم انصرف الی المنبر فقال انّی فرطکم وانا شھید علیکم وانّی واللہ لانظر الٰی حوضی الان وانّی قد اعطیت مفاتیح خزآئن الارض اومفاتیح الارض وانّی واللہ مآاخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنّی اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

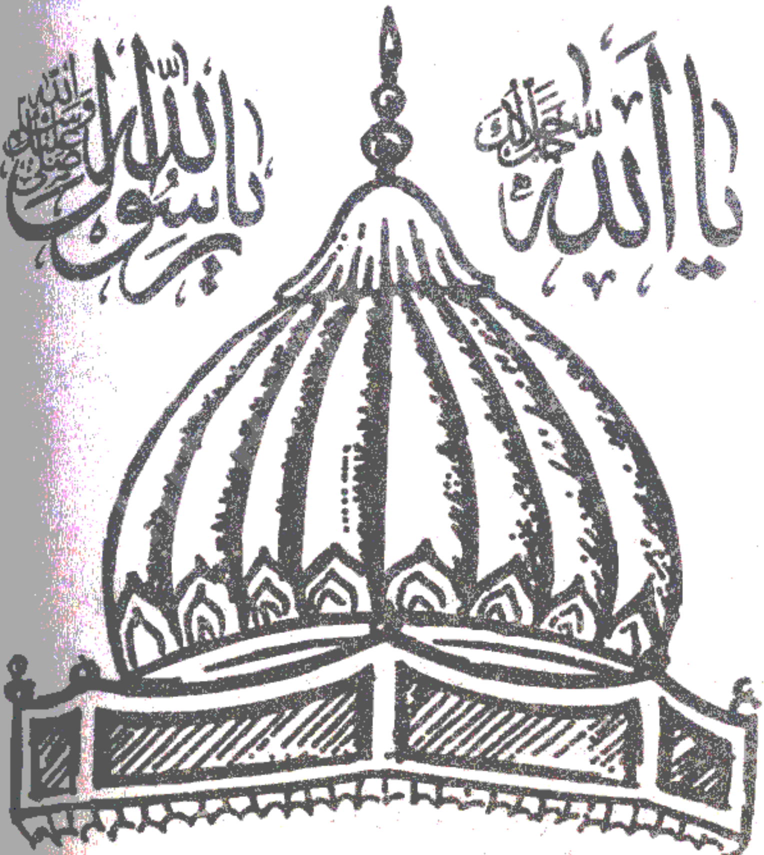
ترجمہ:

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بے شک میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی

ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اپنے بعد مجھے تمہارے شرک میں مبتلا ہونے کا ڈر نہیں لیکن تم دنیا کی محبت میں پھنس جاؤ گے۔



مرویات

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 144

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الذھری قال حدثنی عروۃ بن الذبید ان زینب ابنۃ ابی سلمۃ حدثتہ ان اُم حبیبۃ بنت ابی سفیان حدثتھا عن زینب بنت جحش ان النبی ﷺ دخل علیھا فزعاً یقول لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وما جوج مثل ھٰذا وخلق باصبعہٖ وبالّتی تلیھا فقالت زینب فقلت یارسول اللہ انھلك وفینا الصالحون قال نعم اذاکثر الخبث وعن الزھری حدثنی ھند بنت الحارث ان اُمّ سلمۃ قالت استیقظ النبی ﷺ فقال سبحان اللہ ماذا اُنزل من الخزآئن وما ذاانزل من الفتن۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف وہراس کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شہر سے جونزدیک آگیا۔ دیوار میں یاجوج وماجوج نے اتنا سوراخ کرلیا ہے، پھر آپ نے دو(۲) انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔

پس میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی بھی موجود ہیں؟...... فرمایا...... ہاں ہلاک ہونگے، لیکن جب

برائی بڑھ جائے گی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے بیدار ہوکر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے بیان فرماسکتے تھے۔

حدیث نمبر 145

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللّیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة بن الزّبیر انّ زینب ابنة ابی سلمة حدثته عن امّ حبیبة بنت ابی سفیان عن زینب ابنة جحشٍ رضی الله عنهنّ انّ النّبیّ ﷺ دخل علیها فزعًا یّقول لااله الا الله ویل لّلعرب من شرقد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وما جوج مثل هذهٖ وحلّق باصبعیه الابهام والّتی تلیها قالت زینب ابنة جحش فقلت یارسول الله انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے آپ فرما رہے تھے اللہ کے

سوائے کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا شگاف کر دیا ہے، پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا..... ہاں..... (ایسا اس وقت ہوگا) جب خباثت بڑھ جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمایا۔ مستقبل کا بیان فرمانا آپ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

مرویات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 146

حدثنا محمد بن مسكين ابوالحسن حدثنا يحى بن حسان حدثنا سليمان عن شريك بن ابى نمرٍ عن سعيد بن المسيّب قال ابوموسٰى الاشعرىّ انّهٗ توضّآء فى بيتهٖ ثم خرج فقلت لالذمن رسول الله ﷺ ولا كونن معهٗ يومى هٰذا قال فجآء المسجد فسال عن النبىّ ﷺ فقالوا خرج ووجّه هٰهنا فخرجت علٰى اثرهٖ اسئال عنه حتى دخل بئر اريس فجلست عند الباب وبابها من جريد حتى قضٰى رسول الله ﷺ حاجتهٗ فتوضّأ فقمت اليه فاذا هو جالس علٰى بئراريس وتوسّط قفّها وكشف عن ساقيه ودلاهما فى البئر فسلّمت عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاكونن بوّاب رسول الله ﷺ اليوم فجآء ابوبكر فرفع الباب فقلت من هٰذا فقال ابوبكر فقلت علٰى رسلك ثم ذهبت فقلت يارسول الله ابوبكر يستأذن فقال ائذن لهٗ وبشره بالجنة فاقبلت حتى قلت لابى بكر اُدخل ورسول الله ﷺ يبشرك بالجنة فدخل ابوبكر فجلس عن يّمين رسول الله ﷺ معهٗ فى القفّ ودلّٰى رجليه فى البئر كما صنع النبىّ ﷺ وكشف عن ساقيه ثم رجعت فجلست وقد تركت اخى يتوضاء ويلحقنى فقلت ان يرد الله بفلان خيرا يّريد اخاه يأت بهٖ فاذا انسان يحرك الباب فقلت من هٰذا فقال عمر

بن الخطّاب فقلت علٰی رسلك ثم جئت الی رسول الله ﷺ فسلمت علیه فقلت هذا عمر بن الخطّاب یستأذن فقال ئذن لهٗ وبشره بالجنّة فجئت فقلت ادخل وبشرك رسول الله ﷺ بالجنة فدخل فجلس مع رسول الله ﷺ فی القفّ عن یّساره ودلّٰی رجلیه فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان یّرد الله بفلان خیرًا یأت بهٖ فجآء انسان یحرك الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفّان فقلت علٰی رسلك فجئت الٰی رسول الله فاخبرتهٗ فقال ئذن لهٗ وبشره بالجنة علٰی بلوٰی تصیبهٗ تصیبك فدخل فوجد القفّ قدملئی فجلس وجاهد من الشقّ الأخر قال شریك قال سعید بن المسیّب فاوّلتهما قبورهم۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے، یہاں تک کہ بئر اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمالیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔

آپ بئر اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے پوچھا..... کون ہے؟ جواب دیا، ابوبکر، میں نے کہا کہ ٹھہریئے، پھر میں جا کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! یہ ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں، فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ، میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر سے کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں ۔ پس حضرت ابوبکر آ کر رسول اللہ ﷺ کے دائیں جانب چبوترے پر بیٹھ گئے، اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

میں واپس آ کر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا، میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا اگر اب اللہ تعالیٰ کسی پر یہاں بھیجنے کا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔ اسی اثنا میں کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہے..... میں نے کہا...... ذرا ٹھہریئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اسلام عرض کیا اور کہا: حضرت عمر اجازت طلب کر رہے ہیں۔ فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو، میں گیا اور کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس یہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا لیے۔

پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں (ان کے بھائی) کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے، پس کسی نے دروازہ ہلایا، میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا...... عثمان بن عفان ہے...... میں نے کہا...... ذرا ٹھہریئے، پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا...... فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سناؤ اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیّت کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر اور حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کو جنت کی بشارت دی حالانکہ یہ فیصلہ قیامت کے بعد ہونا ہے۔

حدیث نمبر 147

حدثنا عبداللہ بن ابی الاسود حدثنا عبدالعزیز بن عبدالصمد العمیّ حدثنا ابو عمران الجونیّ عن ابی بکر بن عبداللہ بن قیس عن ابیہ انّ رسول اللہ ﷺ قال جنّتان من فضّۃ اٰنیتھما وما فیھما وما بین القوم وبین ان یّنظروا الی ربھم الا ردآء الکبر علٰی وجھہٖ فی جنّۃ

عدنٍ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہونگی، یہاں تک کہ ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں بھی اور دو (۲) جنتیں سونے کی ہوں گی۔ یہاں تک کہ ان کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی، لوگ اپنے خدا کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی، ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں بھی آپ نے غیب کی خبروں کا بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا، دو جنتیں چاندی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی۔ یہ بھی تو آپ نے غیب کی خبر دی ہے نا۔

حدیث نمبر 148

حدثنا محمد بن المثنّٰی قال حدثنی عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابو عمران الجونیّ عن ابی بکر بن عبداللہ بن قیس عن ابیہ انّ رسول اللہ ﷺ قال انّ فی الجنّۃ خیمۃ من لؤلؤۃ مجوّفۃ عرضھا ستّون میلا فی کلّ زاویۃ مّنھا اھل ما یرون الأخرین یطوف علیھم المؤمنون وجنتان من فضّۃ أنیتھما وما فیھما ،وجنّتان من کذا أنیتھما وما فیھما

وما بین لقوم وبین ان ینظرو الٰی ربّھم الا ردآء الکبر علٰی وجھہٖ فی جنّۃ عدنٍ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا اور اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں حوریں ہونگی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان ان کے پاس آئیں گے۔ وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح۔ دو جنتیں سونے کی بلکہ ان کی ہر چیز بھی ان لوگوں کے لیے جنت عدن میں اپنے رب کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر کبریائی چادر پڑی ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے جنت کے کچھ احوال بیان فرمائے حالانکہ وہ سب کچھ قیامت کے بعد میں ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 149

حدثنا مسدّد حدثنا یحیٰ عن عثمان بن غیاث حدثنا ابو عثمان عن ابی موسٰی انّهٗ کان مع النّبیّ ﷺ فی حآئط من حیطان المدینة وفی ید النّبیّ ﷺ عود یضرب بهٖ بین المآء والطّین فجآء رجل یستفتح فقال النّبیّ ﷺ افتح وبشّره بالجنّة فذهبت فاذا ابو بکر ففتحت لهٗ وبشّرتهٗ بالجنّة ثم استفتح رجل اٰخر فقال افتح لهٗ وبشّره بالجنّة فاذا عمر ففتحت لهٗ وبشّرتهٗ بالجنّة ثم استفتح رجل اخر وکان متّکئا فجلس فقال افتح وبشّره بالجنّة علی بلوٰی تصیبهٗ اوتکون فذهبت فاذا عثمان ففتحت لهٗ وبشّرتهٗ بالجنّة فاخبرته بالّذی قال،قال الله المستعان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے یہ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا۔ نبی کریم ﷺ کے دست مبارکہ میں ایک لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مارتے تھے ایک شخص آیا اور دروزاہ کھولنے کے لیے کہا، آپ نے فرمایا:

دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو، میں گیا تو وہ حضرت ابوبکر تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا:

دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو، دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی، لیکن آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی، اُٹھ بیٹھے اور فرمایا:

دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کی بشارت دے دو، لیکن اس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچے گی، یا اس کے لیے ہوگی، میں گیا تو وہ حضرت عثمان تھے، پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے کر وہ بات بتائی جو حضور نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جنت کی بشارت دی اور غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت عثمان کے بارے میں فرمایا کہ انہیں ایک مصیبت پہنچے گی، اور اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے ایسی خبر دے سکتے تھے۔

مرویات

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 150

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبدالعزيز عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لاعطينّ الرّاية غدًا رجلا يفتح الله علٰى يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايّهم يعطاها فلمّا اصبح الناس غدوا علٰى رسول الله ﷺ كلهم يرجوا ان يّعطاها فقال اين علىّ بن ابيطالب فقالوا يشتكی عينيه يارسول الله قال فارسلوا اليه فاتونی بهٖ فلما جآء بصق فی عينيه ودعالهٗ فبدءٍ حتی كان لم يكن بهٖ وجع فاعطاه الرّاية فقال علی يارسول الله اقاتلهم حتی يكونوا مثلنا فقال انفذ علٰى رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الٰی الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدی الله بك رجلاً واحدًا خير لك من ان يكون لك حمر النعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا۔ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح

مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟

لوگوں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا انہیں بلا کر لاؤ، پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ﷺ اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں..... فرمایا:

خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے۔ یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ایک دن پہلے ہی خیبر کے فتح ہونے کی خبر دے دی اور جس کے ہاتھ پر فتح ہونا ہے اس کی طرف بھی اشارہ فرما دیا۔

حدیث نمبر 151

حدثنا محمد بن ابی بکر المقرمیّ حدثنا فضیل بن سلیمان عن ابی حازم عن سھل ابن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لیدخلنّ من امّتی سبعون الفًا وسبعمائۃ الف لایدخل اوّلھم حتی یدخل اٰخرھم وجوھم علٰی صورۃ القمر لیلۃ البرد۔

(رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر (70 ہزار یا سات) لاکھ افراد داخل ہوں گے ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔ یہاں تک کہ جوان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا وسیع بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کے ان لوگوں کا بیان فرمایا جو پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں، جوان کے بعد داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے (سبحان اللہ) آپ ﷺ نے ہزاروں سال پہلے ان کے چہروں کی چمک والی کیفیت کو بھی بیان فرمادیا۔ معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ کے علم غیب کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔

حدیث نمبر 152

حدثنا علی بن عیاش حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سھل بن سعد السّاعدی قال نظر النبیّ ﷺ الٰی رجل یّقاتل المشرکین وکان من اعظم المسلمین غنآءً عنھم فقال من احب ان ینظر الٰی رجل من اھل النار فلینظر الٰی ھٰذا فتبعهٗ رجل فلم یزل علٰی ذٰلک حتی جرح فاستعجل الموت فقال بزبابة سیفهٖ فوضعهٗ بین ثدیيه فتحامل علیه حتی خرج من بین کتفیه فقال النّبیّ ﷺ ان العبد لیعمل فیما یری النّاس عمل اھل الجنة وانّهٗ لمن اھل النّار ویعمل فیما یری الناس عمل اھل النّار وھو من اھل الجنة وانّما الاعمال بخواتیمھا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی جانب توجہ فرمائی جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور بلحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے، چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اس نے مرنے میں جلدی کی، راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا بوجھ اس پر رکھ دیا۔

یہاں تک کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کررہا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم کے کام کررہا ہے لیکن وہ ہوتا جنتی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ حالانکہ جنت اور جہنم کا فیصلہ قیامت کے بعد میں ہونا ہے۔ لیکن حضور پاک ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا پھر جب وہ آدمی خودکشی سے مراجو آپ نے فرمایا تھا اُسی طرح ہوگیا۔

حدیث نمبر 153

حدثنا سعید بن ابی مریم حدثناابوغسّان حدثنی ابوحازم عن سهل انّ رجلامن اعظم المسلمین عنآء عن المسلمین فی غزوة غذاهامع النّبیّ ﷺ فنظر النّبیّ ﷺ فقال من احب ان ینظر الی الرجل من اهل النار فلینظر الٰی هٰذا،فاتبعهٗ رجل من القوم وهو علٰی تلك الحال من اشد الناس علی المشرکین حتی جرح فاستعجل الموت فجعل ذبابة سیفهٖ بین ثدییه حتی خرج من بین کتفیه،فاقبل الرجل الی النّبیّ ﷺ مسرعًا فقال اشهد انك رسول الله ،فقال وما ذاك؟قال قلت لفلان من احب ان ینظر الٰی رجل من اهل النار فلینطر الیه وکان من اعظمنا عنآء عن المسلمین فعرفت انّه لایموت علٰی ذٰلك،فلمّا جرح استعجل

الموت فقتل نفسہٗ فقال النبیّ ﷺ عند ذٰلک ان العبد لیعمل عمل اھل النار وانّہٗ من اھل الجنّۃ ویعمل عمل اھل الجنّۃ وانّہٗ من اھل النّار وانّما الاعمال بالخواتیم۔ (رواہ البخاری فی کتاب القدر)

ترجمہ:

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جوان مردوں میں سے ایک آدمی کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا:

اگر کوئی کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے، چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہولیا، جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا، یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا۔ لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ جہنمی

ہے۔اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر دی اور واقعۃً ہی آپ کے فرمانے کے مطابق اس نے آخر میں جہنمیوں والا عمل کر دیا تو وہ جہنمی ہو گیا۔

حدیث نمبر 154

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب بن عبدالرحمٰن عن ابی حازم قال اخبرنی سهل بن سعد رضی الله عنه انّ رسول الله ﷺ قال يوم خيبر لاعطينّ هذه الرّاية غدًا رجلا يفتح الله علٰى يديه يحبّ الله ورسولهٗ ويحبّه الله ورسولهٗ قال فبات النّاس يدوكون ليلتهم ايّهم يعطاها فلمّا اصبح النّاس غدوا علٰى رسول الله ﷺ كلّهم يرجوا ان يّعطاها فقال اين علىّ بن ابی طالب فقيل هو يارسول الله يشتكی عينيه قال فارسلوا اليه فاتی بهٖ فبصق رسول الله ﷺ فی عينيه ودعالهٗ فبرء كان لم يكن بهٖ وجع فاعطاه الرّاية فقال علی يارسول الله اقاتلهم حتی يكونوا مثلنا فقال انفذ علی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الٰی اسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يّهدی الله بك رجلا واحدا خيرلك من ان يكون لك الحمر النّعم۔

(رواه البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تمنا لے کر آئے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے، پس آپ نے فرمایا...... علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی...... یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفا یاب ہوئے گویا انہیں سرے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں، فرمایا تم چپکے سے ان کے میدان میں جا اترو اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اسے دوں گا، جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ کل ابھی آنے والی ہے۔ اور فتح بھی ابھی بعد میں ہونی ہے۔ لیکن حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمارہے ہیں۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان کرسکتے تھے۔ آپ کا پہلے بیان فرمانا یہ بھی تو آپ ﷺ کے علم غیب کی دلیل ہے۔ کاش وہ لوگ سمجھیں جو انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

مرویات

حضرت عبید اللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہما

حضرت عبید اللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 155

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا سفیان حدثنا عمروبن دینار سمعتہٗ منه مرّتین قال اخبرنی حسن ابن محمد قال اخبرنی عبیدالله بن ابی رابع قال سمعت علیا رضی الله عنه یقول بعثنی رسول الله ﷺ انا والزّبیر والمقداد ادبن الاسود قال انطلقوا حتی تأتوا روضة خاخ فان بها ظعینة ومعها کتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادیٰ بنا خیلنا حتی انتهینا الی الرّوضة فاذانحن بالظعینة فقلنا اخرجی الکتاب اولنلقینّ الثّیاب فاخرجته من عقامها فاتینا به رسول الله ﷺ فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الیٰ اناس مّن المشرکین مّن اهل مکّة یخبرهم ببعض امر رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ یاحاطب ماهٰذا قال یارسول الله لاتجعل علیّ انّی کنت امرآء ملصقًا فی قریش وّلم اکن من انفسها وکان من معك من المهاجرین لهم قد ابات بمکة یحمون بها اهلیهم واموالهم فاحببت اذا فاتنی ذٰلك من النّسب فیهم ان اتّخذ عندهم یدًا یحمون بها قرابتی وما فعلت کفرًاولا ارتدادًا ولا رضًا بالکفر بعد الاسلام فقال رسول الله ﷺ لقد صدقکم قال عمر رسول الله دعنی اضرب عنق هٰذا لمنافق قال انّهٗ قد شهد بدرا وما یُدریك لعلّ الله ان یّکون قد اطّلع علیٰ اهل بدرٍ فقال اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم قال سفیان وایّ اسنادٍ

ھٰذا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

عبیداللہ بن ابورافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے چلے جانا یہاں تک کہ تم روضۂ خاخ تک پہنچ جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے آؤ، ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم اس روضۂ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑھیا موجود ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے، آخر کار اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا، پس ہم اس سے خط لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ کی جانب سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین کے نام تھا، جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا:

اے حاطب، یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجیئے۔ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں آ کر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہل مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے باعث ان کے اہل وعیال اور مال ودولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں کیوں نہ میں ان پر کوئی احسان کروں، جس کے باعث میرے

رشتہ دار بھی محفوظ رہیں، اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! حکم فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں، فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا ہی عمدہ ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا وسیع بیان ہے کہ آپ ﷺ بیٹھے اپنے صحابہ کے پاس ہیں اور فرمایا فلاں مقام پر تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہے اور واقعی اس کے پاس سے خط ملا۔ جس کی آپ ﷺ نے خبر دی تھی حالانکہ وہ آپ ﷺ سے کافی فاصلے پر تھی۔ یہ سب آپ ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

مرویات

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 156

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا یعقوب بن عبدالرّحمٰن بن محمّد بن عبدالله ابن عبدالقاریّ عن ابی حازم قال اخبرنی سهل رضی الله عنه یعنی ابن سعدٍ قال قال النبیّ ﷺ یوم خیبر لاعطینّ الرّایة غدًا رجلًا یّفتح علٰی یدیه یحبّ الله ورسولهٗ ویحبّهٗ الله ورسوله فبات الناس لیلتهم ایّهم یعطی فغدوا کلهم یرجوه فقال این علیّ فقیل یشتکی عینیه فبصق فی عینیه ودعالهٗ فبراء کان لم یکن بهٖ وجع فاعطاه فقال اقاتلهم حتی تکونوا مثلنا فقال انفذ علٰی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم فوالله لان یّهدی الله بك رجلًا خیر لّك من ان یّکون لك حمر النّعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیرّ)

ترجمہ:

ابوحازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، وہ اللہ اور اس

کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے، اگلے روز ہر ایک اس کا تمنائی تھا آپ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہیں؟

لوگ عرض گزار ہوئے کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی، پھر انہیں عَلَم عطا فرمادیا، وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں، تو آپ نے فرمایا:

چپکے سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے نواز دیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ کا فرمانا کہ یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی۔ یہ بات علم **مافی غدٍ یا ماذا تکسب غدًا**۔ میں سے ہے جو غیوب خمسہ میں سے ایک ہے جن کو مفاتح الغیب بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو غیوب خمسہ کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ **والحمد لله علٰی ذٰلك**۔

اس حدیث کے اندر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے مناقب

مذکور ہوئے ہیں۔ جب ایک روز پہلے نام لیے بغیر رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا اور بشارت دی تھی تو اکثر صحابہ کرام کی یہی تمنا تھی کہ کاش! وہ خوش نصیب میں نکلوں۔ بایں وجہ انہوں نے ساری رات عبادت اور دعاؤں میں گزار دی۔ کیا یہ مناقب کوئی معمولی بات ہے کہ کل وہ فاتح خیبر ثابت ہو جائے گا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ

روایت

حضرت

ام خالد بنت خالد بن سعید

رضی اللہ عنہما

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما کی روایت

سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 157

حدثنا حبان بن موسٰی اخبرنا عبداللہ عن خالد بن سعید عن ابیہ عن امّ خالد بنت خالد بن سعید قالت اتیت رسول اللہ ﷺ مع ابی وعلی قمیص اصغر قال رسول اللہ ﷺ سنّة سنّة قال عبداللہ وھی بالحبشیّة حسنة قالت فذھبت العب بخاتم النبوّة فزجدنی ابی قال رسول اللہ ﷺ دعھا ثم قال رسول اللہ ﷺ ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی قال عبداللہ فبقیت حتی ذکرت۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنہ، سنہ، حضرت عبداللہ بن مبارک، کا قول ہے کہ حبشی زبان میں حسنہ اچھی کو سنہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔

اس کے بعد حبیب پروردگار نے کن کی کنجی سے فرمایا: لباس پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، (یعنی لمبی عمر پائے) حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ ان کی درازئ عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک صحابیہ کو خبر دی کہ تیری عمر بہت لمبی ہوگی، حالانکہ کسی کی عمر کی خبر دینا کہ کتنی ہے یہ کوئی نہیں بتا سکتا، سوائے اس کے جس کو اللہ نے علم غیب دیا ہے۔

جب آپ لوگوں کی زندگی کے بارے میں جانتے ہیں کہ کتنی ہے۔ اور جب چاہے کسی نہ کسی کا اظہار بھی فرما دیتے ہیں، جیسا کہ اس صحابیہ کو آپ نے خبر دی کہ تیری عمر لمبی ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔



روایت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 158

حدثنا حبان اخبرنا عبدالله عن یونس عن الزهریّ عن حمید بن عبدالرّحمٰن انّهٗ سمع معاویة قال قال رسول الله ﷺ من یّرد الله به خیرًا یفقّهٗه فی الدین والله المعطی وانا القاسم ولا تزال هٰذه الامّة ظاهرین علی من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم ظاهرون۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن بانٹنے والا میں ہوں اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے واقعات کی خبر دی، فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہر حال کو جانتے ہیں۔ یہ سب آپ ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

روایت

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 159

حدثنی الحمیری حدثنا الولید بن مسلم حدثنا عبداللہ ابن العلآء بن زبر قال سمعت بسر بن عبیداللہ انہٗ سمع ابا ادریس قال قال سمعت عوف بن مالك قال اتیت النبیّ ﷺ فی غزوۃ تبوك وھو فی قبۃٍ مّن ادم فقال اعدد ستًا بین یدی السّاعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یأخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرّجل مائۃ دینا فیظلّ ساخطا ثم فتنۃ لایبقٰی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ارشاد فرمایا: قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو گن لینا،

ا......میری وفات

۲......فتح بیت المقدس

۳......مرگی کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے

۴......مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں تب بھی وہ خوش نہیں

ہوگا

۵......فتنہ وفساد کہ اہل عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا

۶......پھر تمہارے اور بنی اصغر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے، ان کی فوج میں اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (۱۲) ہزار افراد (گویا نو ۹ لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر جرار)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والی کئی چیزوں کا بیان فرمایا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان فرماتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔

مرویات

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 160

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا جامع ابن شدّاد عن صفوان بن محرز انهٗ حدثهٗ عن عمران بن حصین رضی الله عنهما قال دخلت علی النبیّ ﷺ و عقلت ناقتی بالباب فاتاه ناس من بنی تمیم فقال اقبلوا البشرٰی یابنی تمیم قالوا قد بشرتنا فاعطنا مرتین ثم دخل علیه ناس من اهل الیمن فقال اقبلوا البشرٰی یااهل الیمن اذلم یقبلها بنو تمیم قالوا قد قبلنا یارسول الله قالوا جئناك نسالك عن هذا الامر قال کان الله ولم یکن شیء غیرهٗ و کان عرشهٗ علی المآء و کتب فی الذکر کل شیءٍ وخلق السّمٰوات ولا رض فنادٰی منادٍ ذهبت ناقتك یاابن الحصین فانطلقت فاذا هی یقطع دونها السّراب فوالله لوددتّ انّی کنت ترکتها وروٰی عیسٰی عن رقبة عن قیس ابن مسلم عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رضی الله عنه یقول قام فینا النبیّ ﷺ مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنّة منازلهم واهل النّار منازلهم حفظ ذٰلك من حفظهٗ ونسیهٗ من نسیهٗ۔ (رواه البخاری فی کتاب بدءالخلق)

ترجمہ:

عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میں دروازے پر اپنی

اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا:

اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو، انہوں نے دو (۲) مرتبہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمایئے، پھر اہل یمن سے کچھ آدمی حاضر بارگاہ ہوئے، آپ نے فرمایا، اے اہل یمن! بشارت قبول کرو، جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے، عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ ہم نے قبول کی، پھر عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، اس وقت ایک پکارنے والے نے آواز دی، اے حصین! آپ کی ناقہ دوڑ گئی ہے، میں گیا تو وہ سراب سے بھی پرے چلی گئی تھی، پس خدا کی قسم، میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے مقام پر، پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ نے علم غیب کا بیان فرمایا ہے، اور اتنا وسیع بیان فرمایا، کہ قیامت تک جو ہونے والا ہے، جو ہو چکا ہے سب بیان

فرمادیا۔ بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا بیان فرما دیا، (سبحان اللہ) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتنا وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اب بھی اگر کوئی نہ مانے اور کہے دیوار کے پیچھے کا بھی آپ ﷺ کو علم نہیں، تو اس سے بڑا گستاخ کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی بے ادبی سے بچائے اور سب مسلمانوں کو آپ ﷺ کی شان کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 161

حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثناشعبة قال سمعت ابا جمرة قال حدثنی زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصین رضی اللہ عنهما عن النّبیّ ﷺ قال خیرکم قرنی ثم الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم قال عمران فما ادری قال النّبیّ ﷺ بعدقوله مرّتین اوثلاثا ثم یکون بعدهم قوم یشهدون ولا یستشهدون ویخونون ولا یؤمنون وینذرون ولایفون ویظهرفیهم السمن۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد کے بعد اسے دو (۲) دفعہ دہرایا یا تین مرتبہ، پھر ان کے بعد

ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا۔ خیانت کریں گے اور ان کا کوئی یقین نہیں کرے گا۔ منّت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے ،ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں آنے والے لوگوں کے حالات بیان فرمائے، کہ وہ اس اس طرح کے ہوں گے ان لوگوں کے حالات بیان کرنا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ یہ حضور پاک ﷺ کے علم غیب جاننے کی پختہ دلیل ہے۔

حدیث نمبر 162

حدثنا عمران بن میسرة حدثنا ابن نضیل حدثنا حصین عن عامر عن عمران بن حصین رضی الله عنهما قال لا رقیّة الا من عین اوحمة فذکرتهٗ لسعید بن جبیر فقال حدثنا ابن عباس قال رسول الله ﷺ عرضت علیّ الامم فجعل النّبیّ والنّبیّان یمرّون معهم الرّهط والنّبیّ لیس معهٗ احد حتی رفع لی سواد عظیم قلت ماهٰذا؟ لیس هٰذهٖ قیل هٰذاموسٰی وقومه قیل انظر الی الافق فاذاسواد یملاء الافق ثم قیل لی انظرههنا وههنا فی افاق السمآء فاذا سواد قد ملأ الافق قیل هٰذهٖ امّتك ویدخل الجنّة من هٰؤلآء سبعون الفًا بغیر حساب ثم دخل ولم یبیّن لهم فافاض القوم وقالوا نحن الّذین اٰمنّا باللّه واتّبعنا رسولهٗ فنحن هم

او اولادنا الّذین ولدوا فی الاسلام فانّ ولدنا فی الجاهلیّة فبلغ النّبیّ ﷺ فخرج فقال هم الّذین یسترقون ولا یتطیّرون ولا یکتوون وعلٰی ربهم یتوکّلون فقال عکاشت بن محصن امنهم انا یارسول الله ؟قال نعم،مقام اخر فقال امنهم انا قال سبقك عکاشة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الطب)

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا، پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا توانہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں، پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟

کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم، پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھیے تو ایک ایسی (کثیر) جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا، پھر کہا گیا کہ ادھر اور ادھر بھی آسمانی افق کی جانب دیکھیے، دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے، کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر (۷۰) ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور یہ وضاحت نہ فرمائی کہ

وہ لوگ کون ہوں گے۔ چنانچہ لوگ جھگڑنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی ہے لہٰذا وہ جماعت ہم ہیں یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام کے اندر ہی پیدا ہوئی، کیونکہ ہماری پیدائش زمانہ کفر میں ہوئی تھی۔ جب نبی کریم تک یہ بات پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ منتر کریں، نہ بدشگونی لیں، نہ داغ لگوائیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں، پھر حضرت عکاشہ بن محصن عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا میں اس جماعت سے ہوں فرمایا، ہاں، پھر ایک صحابی کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا: کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی امتوں کا ذکر فرمایا اور اپنی امت سے جو بغیر حساب جنت میں جانے والے ہیں، ان کا بھی ذکر فرمایا اور حضرت عکاشہ کو بھی ان میں سے فرمایا یہ سب حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی خوبیاں ہیں۔ جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

مرویات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 163

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم التّیمی عن ابیه عن ابی ذرّ رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبیّ ﷺ لابی ذرّ حین غدبت الشمس تدری این تذهب قلت الله ورسولهٗ اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فستاذن فیؤذن لها وتوشك ان تسجد فلا یقبل منها وتستاذن فلا یوذن لها یقال لها ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فلذٰلك قولهٗ تعالیٰ والشمس تجری لمستقرّ لها ذٰلك تقدیر العزیز العلیم۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا بیشک یہ جا کر عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے، عنقریب ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہوگا پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا، لیکن نہیں

مرویات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

ملے گی، اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (سورہ یٰسین آیت نمبر ۳۸)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس واقعہ کا بیان فرمایا، جو قیامت کے قریب پیش آنے والا ہے۔ سورج کی اس وقت جو کیفیت ہوگی، اس کا بیان فرمایا، حالانکہ یہ واقعہ قرب قیامت میں ہونے والا ہے۔

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ میرے حضور کی بات ہے

مرویات

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 164

حدثنا مسرد حدثنا یحیٰ بن سعید عن سفیان قال حدثنی ابوسحق قال سمعت البرآء بن عازب رضی الله عنهما قال اتی رسول الله ﷺ بثوب من حریر فجعلوا یعجبون من حسنه ولینهٖ فقال رسول الله ﷺ لمنادیل سعدبن معاذ فی الجنة افضل من هذا۔

(رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت معاذ کے جنتی رومال کی کیفیت بیان فرمائی، اور فرمایا کہ وہ بہت ملائم ہوگا۔ حالانکہ وہ رومال جنت میں ہے۔ یہ بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

مرویات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 165

حدثنا عمر بن حفص حدثناابی حدثنا الاعمش حدثنا زید بن وهب حدثنا عبدالله حدثنا رسول الله ﷺ وهو الصّادق المصدوق انّ احدكم يجمع فى بطن امّهٖ اربعين يومًا ثم يكون علقة مّثل ذلك ثم يكون مضغة مّثل ذٰلك ثم يبعث الله اليه ملك باربع كلمات فيكتب عملهٗ واجلهٗ ورزقهٗ وشقىّ اوسعيد ثم ينفخ فيه الرّوح فانّ الرّجل ليعمل بعمل اهل النّار حتى مايكون بينهٗ وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخل الجنّة وانّ الرّجل ليعمل بعمل اهل الجنّة حتى مايكون بينهٗ وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النّار فيدخل النّار۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صادق ومصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح (نطفے کی صورت میں) رہتا ہے، پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ آئے۔

(۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت

(۳)اس کا رزق (۴)شقی ہے یا سعید

پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، بعض اوقات آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور یوں بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور جہنمیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو فرشتہ اس کا رزق اس کی عمر اس کی موت اس کا نیک بخت ہونا اور اس کا بد بخت ہونا، یہ سب چیزیں فرشتہ لکھتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے ہر انسان کے بارے میں فرشتہ کو اتنا وسیع علم ہے اس انسان نے کیا کھانا ہے، کیا کرنا ہے، کتنی زندگی گزارنی ہے، اور کب موت آنی ہے، اسے اور اس کا انجام کیا ہونا ہے، جب فرشتہ کو اتنا وسیع علم غیب ہے تو حضور ﷺ سارے نبیوں کے سردار ہیں، اللہ کے پیارے حبیب ہیں، آپ کے علم غیب کا کون اندازہ کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی عظمت اور آپ ﷺ کے علم مقام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر 166

حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة عن عبدالله رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال: خیر النّاس قرنی ثم الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم ثم یجیء من بعدهم قوم تسبق شهادتهم ایمانهم شهادتهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ اور پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لیتی پھریں گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے بعد میں آنے والے لوگوں کا ذکر کیا جو قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنی گواہیاں دیں گے۔

حدیث نمبر 167

حدثنا محمد بن خالد حدثنا عبید الله بن موسٰی عن اسرآئیل عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ انّ

اٰخر اهل الجنّة دخولا الجنّة دخولا الجنّة واٰخر اهل النّار خروجا مّن النّار رجل يخرج حبوا فيقول له ربه ادخل الجنة فيقول ربّ الجنّة ملاٰى فيقول لهٗ ذٰلك ثلٰث مدّاتٍ فكلّ ذٰلك يعيد عليه الجنّة ملاٰى فيقول انّ لك مثل الدّنيا عشر مدار۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا، وہ عرض کرے گا کہ اے رب جنت تو بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ تین دفعہ اس سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لیے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کا ذکر فرمایا جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور اس کے جہنم سے نکلنے کی کیفیت کو بھی بیان فرمایا۔۔۔فرمایا کہ وہ گھسٹتا ہوا نکلے گا اور جو اس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کرنا ہے اور اللہ کی بارگاہ سے جو اسے جواب ملنا ہے اس کا حضور نبی اکرم ﷺ نے کئی ہزاروں سال پہلے ہی ذکر فرما دیا۔

حدیث نمبر 168

حدثنی احمر بن عثمان حدثنا شریح بن مسلمة حدثنا ابراهیم بن یوسف عن ابیه عن ابی اسحٰق قال حدثنی عمرو بن میمون انّه سمع عبدالله بن مسعود رضی الله عنه حدث عن سعد بن معاذ انّه قال کان صدیقا لامیة بن خلف وکان امیّة اذا مربالمدینة نزل علٰی سعد وکان سعد اذا مرّبمکّة نزل علٰی امیّة فلمّا قدم رسول الله ﷺ المدینة انطلق سعد معتمرًا فلمانزل علٰی امیّة بمکّة فقال لامیّة انظرلی ساعة خلوة لعلّی ان اطوف بالبیت فخرج بهٖ قریبًا من نصف النّهار فلقیهما ابوجهل فقال یاابا صفوان من هٰذا معك فقال هٰذا سعد فقال لهٗ ابوجهل الا ارٰك تطوف بمکّة امنًا وّقد اٰویتم الصّباة وزعمتم انّکم تنصرونهم وتعینونهم اما والله لولا انّك مع ابی صفوان ما رجعت الٰی اهلك سالمًا فقال لهٗ سعد وّرفع صوتهٗ علیه اما والله لئن منعتنی هٰذا الا منعنك ماهو اشدعلیك منه طریقك علی المدینة فقال لهٗ امیّة لاترفع صوتك یاسعد علٰی ابی الحکم سیّد اهل الوادی فقال سعد دعنا عنك یاامیّة فوالله لقد سمعت رسول الله ﷺ یقول انهم قاتلوك قال بمکّة قال لا ادری ففزع لذلك امیة فزعًا شدیدًا فلمّا رجع اُمیّة الٰی اهلهٖ قال یا امّ صفوان الم ترٰی ماقال لی سعد قالت وما قال لك قال زعم انّ محمد اخبرهم انهم قاتلیّ فقلت لهٗ بمکّة قال لا ادری فقال امیّة والله لا اخرج

من مّكّة فلمّا كان يوم بدرٍ استنفر ابو جهل النّاس قال ادر كوا عيركم فكره اميّة ان يّخرج فاتاه ابو جهل فقال ياابا صفوان انّك متى مايراك النّاس قد تخلفت وانت سيّد اهل الوادى تخلّفوا معك فلم يزل به ابو جهل حتى قال امّا اذاغلبتنى فوالله لاشترينّ اجور بعير بمكة ثم قال امية ياام صفوان جهزينى فقالت له ياابا صفوان وقد نسيت ماقال لك اخوك الشربى قال لا ماريد الا ان اجوزمعهم الا قريبًا فلمّا خرج اميّة اخذ لاينزل منزلًا الّا عقل بعيرهٗ فلم يزل بذٰلك حتى قتلهٗ الله عزّوجلّ ببدرٍ۔

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی، امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا: مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتانا کہ بیت اللہ کا طواف کرسکوں، تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابوجہل مل گیا ور کہنے لگا۔ اے ابوصفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے، امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں۔

پس ابوجہل نے حضرت سعد سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دی ہے جبکہ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ساتھ ابوصفوان (امیہ) نہ ہوتے تو تم اپنے اہل وعیال کی جانب صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے۔

حضرت سعد نے اسے با آواز بلند جواب دیا، خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں گزرے گی۔ یعنی براستہ مدینہ تجارت شام، امیہ نے ان سے کہا: اے سعد! ابوالحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد نے فرمایا:

اے امیہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا کیا مکہ مکرمہ میں؟ جواب دیا میں اور کچھ نہیں جانتا، امیہ اس خبر سے بڑا خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا...... اے ام صفوان! تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ دریافت کیا، بتاؤ تو سہی، انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ مکہ مکرمہ میں؟ تو یہی جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں، پس امیہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں مکہ معظمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔

جب جنگ بدر کا موقعہ آیا تو ابوجہل نے لوگوں سے کہا کہ لڑائی کے لیے نکلو اور اپنے قافلے کو بچاؤ، لیکن امیہ نے نکلنا پسند نہ کیا پس ابوجہل اس کے پاس آکر کہنے لگا

اے ابوصفوان جب تک لوگ تمہیں پیچھے رکا ہوا دیکھتے رہیں گے، تو وہ بھی رکے رہیں گے، کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابوجہل برابر اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا جب تم نے مجھے مجبور کر دیا تو خدا کی قسم میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا (بھاگنے کے لیے) جس کا مکہ مکرمہ میں جواب نہ ہو، پھر امیہ نے کہا اے ام صفوان!

میرے لیے سامان سفر تیار کر وہ کہنے لگی، اے ابوصفوان معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے یثربی (مدنی) بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دینے لگا ہوں، جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور برابر اسی طرح کرتا رہا یہاں تک کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے امیہ کے قتل کی خبر دی حالانکہ وہ ابھی زندہ تھا۔ اس کے متعلق آپ ﷺ نے جس طرح فرمایا تھا وہ عین بعین اسی طرح ہوا اور اسے جنگ بدر میں قتل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو علم غیب ہے کہ کس نے کس کے ہاتھ سے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر طرح کا علم غیب عطا فرمایا ہے۔

مرویات

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 169

حدثنا سعید بن عفیر قال ثنا ابن وھب عن یونس عن ابن شھاب قال قال حمید بن عبدالرّحمٰن سمعت معاویة خطیبًا یقول سمعت النّبیّ ﷺ من یّرد الله به خیرًا یفقّھه فی الدّین وانّما انا قاسم والله یعطی ولن تذال ھٰذا الامّة قآئمة علٰی آمر الله لایضرّھم من خالفھم حتی یاتی امر الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمارہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ یعنی (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ اوران کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی رسول پاک ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ قیامت تک مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔ یہ آپ کے علم غیب کا مقام ہے کہ قیامت تک کی خبر دے دی۔

حدیث نمبر 170

حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثني معن قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبدالرّحمٰن عن ابی هريرة انّ رسول الله ﷺ قال من انفق زوجين فی سبيل الله نودی من ابواب الجنّة يا عبدالله هذا خير فمن كان من اهل الصلٰوة دعی من باب الصّلٰوة ومن كان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن كان من اهل الصّيام دعی من باب الرّيّان ومن كان من اهل الصّدقة دعی من باب الصّدقة فقال ابوبكر بآبی انت وامّی يارسول الله ماعلٰی من دعی من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعٰی احد مّن تلك الابواب كلّها قال نعم وارجوان تكون منهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الصوم)

ترجمہ:

حمید بن عبدالرّحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی، اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے، نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا، اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، اور روزہ داروں کو باب الرّیّان سے بلایا جائے گا،

اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا، حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جوان دروازوں

سے بلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا، فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ لوگوں کو کس کس دروازوں سے جنت میں بلایا جائے گا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کہ صدقہ تیرا

مرویات

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 171

حدثنا صدقة قال اخبرنا ابن عيينة عن مّعمرعن الزّهرى عن هندٍ عن امّ سلمة وعمرو وّيحى ابن سعيد عن الزّهرىّ عن امراة عن امّ سلمة قالت استيقظ النّبىّ ﷺ ذات ليلة فقال سبحان الله ما ذاانزل اللّيلة من الفتن وما ذافتح من الخزآئن ايقظوا صواحب الحجر فربّ كاسية فى الدنيا عارية فى الاخرة۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

صدقہ، ابن عیینہ، معمر زہری، ہند، حضرت ام سلمہ، عمر و یحیٰ بن سعید زہری ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں ان حجرے والی عورتوں کو جگا دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا ذکر ہے۔ کیونکہ وہ فتنے جن کا آپ نے ذکر کیا وہ نازل نہ ہوئے تھے۔ بلکہ ہونے والے تھے۔ آپ نے پہلے ہی ان کا بیان فرمادیا اور آپ ﷺ نے نور نبوت سے ان کو معرض وجود میں آنے سے پہلے ہی دیکھ لیا اور ان کی خبر بھی دے دی۔

روایت

حضرت

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوحتمہ

رضی اللہ عنہما

حضرت سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوحتمہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 172

حدثنا سعید بن بن عفیر قال حدثنی اللّیث قال حدثنی عبدالرّحمٰن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن سالم وّابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ انّ عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال صلّی لنا النّبیّ ﷺ العشآء فی اٰخر حیاتہٖ فلمّا سلّم قام قال ارایتکم لیلتکم هٰذہٖ فانّ رأس مائة سنة منها لایبقٰی ممّن هو علٰی ظهر الارض احد۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ جو آج زمین کی پشت پر موجود ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ایک صدی بعد تک کی خبر دے دی۔ اور فرمایا کہ ایک صدی بعد موجودہ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ ہوگا یہ آپ ﷺ کا وہ علم غیب ہے جو خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

مرویات

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب

کا ثبوت

حدیث نمبر 173

حدّثنا اسمٰعیل قال حدّثنی مالك عن زید بن اسلم عن عطآء ابن یسارٍ عن عبدالله بن عبّاس قال خسفت الشّمس علٰی عهد النّبیّ ﷺ فصلّٰی قالوا یارسول الله وایّاك تناولت شیئًا فی مقامك ثمّ رایناك تكعكعت فقال انّی رایت الجنّة فتنا ولت منها عنقودًا ولو اخذتهٗ لا كلتم منه مابقیت الدّنیا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاذان)

ترجمہ:

عطا بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی؟ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے، فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا۔ اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

فائدہ:

اس حدیث سے نگاہ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ لیکن نگاہ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے

اندر بھی پہنچ گئی۔

معلوم ہوا کہ ان نگاہوں کے سامنے ایک آدھ دیوار تو کیا ہزاروں دیواریں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے۔ جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے راستے کے برابر ہے۔ دریں حالات وہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق ومغرب اور شمال وجنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے۔ جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے۔

معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے دور اور نزدیک کا معاملہ یکساں ہے۔ اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے۔ اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرمالیا کرتے تھے۔ اور اب بھی ساری دنیا کف دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس نماز میں جنت کے جس خوشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑلاتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں۔ اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگالیا جائے کہ امت محمدیہ اس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کھالیتی۔ قیامت تک کی بات چھوڑیئے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اس ٹہنی میں اس سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے۔ جتنے امت محمدیہ اب تک کھالیتی، محبوب پروردگار جل جلالہ و ﷺ اس ٹہنی کو توڑ کر لانے لگے تھے۔

کیا اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقت مصطفٰی کا اندازہ کرسکتا ہے؟......سبحان اللہ۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

حدیث نمبر 174

حدثنا یحیٰی بن بکیر حدثنااللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ھلال عن زید عن عطآء بن یسار عن ابی سعید الخدریؓ قال قلنا یارسول اللہ ھل نرٰی ربّنا یوم القیٰمۃ قال ھل تضآرّون فی رؤیۃ الشمس والقمر اذا کانت صحوًا قلنا لا قال فانّکم لاتضآرّون فی رؤیۃ ربّکم یومئذٍ الا کما تضآرّون فی رویتھما ثم ینادی منادٍ لیذھب کلّ قوم الٰی ماکانوایعبدون فیذھب اصحاب الصلیب مع صلیبھم واصحاب الاوثان مع اوثانھم واصحاب کل ایلھٰۃٍ مّع الھٰتھم حتّٰی یبقٰی الھۃ من کان یعبد اللہ من برٍّ اوفاجر وغبّرات عن اھل الکتاب ثم یؤتٰی بجھنّم تعرض کانّھا سراب فیقال للیھود ماکنتم تعبدون قالوا کنا نعبدو عزید بن اللہ فیقال کذبتم لم یکن للہ صاحبۃ ولا ولد فما تریدون قالوا ترید ان تسقینا فیقال اشربوا فیتساقطون فی جھنم ثم یقال للنّصارٰی ماکنتم تعبدون فیقولون کنّا نعبد المسیح ابن اللہ فیقال کذبتم لم یکن للہ صاحبۃ ولا ولد فما تریدون فیقولون نرید ان تسقینا فیقال اشربوا

فیتساقطون حتی یبقٰی من کان یعبد اللہ من برٍّ اوفاجر فیقال لھم ما یحبسکم وقد ذھب النّاس فیقولون فارقناھم ونحن احوج منّا الیہ الیوم وانا سمعنا منادیا یّنادی لیحق کل قوم بما کانوا یعبدون وانّما ننتظر ربّنا قال فیاتیھم الجبّار فی صورۃ غیر صورتہ الّتی راوہ فیھااوّل مرّۃ فیقول انا ربّکم فیقولون انت ربّنا فلا یکّلمہٗ الا الانبیاء فیقول ھل بینکم وبینہٗ اٰیۃ تعرفونہٗ فیقولون السّاق فیکشف عن ساقہٖ فیسجدلہٗ کلّ مؤمن ویبقٰی منکان یسجد للہ ریآء وّ سمعۃ فیذھب کیما یسجد فیعود ظھرہٗ طبقا واحداثم یؤتٰی بالجسر فیجعل بین ظھری جھنم قلنا یارسول اللہ وما الجسر قال مدحضۃ مّزلّۃ علیہ خطاطیف وکلالیب وحسکۃ مفلطحۃ لّھا شوکۃ عقیفآء تکون بنجد یّقال لھا السّعدان المؤمن علیھا کالطّرف وکالبرق وکالرّیح وکاجاوید الخیل والرّکاب فناج مّسلم وّناج مخدوش ومکدوش فی نار جھنم حتی یمرّ اٰخرھم یسحب سحبا فما انتم باشد لی منا شدۃ فی الحق قدتبیّن لکم من المؤمن یومئذ لّلجبّار واذا راوانّھم قد نجوا فی اخوانھم یقولون ربّنا اخواننا کانوا یصلون معنا ویصومون معنا ویعملون معنا فیقول اللہ تعالٰی اذھبوا فمن وّجدتم فی قلبہٖ مثقال دینار مّن ایمان فاخرجوہ ویحرم اللہ صورھم علی النّار فیاتونھم وبعضھم قد غاب فی النّار الٰی قدمہٖ والٰی انصاف ساقیہ فیخرجون من عرفوا ثم یعودون فیقول اذھبوا فمن وجدتم فی قلبہٖ مثقال نصف دینار فاخرجوہ فیخرجون من عرفوا ثم یعودون فیقول

اذهبوا فمن وجدتم فی قلبه مثقال ذرّة مّن ایمان فاخرجوه فیخرجون
من عرفوا قال ابو سعید فان لّم تصدّقونی فاقرئوا انّ الله لا یظلم مثقال
ذرّة وان تك حسنة یّضاعفها فیشفع النّبیّون والملائكة والمؤمنون
فیقول الجبّار بقیت شفاعتی فیقبض قبضة مّن النّار فیخرج اقوامًا
قدامتحشوا فیلقون فی نهر بافواه الجنّة یقال لهٗ مآء الحیاة فینبتون فی
حافّتیه كما تنبت الحبّة فی حمیل السّیل قد رایتموها الٰی جانب
الصخرة الٰی جانب الشجرة فما كان الٰی الشّمس منها كان اخضروما
كان منها الٰی الظّلّ كان ابیض فیخرجون كانّهم للّؤلؤ فیجعل فی رقابهم
الخواتیم فیدخلون الجنّة فیقول اهل الجنة هٰؤلاء عتقآء الرّحمٰن
ادخلهم الجنّة بغیر عمل عملوه ولا خیر قدّموه فیقال لهم لكم مّارایتم
وّمثلهٗ معهٗ وقال حجّاج بن منهالٍ حدثنا همّام بن یحیٰی حدثنا قتادة عن
انس انّ النّبیّ ﷺ قال یحبس المؤمنون یوم القیٰمة حتّٰی یهمّوا بذلك
فیقولون لو استشفعنا الٰی ربّنا فیریحنا من مكاننا فیأتون ادم فیقولون
انت ادم ابو النّاس خلقك الله بیده واسكنك جنّتهٗ واسجد لك ملائكة
وعلّمك اسمآء كلّ شیءٍ لّتشفع لنا عند ربّك حتّٰی یریحنا من مكاننا
هٰذا قال فیقول لست هناكم قال ویذكر خطیية الّتی اصاب اكلهٗ من
الشّجرة وقد نهی عنها ولٰكن ئتوانوحًا اوّل نبیّ بعثه الله الٰیٓ اهل الارض
فیأتون نوحا فیقول لست هناكم ویذكر خطیئته الّتی اصاب سؤالهٗ ربّهٗ
بغیر علم ولٰكن ائتوا ابراهیم خلیل الرّحمٰن قال فیأتون ابراهیم فیقول

انّی لست ھناکم ویذکر ثلٰث کلمات کذبھنّ ولکن ئتوا موسٰی عبدااتاہ
اللہ التّورٰۃ و کلّمہٗ وقرّبہٗ نجیًّا قال فیأتون موسٰی فیقول انّی لست ھناکم
و یذکر خطیئتہٗ التی اصاب قتلہ النّفس ولکن ئتوا عیسٰی عبداللہ
ورسولہٗ وروح اللہ و کلمتہٗ قال فیأتون عیسٰی فیقول لست ھناکم ولکن
ئتوا محمدًا ﷺ عبدًا غفر اللہ لہٗ ماتقدّم من ذنبہٖ وما تاخّر فیأتونی
فاستاذن علٰی ربّی فی دارہٖ فیوذن لی علیہ فاذا رایتہٗ وقعت ساجدًا
فیدعنی ماشآء اللہ ان یّدعنی فیقول ارفع محمّد وقل یسمع واشفع
تشفّع وسل تعط قال فارفع راسی فاثنی علٰی ربّی بثناء وّتحمیدٍ یعلّمنیہ
فیحدّلی حدًّا فاخرج فادخلھم الجنّۃ قال قتادۃ و سمعتہٗ ایضا یقول
فاخرج فاخرجھم مّن النّار وادخلھم الجنّۃ ثم اعود فاستاذن علٰی ربّی
فی دارہٖ فیوذن لی علیہ فاذا رایتہٗ وقعت ساجدًا فیدعنی ماشآء اللہ ان
یّدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل یسمع واشفع تشفّع وسل تعط قال
فارفع راسی فاثنی علٰی ربّی بثناء وتحمید یّعلّمنیہ قال ثم اشفع فیحدّلی
حدًّا فاخرج فادخلھم الجنّۃ قال قتادۃ وسمعتہٗ یقول فاخرج فاخرجھم
من النّار وادخلھم الجنّۃ ثم اعود الثّالثۃ فاستأذن علٰی ربّی فی دارہٖ
فیوذن لی علیہ فاذا رایتہٗ وقعت ساجدًا فیدعنی ماشآء اللہ ان یدعنی ثم
یقول ارفع محمد وقل یسمع واشفع تشفّع وسل تعطہ قال فارفع راسی
فاثنی علٰی ربّی بثناء وتحمیدٍ یعلّمنیہ قال ثمّ اشفع فیحدّلی حدًّا فاخرج
فادخلھم الجنّۃ قال قتادۃ وقد سمعتہٗ یقول فاخرج فاخرجھم من النّار

وادخلهم الجنّة حتّٰی مایبقٰی فی النّار الّا من حبسه القراٰن ای وجب علیه الخلود قال ثم تلاهٰذا الاٰیة عسٰی ان یّبعثك ربّك مقاماً محموداً قال هٰذا المقام المحمود الّذی وعدهٗ نبیّکم ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں، فرمایا: کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہوگی مگر جتنی آج ان دونوں کو دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے، پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے، خواہ وہ نیک ہوں یا بد، اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ۔ پھر جہنم ان کے سامنے پیش کردی جائے گی جو سراب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیز کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ اچھا تم

چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے ہم پانی پینا چاہتے ہیں، ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ خیر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، پس ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، پس وہ بھی جہنم میں جا گریں گے، یہاں تک کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔

چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اس وقت جدا ہو گئے تھے جبکہ ہمیں اس بات کی آج سے زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک ندا کرنے والے کی ندا سنی ہے کہ ہر قوم اس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں، پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی ہوگی اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پس اس سے گفتگو نہیں کرینگے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس سے تم پہچان لو؟ وہ عرض کرینگے کہ پنڈلی ہے وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اس کے لیے سجدہ کرے گا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لیے دکھاوے اور شہرت کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ انکی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیں گی، پھر پل کو لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا، ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ پل کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے اور چوڑے گوکھرو ہیں جو نجد کے ٹیڑھے

کانٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔

مومن اس کے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ چنانچہ بعض تو بخیر و عافیت گزر جائیں گے اور بعض کٹ کٹا کر، چھل چھلا کر جہنم میں گر جائیں گے، یہاں تک کہ آخری شخص گھسٹ گھسٹا کر نکلے گا تم اپنا حق واضح ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لیے مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرینگے اور جو وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کریں گے۔ اے رب! ہمارے یہ بھائی، ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے، پس اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا، پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس یہ جس کو پہچانیں گے اسے نکال لیں گے، پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرّے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، چنانچہ جس کو پہچانیں گے اسے نکال لیں گے۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھ لو، اللہ ایک ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دگنی کرتا ہے۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۴۰)

پھر انبیاء کرام، فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی، چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکال لے گا پس وہ ایسے لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو وہ ایسی نہر میں ڈالے جائیں گے جو جنت کے ایک سرے پر ہے اور جسے آب حیات کہتے ہیں۔

چنانچہ وہ اس طرح ترو تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانے اُگتے ہیں جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا، پس جو ان میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے۔ وہ سبز اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے، پھر ان کی گردنوں میں مہریں لگا دیں جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پس اہل جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر ان کے عمل کیے اور بغیر کوئی نیکی آگے بھیجے، پس ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور اسی کے برابر اور قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مومن روک لیے جائیں گے تو اس کے باعث وہ غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرنے والا تلاش کریں تا کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔

پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں، وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام

کے لائق نہیں ہوں، پھر اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے۔ جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اس درخت سے کھا بیٹھے جس سے انہیں منع فرمایا گیا تھا، بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے لیے مبعوث فرمایا، پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے، بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر واقعات کے مطابق نہ تھے، بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت دی کلام فرمایا اور اپنا خاص قرب مرحمت فرمایا چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائے جائے گی، اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزہوئی ہوگی، کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔

چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا، بلکہ تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے پس وہ میرے پاس آئیں گے، پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا پس مجھے اجازت مل جائے

گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، بس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں رکھے گا پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا پس میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی، پس میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرمادی جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا پھر فرمائے گا کہ اے محمد ﷺ! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، بس میں اپنے رب کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری مرتبہ لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا پس مجھے اجازت دے دی جائے گی، چنانچہ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی

جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردیا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا، یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہوگا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں"۔

(سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (ﷺ)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد میں ہونے والے کئی معاملات کا ذکر فرمایا اور پہلی امتوں سے جو جو سوال و جواب کیے جانے ہیں حضور پاک ﷺ نے ان کا پہلے ہی بیان فرمادیا، جیسا کہ اوپر حدیث میں تفسیروار موجود ہے۔

حدیث نمبر 175

حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطآء ابن يسار عن ابی هريرة انّ النّبیّ ﷺ كان يوما يحدّث وعندهٗ رجل مّن اهل البادية انّ رجلاً مّن اهل الجنّة استاذن ربّهٗ فی الزّرع فقال لهٗ اولست فيما شئت قال بلٰی ولكنّی احبّ ان ازرع فاسرع وبذر فتبادر الطرف نباتهٗ واستوآؤهٗ واستحصادهٗ وتكويره امثال الجبال فيقول الله تعالٰی دونك يا ابن اٰدم فانّهٗ لايشبعك شیء فقال الاعرابیّ يارسول الله لا تجد هٰذا الا قرشيّا اوانصاريّا فانّهم اصحاب زرع فامّا نحن فلسنا باصحاب زرع فضحك رسول الله ﷺ ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز گفتگو فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا، اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی؟ عرض کرے گا...... کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں، پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی، دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے

سوائے قریشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک جنتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ وہ اللہ کی بارگاہ سے کھیتی باڑی کی اجازت مانگے گا۔ حالانکہ اس نے جنت میں جانے کے بعد اجازت مانگی ہے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرما دیا۔

دیکھا جوان کو بانٹتے میں بھی بھڑ کے شوق سے

دست عطا کے سامنے دست طلب بڑھا دیا

مرویات

حضرت یحییٰ بن خلّاد زرقی رضی اللہ عنہ

حضرت یحییٰ بن خلّاد زرقی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 176

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مّالك عن نعيم بن عبدالله المجمر عن عليّ ابن يحيىٰ بن خلّادٍ الزّرقيّ عن ابيه عن رّفاعة بن رافع الزّرقيّ قال كنّا يوم نّصلي ورآء النّبيّ ﷺ فلمّا رفع رأسهٗ من الرّكعة قال سمع الله لمن حمده قال رجل ورآءهٗ ربّنا ولك الحمد حمدًا كثيراً طيّبًا مّباركًا فيه فلمّا انصرف قال من المتكلّم قال انا قال رايت بضعة وّثلثين ملكًا يّبتدرونها ايّهم يكتبها اوّل۔

(رواہ البخاری فی کتاب الاذان)

ترجمہ:

یحیٰ بن خلاّد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ایک روز ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سمع الله لمن حمدهٗ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا، اے ہمارے رب، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اس نے عرض کی میں نے فرمایا کہ میں نے تیس (۳۰) سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ کہ ایک صحابی نے ربنا و لك الحمد کے ساتھ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ بھی کہا تو کچھ فرشتے ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے لپکے۔ آپ نے نماز پڑھاتے ہوئے ان فرشتوں کو دیکھ لیا، ان کی تعداد بھی جان لی کہ تیس سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔

یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نے نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی۔ اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع اعلیٰ ہوگا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے۔ کہ وللاخرۃ خیر لك من الاولیٰ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

روایت

حضرت حمید رضی اللہ عنہ

حضرت حمید رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 177

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا معاویة بن عمرو حدثنا بو اسحاق عن حمید قال سمعت انسا یّقول اصیب حارثة یوم بدر وھو غلام فجآئت امّہٗ الی النّبیّ ﷺ فقالت یارسول اللہ قد عرفت منزلة حارثة منی فان یك فی الجنة اصبر واحتسب وان تکن الاخرٰی ترٰی ما اصنع، فقال ویعك اوھبلت؟اوجنة واحدة ھی انھا کثیرة وانّہٗ لفی جنّة الفردوس۔(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدۂ محترمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں:

یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی، لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ

فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں...... ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو پگلی ہو! کیا ایک ہی جنت اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت حارثہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت الفردوس میں ہے یہ حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ کی شان پہ جان بھی

قربان ہے

مرویات

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 178

حدثنی ابراهیم بن المنذر حدثنا انس بن عیاض عن عبید الله عن خبیب عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة رضی الله عنه انّ رسول الله ﷺ قال: مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حفص بن عاصم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے منبر شریف کے بارے میں فرمایا کہ میرا منبر حوض کوثر پر ہے حالانکہ حوض کوثر جنت میں ہے اور منبر مسجد نبوی شریف میں ہے۔ لیکن جو بعد میں ہونے والا ہے حضور پاک ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرما دیا۔

حدیث نمبر 179

حدثنا عبداللہ بن سعید الکندیّ حدثناعقبة بن خالدحدثنا عبیداللہ عن خبیب بن عبدالرّحمٰن عن جدّہٖ حفص بن عاصم عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضرهٗ فلا یأخذ منه شیئا قال عقبة وحدثنا عبیداللہ حدثنا ابو الزّناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النّبیّ ﷺ مثله الا انّهٗ قال یحسر عن جبل من ذهب۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے، عقبہ عبیداللہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر ماسوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ فرات سونے کا خزانہ اگل دے گا یہ بھی کافی عرصہ بعد میں ہونا تھا۔

حدیث نمبر 180

حدثنا مسدّد قال حدثنا یحییٰ عن عبید الله قال حدثنا حبیب بن عبدالرّحمٰن عن حفص بن عاصم عنم ابی هریرة اعن النّبیّ ﷺ قال سبعة یّظلّهم الله فی ظلّه یوم لّا ظلّ الّا ظلّهٗ امام عادل وّ شابّ نّشافی عبادة الله ورجل مّعلّق قلبه فی المساجد ورجلان تحابّا فی الله اجتمعا علیه وتفرّقا علیه ورجل دعتهٗ امرأة ذات منصب وّجمال فقال انّی اخاف الله ورجل تصدّق بصدقة فاخفا ها حتی لاتعلم شمالهٗ ماتنفق یمینهٗ ورجل ذکر الله خالیًا ففاضت عیناه۔ (رواہ البخاری فی کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، حاکم عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں اسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اسی کے لیے بچھڑتے ہیں، وہ آدمی جس کو مالدار اور خوبصورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اشک بار

ہو جائیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے یہ بھی بیان فرمادیا کہ قیامت کے دن کن خوش نصیب لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا۔



مرویات

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 181

حدثنا موسٰی ابن مسعود حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی وآئل عن حذیفة رضی الله عنه قال لقد خطبنا النّبیّ ﷺ خطبة ماترك فیها شیئا الی قیام السّاعة الا ذکرهٗ علمه من علمهٗ وجهلهٗ من جهلهٗ، ان کنت لاری الشیء قد نسیت فاعرف مایعرف الرجل اذا غاب عنه فراٰه فعرفهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب القدر)

ترجمہ:

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا، جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شناسا گم ہوجائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر چیز کا بیان فرمایا۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

روایت

حضرت اعرج رضی اللہ عنہ

حضرت اعرج رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 182

حدثنا علیّ حدثنا سفیان حدثنا ابوالزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا تقوم السّاعة حتی تقتتل فئتان دعواهما واحدة۔ (رواہ البخاری فی کتاب استتابۃ المرتدین)

ترجمہ:

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو (۲) گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے دو گروہوں کے لڑنے کی خبر دی اور کہا ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

روایت

حضرت شفیق رضی اللہ عنہ

حضرت شفیق رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 183

حدثنا عبیداللہ بن موسٰی عن الاعمش عن شقیق قال کنت مع عبداللہ وابی موسٰی فقالا قال النّبیّ ﷺ انّ بین یدی السّاعۃ لایّامًا یّنزل فیھا الجھل ویرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج والھرج القتل۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اس میں اٹھالیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہوجائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی کچھ علامتیں بیان فرمائیں۔

مرویات

حضرت ابوادریس حولانی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوادریس حولانی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 184

حدثنا محمد بن المثنّٰی حدثناالولید بن مسلم حدثنا ابن جابر حدثنی بسربن عبیدالله الحضرمیّ انه سمع ابا ادریس الخولانیّ انّهٗ سمع حذیفة بن الیمان یقول:کان النّاس یسئالون رسول الله ﷺ عن الخیر وکنت اساء لهٗ عن الشر مخافة ان یّدرکنی،فقلت یارسول الله انّا کنّا فی الجاهلیّة وشرّ فجآء ناالله بهٰذا الخیر فهل بعد هٰذا لخیر من شر قال نعم قلت وهل بعد ذٰلك الشرّ من خیر قال نعم وفیه دخن قلت وما دخنهٗ قال قوم یهدون بغیر هدی تعرف منهم وتنکر قلت فهل بعد ذٰلك الخیر من شرّ قال نعم دعاة علٰی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها قلت یارسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذٰلك قال تلزم جماعة المسلمین واما مهم قلت فان لّم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق کلّها ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرك كك الموت وانت علٰی ذٰلك۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ابوادریس حولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے، چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ...... ہاں...... میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا...... ہاں...... لیکن اس میں دھواں ہوگا، میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا:

وہ من مانے راستے پر چلیں گے ان کی بعض باتیں تم پسند کرو گے، اور بعض ناپسند، میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا، اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہمیں ان کی پہچان بتائیے۔ فرمایا:

وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے، میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر ان کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے، یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔ لیکن رہنا اسی حالت میں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فتنوں سے بچنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔ جماعت سے مراد یہاں اہلسنت و جماعت ہے اس حدیث میں اور بھی کئی غیب کی چیزوں کا ذکر ہے۔ یعنی بعد میں ہونے والے امور جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
اک جاں نہیں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

مرویات

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 185

حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر عن شریک بن عبد اللہ عن سعید بن المسیّب عن ابی موسی الاشعری قال خرج النّبیّ ﷺ الٰی حائط من حوآئط المدینۃ لحاجتہٖ وخرجت فی اثرہٖ فلمّا دخل الحائط جلست علٰی بابہٖ وقلت لاکونن الیوم بوّاب النّبیّ ﷺ ولم یامرنی،فذھب النّبیّ ﷺ وقضٰی حاجتہٗ وجلس علٰی قفّ البئر فکشف عن ساقیہ ودلّاھما فی البئر،فجآء ابوبکر یستاذن علیہ لیدخل فقلت کما انت حتی استاذن لک فوقف فجئت الٰی النّبیّ ﷺ فقلت یانبیّ اللہ ابوبکر یستاذن علیک قال ائذن لہٗ وبشّرہ بالجنّۃ ،فدخل فجآء عن یمین النّبیّ ﷺ فکشف عن ساقیہ ودلّھمافی البئر فجآء عن یّمین النّبیّ ﷺ فکشف عن ساقیہ ودلّھما فی البئر فجآء عمر فقلت کما انت حتی استاذن لک فقال النّبیّ ﷺ ائذن لہٗ وبشّرہ بالجنّۃ فجآء عن یسار النّبیّ ﷺ فکشف عن ساقیہ فدلّاھما فی البئر فامتلاء القفّ فلم یکن فیئہ مجلس ثم جآء عثمان فقلت کماانت حتّٰی استأذن لک فقال النّبیّ ﷺ ائذن لہٗ وبشرہ بالجنّۃ معھا بلآء یصیبہٗ فدخل فلم یجد معھم مجلسًا فتحوّل حتی جآء مقابلھم علٰی شفۃ البئر فکشف عن ساقیہ ثم دلّاھما فی البئر فجعلت اتمنّٰی اخالّی وادعوااللہ ان یّأتی قال ابن المسیّب،فتاولّت ذٰلک قبورھم اجتمعت ھٰھنا وانفرد عثمان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اسکے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم ﷺ کا دربان بنتا ہوں۔

اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا، چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے، قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور کنویں کے منڈیر پر آبیٹھے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکالیں، چنانچہ حضرت ابوبکر گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی میں نے کہا اسی جگہ ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں، چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں؟ فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آگئے اور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں، پھر حضرت عمر آگئے تو میں نے ان سے ٹھہرنے کے لیے کہا کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کے بائیں جانب آگئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ پس وہ

منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی، پھر حضرت عثمان آ گئے تو میں نے اس سے کہا کہ یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک بلاء جو انہیں پہنچے گی، پس وہ اندر داخل ہوئے تو ان کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔

چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آجائے، سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے اپنے ان تینوں صحابہ کو جنت کی بشارت دی جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 186

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال سعید بن المسیّب اخبرنی ابو ھریرۃ انّ رسول اللہ ﷺ قال لاتقوم السّاعۃ حتی تخرج مار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصریٰ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

سعید بن میتب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے سرزمین حجاز سے ایک آگ کے نکلنے کا ذکر فرمایا جو قیامت کے قائم ہونے سے پہلے نکلے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔اس لیے تو آپ ﷺ نے قیامت تک کی خبریں دی ہیں۔

حدیث نمبر 187

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال اخبرنی سعید بن المسیّب انّ اباھریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مثل المجاھد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یّجاھد فی سبیلہ کمثل الصّآئم القآئم وتوکّل اللہ للمجاھد فی سبیلہٖ بان یّتوفّاہ ان یّدخلہ الجنّۃ اویدجعہٗ سالما مّع اجر اوغنیمۃ۔(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والیسر)

ترجمہ:

سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہیں:دہ

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

ایسی مثال ہے جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے اور اللہ تعالٰی نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے کہ اگر شہید ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مال غنیمت لے کر لوٹے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہید جنت میں جائے گا اگر زندہ واپس آیا تو پورا ثواب لے گا۔

روایت

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 188

حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنایحیی بن ادم حدثنا اسرآئیل سمعت ابا اسحٰق یقول سمعت سلیمان بن صرد یقول سمعت النبیّ ﷺ یقول حین اجلی الاحزاب عنہ الأن تغزوھم ولا یغزوننا نحن نسیر الیھم۔(رواہ البخاری فی کتاب ابواب المغازی)

ترجمہ:

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے۔ یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے مستقبل کی خبر دی۔ فرمایا آئندہ ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔ یہ ہم پر چڑھائی نہیں کریں گے۔

مرویات

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 189

یسمّیه بغیر اسمهٖ وقال هشام بن عمّار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا عبدالرّحمٰن بن یزید بن جابر حدثنا عطیّة بن قیس الکلابیّ حدثنا عبدالرّحمٰن بن غنم اشعریّ قال حدثنی ابو عامر اوابو مالك الاشعریّ والله ماکذبنی سمع النّبیّ ﷺ یقول لیکوننّ من امّتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف ولینزلنّ اقوام الٰی جنب علم یّروح علیهم بسارحة لهم یأتیهم یعنی الفقیر لحاجة فیقولوا ارجع الینا غدًا فیبیتهم الله ویضع العلم ویمسخ اٰخرین قددة وخنازیر الٰی یوم القیٰمة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاشربہ)

ترجمہ:

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے گا تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پہاڑ

گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقی ماندہ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی برے لوگوں کا ذکر فرمایا جو بعد میں ہونے والے ہیں جو وہ کریں گے ان کے عملوں کا بھی ذکر فرمایا اور ان کے برے عملوں کی وجہ سے اور بدکرداریوں کی وجہ سے ان کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

روایت

حضرت ابوسلمہ اور ضحاک رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسلمہ اور ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 190

حدثنی عبدالرّحمٰن بن ابراھیم حدثنا الولید عن الاوزاعیّ عن الزّھریّ عن ابی سلمة والضّحاك عن ابی سعید الخدریّ قال بینا النّبیّ ﷺ یقسم ذات یوم قسمًا فقال ذوالخویصرة رجل مّن بنی تمیم یارسول الله اعدل قال ویلك من یعدل اذالم اعدل فقال عمر ائذن لی فلا ضرب عنقهٗ قال لا انّ لهٗ اصحابًا یحقر احدکم صلاتهٗ مع صلاتهم وصیامهٗ مع صیامهم یمرقون من الدّین کمروق السّهم من الرّمیّة ینظر الٰی فضله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الٰی رصافه فلا یوجدفیه شیء ثم ینظر الٰی نضیّه فلا یوجد فیه شیء ینظر الٰی قذذه فلا یوجد فیه شیء سبق الفرث والدّم یخرجون علٰی حین فذقة مّن النّاس ایتهم رجل احدٰی یدیه مثل ثدی المراة اومثل البضعة قدردرقال ابو سعید اشهد لسمعتهٗ من النّبیّ ﷺ واشهد انّی کنت مع علیّ حین قاتلهم فالتمس فی القتلٰی فاتی به علی النّعت الذّی نعت النّبیّ ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

ابوسلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یارسول اللہ! انصاف کیجیے، فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو

اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑادوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو، وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر۔

پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے، وہ لید اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا، وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو ان نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کریم ﷺ نے بتائی تھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس گستاخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی نسل سے کئی اس جیسے گستاخ ہوں گے اور اس کے کئی ساتھی ہیں جو نمازیں بڑی پڑھتے ہیں۔ لیکن حضور پاک ﷺ کی شان کے منکر ہیں اس سے تھوڑی سی مختلف حدیث پہلے بھی گزری ہے۔

روایت

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 191

حدثنا سلیمان ابن حرب اخبرنا شعبة عن عدّی بن ثابت قال سمعت البرآء قال لمّا مات ابراهیم علیه السّلام قال رسول الله ﷺ انّ موضعًا فی الجنّة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے والی بیان فرمایا، حالانکہ وہ جنت میں ہے۔

روایت

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 192

حدثنا موسٰی بن اسماعیل حدثنا ابوعوانة حدثنا ابو حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال سمّوا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ومن رانی فی المنام فقد رانی فانّ الشیطان لا یتمثّل صورتی ومن کذب علیّ متعمّدًا فلیتبوّأ مقعدهٗ من النّار۔

(رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو، اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے اس میں بھی حضور ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور نہ کر سکے گا۔

مرویات

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 193

حدثنا یوسف بن بهلول حدثنا ابن ادریس قال حدثنی حصین بن عبدالرّحمٰن عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرّحمٰن السلمیّ عن علیّ رضی الله عنه قال بعثنی رسول الله ﷺ والزّبیربن العوام وابا مدثر الغنویّ وکلّنا فارس فقال انطلقوا حتی تأتوا روضة خاخ فانّ بها امراة مّن المشرکین معها صحیفة من خاطب بن ابی لتعتة الٰی المشرکین قال فادرکنا ها تسیر علی جملٍ لّها حیث قال لنا رسول الله ﷺ قال قلنا این الکتاب الّذی معك؟قالت، مامعی کتاب فانخنا بها فانتغینا فی رحلها فما وجدنا شیئا،قال صاحبای مانری کتاباً،قال قلت لقد علمت ماکذب رسول الله ﷺ والّذی یحلف به لتخرجنّ الکتاب اولاجدّ رنّك قال فلمّا رأت الجدّ منّي اهوت بیدها الٰی حجزتها وهی محتجزة بکسآء فاخرجت الکتاب،قال فانطلقا به الٰی رسول الله ﷺ فقال،ماحملك یاحاطب علٰی ماصنعت؟قال مابی آلّا ان اکون مؤمنا بالله ورسوله وما غیّرت ولا بدّلت اردتّ ان تکون لی عندالقوم ید یرفع الله بها عن اهلی ومالی ولیس من اصحابك هناك الا ولهٗ من یّرفع الله به عن اهله وماله قال صدق فلا تقولوا لهٗ الا خیرًا،قال فقال عمر بن الخطّاب رضی الله عنه انّهٗ قد خان الله ورسولهٗ والمؤمنین فدعنی فاضرب عنقهٗ قال فقال یاعمر وما یدریك لعلّ الله قد اطّلع علٰی اهل بدرٍ فقال اعملوا

ماشئتم فقد وجبت لکم الجنّة ،قال فدمعت عینا عمر وقال اللہ ورسولہٗ اعلم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاستئذان)

ترجمہ:

ابوعبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر بن عوام حضرت ابومرثد غنوی کو جبکہ ہم تینوں سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ، یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابوبلتعہ کا خط ہے جسے لے کر مشرکین مکہ کی طرف جارہی ہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر جاتے ہوئے، جالیا، جیسا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط دیدیجئے جو تمہارے پاس ہے، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔

چنانچہ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بیانی نہیں کی، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کردے دو ورنہ میں تمہیں ننگا کردونگا۔ ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے ازار جگہ کمبل باندھا ہوا تھا۔ اور خط نکال کردے دیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ

ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ جو تم نے کیا تمہیں اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تغیر آیا اور نہ میں تبدیل ہوا، میرا ارادہ ہوا کہ قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے اصحاب سے وہاں میرا رشتہ دار کوئی نہیں ہے۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے، آپ نے فرمایا کہ سچ کہا، ان سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا، اے عمر تمہیں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس خط کی خبر دی جو اس نے خفیہ لکھا تھا اور جس مقام پر وہ عورت خط لے کر پہنچ گئی تھی۔ اس مقام کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ تمہیں فلاں مقام پر ملے گی۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے خبر دے سکتے تھے۔

روایت

حضرت سعید رضی اللہ عنہ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 194

حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا عمرو بن یحیٰ بن سعید بن عمرو بن سعید قال اخبرنی جدّی قال کنت جالساً مع ابی ہریرۃ فی مسجد النّبیّ ﷺ بالمدینۃ ومعنا مروان قال ابوہریرۃ سمعت الصادق المصدوق یقول:

ھلکۃ امتی علٰی یدی غلمۃ من قریش، فقال مروان لعنۃ اللہ علیھم غلمۃ فقال ابوہریرۃ لوشئت ان اقول بنی فلان وبنی فلان لفعلت، فکنت اخرج مع جدّی الٰی بنی مروان حین ملکوا بالشام فاذا راھم غلماناً احداثاً قال لنا عسٰی ھؤلاء ان یکونوا منھم قلنا انت اعلم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ

تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کرسکتا ہوں۔ پس میں (عمرو بن یحیٰی) اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا: شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں، ہم نے عرض کی کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان لڑکوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے امت کی ہلاکت والے کام کرنے تھے۔

روایت

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 195

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزّهريّ عن ابی سلمة عن ای سعید قال بینا النّبیّ ﷺ یقسم جآء عبدالله بن ذی الخویصرة التمیمیّ فقال اعدل یارسول الله ،فقال ویلك من یعدل اذا لم اعدل؟قال عمر بن الخطّاب دعنی اضرب عنقهٗ قال دعهٗ فانّ لهٗ اصحابا یحقر احدكم صلاتهٗ مع صلاته و صیامهٗ مع صیامه یمرقون من الدّین كمایمرق السهم من الرّمیّة ینظر فی قذذه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر فی نصله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر فی رصافه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر فی نضیه فلا یوجد فیه شیء قد سبق الفرث والدّم اٰیتهم رجل احدٰی یدیه اوقال ثدیه مثل ثدی المرءة اوقال مثل البضعة تدردر یخرجون علٰی حین فرقة من الناس قال ابو سعید اشهد سمعت من النّبیّ ﷺ واشهد انّ علیّا قتلهم وانا معهٗ جیء بالرّجل علی النّعت الّذی نعته النّبیّ ﷺ قال فنذلت فیه ومنهم من یلمزك فی الصدقات۔

(رواہ البخاری فی کتاب استتابۃ المرتدین)

ترجمہ:

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آ گیا اور کہا: یارسول اللہ! انصاف کیجیئے۔ فرمایا: کہ تجھ پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے، مجھے اجازت دیجیئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کتنے ہی ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے مقابلے میں حقیر جانے گا۔

یہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اس کے پروں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے پھل اس کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی باڑ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا، حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی نشانی کے شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے بیان فرمائی تھی راوی کا بیان ہے کہ اسی بارے میں آیت نازل ہوئی۔ اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر

طعن کرتا ہے۔(سورۃ التوبہ آیت ۵۸)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس گستاخ کا ذکر کرتے ہوئے جس نے آپ پر اعتراض کیا تھا فرمایا اس کے اور کئی ساتھی ہونگے اور دین سے نکل جائیں گے نمازیں بڑی پڑھیں گے یعنی کئی چیزوں کا انکے بارے میں آپ نے ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

اے صبا مصطفٰے سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
یاد کرتے ہیں تم کو شام وسحر بے سہارے سلام کہتے ہیں

روایت

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 196

حدثنا محمد بن العلآء قال حدثنا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسٰی قال سئل النّبیّ ﷺ عن اشیاء کرھھا فلمّا اکثر علیه غضب ثم قال للنّاس سلونی عمّا شئتم فقال رجل مّن ابی قال ابوك حذافة فقام اٰخر فقال من ابی یارسول الله قال ابوك سالم مولٰی شیبة فلمّا راٰی عمر ما فی وجھه قال یارسول الله انّا نتوب الی الله عزّوجلّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

ابو بردہ سے روایت کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہو گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولی شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ اگر آپ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کبھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پھر صحابہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ غیب جانتے ہیں۔ اس لیے تو انہوں نے غیب کی باتیں پوچھیں جیسا کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے اور بھی کئی سوالوں کے آپ ﷺ نے جواب دیئے۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا

رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضرت معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان (امام حسن) سے مل کر صلح کے لیے کہتے ہیں حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے۔

فائدہ:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قابل تعریف تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو (۲) بڑے گروہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہ مصطفیٰ میں مسلمان تھے کہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا لفظ استعمال فرمایا، ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں

رکھتے اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو انہیں سرے سے مسلمان ہی نہیں جانتے۔ان کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر ان کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت حسن ہرگز مملکت اسلامیہ کی سربراہی ان کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا جام شہادت نوش کرلیا۔لیکن یزید پلید کو مملکت اسلامیہ کا سربراہ تسلیم نہ کرتے ہوئے اس کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی برا لفظ کہنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرتا ہے کیونکہ وہ اولاً صحابی ہیں، ثانیاً کاتب وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سگے بھائی ہیں، غرض اسلامی تقاضوں کی رو سے ہر مسلمان پر ان کا ادب واحترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابہ کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روایت

حضرت ابوالغیث رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالغیث رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 198

حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله حدثنی سلیمان عن ثور عن ابی الغیث عن ابی هریرة انّ رسول الله ﷺ قال لاتقوم السّاعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق النّاس بعصاه۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ابو الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک، کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کے آنے کا ذکر کیا جو لوگوں کو لاٹھی سے ہانکے گا حالانکہ ابھی اس نے آنا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی اپنے علم غیب سے بیان فرما دیا ہے۔

روایت

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 199

حدثنا مسدّد حدثنا یحیٰی عن شعبة حدثنا معبد سمعت حارثة بن وھب قال سمعت رسول الله ﷺ یقول تصدّقوا فسیاتی علی النّاس زمان یمشی الرّجل بصدقتہٖ فلا یجد من یّقبلھا قال مسدّد حارثة اخو عبید الله بن عمر لامّہٖ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرلو، کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی طرف سے حضرت عبیداللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی بعد میں ہونے والے حالات کے بارے میں غیب کی خبر دی گئی ہے۔ اور آپ ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔

روایت

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 200

حدثنا عبدان اخبرنی ابی عن شعبة عن عبدالملك عن ربعی عن حذیفة عن النّبیّ ﷺ قال فی الدّجّال انّ معهٗ مآء وّانارًا صنادهٗ مآء بارد وّمآؤهٗ نار قال ابو مسعود انا سمعتهٗ من رّسول الله ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، پس اس کی آگ اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسے سنا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے دجال کے بارے میں فرمایا: اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا۔ حالانکہ اس نے کافی عرصہ بعد میں آنا ہے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

روایت

حضرت زہری رضی اللہ عنہ

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 201

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری وحدثنی محمود حدثنا عبدالرّزّاق اخبرنا معمر عن الزّھریّ اخبرنی انس بن مالك رضی الله عنه ان النّبیّ ﷺ خرج حین زاغت الشمس فصلّی الظهر فلمّا سلّم قام علی المنبر فذکر السّاعة وذکر انّ بین یدیها امورًا عظاما ثم قال من احبّ ان یسال عن شیء فلیسال عنه فوالله لاتسالونی عن شیء الا اخبرتکم به ما دمت فی مقامی هٰذا،قال انس فاکثر الناس البکآء واکثر رسول الله ﷺان یقول سلونی فقال انس فقام الیه رجل فقال این مدخلی یارسول الله قال النار،فقام عبدالله بن حذافة فقال من ابی یارسول الله قال ابوك حذافة،قال ثم اکثران یّقول سلونی سلونی،فبراك عمر علٰی رکبتیه فقال رضینا بالله ربا وّبالاسلام دینًا وّبمحمدٍ ﷺرسولا قال فسکت رسول الله ﷺحین قال عمر ذٰلك ثم قال رسول الله ﷺ والّذی نفسی بیدهٖ لقد عرضت علیّ الجنّة والنّار انفا فی عرض هٰذا الحآئط وانا اصلّی فلم ارکالیوم فی الخیر والشّرّ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الاعتصام)

ترجمہ:

زہری کا بیان ہے کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب

سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتادوں گا۔ جب تک میں اس جگہ ہوں، حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زاروقطار رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں، پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

تمہارا باپ حذافہ ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ مجھ سے پوچھ لو۔ چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفی ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس موقع پر دو ﴿۲﴾

سوال کیئے گئے دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی معلومات اور خداداد علوم کے بارے میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ پہلا جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا۔

لہٰذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں۔۔۔بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ان کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔انہوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیئے۔لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔۔سبحان اللہ۔۔۔غور کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حتمی علم صرف اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جائیں حبیب خدا کی معجز نما خداداد نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا بھی نہ کل پوشیدہ تھا اور نہ آج پوشیدہ ہے،اسی لیے تو خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وکان فضل اللہ علیک عظیما۔۔۔یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔

روایت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 202

حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسماعیل عن قیس عن المغیرۃ بن شعبۃ عن النبیّ ﷺ قال لایزال طآئفۃ من امّتی ظاھرین حتی أتیھم امر اللہ وھم ظاھرون۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاعتصام)

ترجمہ:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب ہی رہے گا، یہاں کہ قیامت آجائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ہمیشہ قیامت تک غالب رہے گا۔

مرویات

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 203

فقال الحسن ولقد سمعت ابابکرة یقول رایت رسول الله ﷺ علی المنبر والحسن بن علی الٰی جنبهٖ وهو یقبل علی الناس مرّة وعلیه اُخرٰی ویقول ان ابنی هٰذا سید وّلعلّ الله ان یصلح بهٖ بین فئتین عظیمتین من المسلمین قال لی علی بن عبدالله انما ثبت لنا سماع الحسن من ابی بکرة بهٰذا الحدیث۔ (رواہ البخاری فی کتاب الصلح)

ترجمہ:

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی ان کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شائد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن بصری کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کہ آپ نے حضرت سیدنا امام حسن کی عظمت بیان فرماتے ہوئے ان کے بارے میں غیب کی خبر

دی۔فرمایا......اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروائے گا۔اور جو آپ نے فرمایا تھا وہ عین بہ عین اس طرح ہوا۔یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 204

حدثنا ابو النعمان حدثنا جدید بن حازم عن الحسن حدثنا عمرو بن تغلب قال اتی النبیّ ﷺ مال فاعطی قوما ومنع اٰخرین فبلغہٗ انّھم عتبوا فقال انّی اعطی الرّجل وادع الرّجل والّذی ادع احبّ الیّ من الّذی اعطی اقواما لما فی قلوبھم من الجزع والھلع واکل اقواما الٰی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الغنٰی والخیر منھم عمرو بن تغلب فقال عمر وما احبّ انّ لی بکلمۃ رسول اللہ ﷺ حمر النّعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا۔چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری ہے۔آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے۔جس کو مال دیا۔میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور جن بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو اس بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی

ہیں حضرت عمرو فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے اس کلمے کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے دلوں کی کیفیت کا بیان فرمایا کہ کس کے دل میں غنا ہے اور کون زیادہ حاجت مند ہے۔ آپ ﷺ نے اسی حساب سے مال عطا فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دلوں کی کیفیت کو بھی جانتے ہیں۔

روایت

حضرت

عبداللہ بن عمر بن العاص

رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت

سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 205

حدثنا اسمٰعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبدالله بن عمروبن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ یقول انّ الله لا یقبض العلم انتزاعا یّنتزعهٗ من العباد ولکن یّقبض العلم بقبض العلمآء حتّٰی اذالم یبق عالم اتّخذ الناس رئوسا جهّالا فسئلوا فافتوابغیر علم فضلوا واضلّوا قال الغربدیّ حدثنا عبّاس قال حدثنا قتیبة قال حدثناجریر عن هشام نحوهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھا لے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنے مقتدا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں آنے والے وقت کا بیان فرمایا۔

روایت

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 206

حدثنا یحیٰی ابن بکیر قال ثنا اللّیث عن خالد عن سعید بن ابی هلال عن نعیم المجمر قال رقیت مع ابی هریرة علٰی ظهر المسجد فتوضّا فقال انّی سمعت رسول الله ﷺ یقول انّ امّتی یدعون یوم القیٰمة غرّا محجّلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یّطیل غرّته فلیفعل۔ (رواہ البخاری فی کتاب الوضوء)

ترجمہ:

نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا، انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میرے امتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کا بیان کہہ کر بلائے جائیں گے، جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے دن اپنی امت کے اعضائے وضو کے چمکنے کا بیان فرمایا۔

روایت

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 207

حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن اسحاق بن عبدالله بن ابى طلحة ان ابامرة مولٰى عقيل بن ابى طالب اخبره عن ابى واقده ايلثى ان رسول الله بينما هو جالس فى المسجد والناس معه اذا اقبل ثلٰثة نفر فاقبل اثنان الٰى رسول الله ﷺ وذهب واحد قال فوقفا علٰى رسول الله ﷺ فاما احدهما فراى فرجة فى الحلقة فجلس فيها وامّا الاخر فجلس خلفهم وامّا الثّالث فادبر ذاهبا فلمّا فرغ رسول الله ﷺ قال الا اخبركم عن النّفر الثّلٰثة امّا احدهم فاوٰى الٰى الله فاٰواه الله وامّا الاخر فاستحيٰى فاستحى الله منه وامّا الأخر فاعرض الله عنه۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

ابومرّہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں جلوہ افروز تھے اور صحابۂ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا تھا۔ کہ تین آدمی آ گئے دو (۲) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آ گئے اور ایک چلا گیا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ٹھہرے کہ ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا، دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا

پیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی، دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی، اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے ان تینوں کا حال بیان فرمایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ کی شان پر جان بھی قربان ہے

روایت

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 208

حدثنا سھل بن بکّار قال حدثنا وھیب عن عمروبن یحیٰی عن عبّاس ن السّاعدی عن ابی حمید ن السّاعدیّ قال غزونا مع النّبیّ ﷺ غزوۃ تبوک فلمّا جآء وادی القرٰی اذاامرأۃ فی حدیقۃ لّھا فقال النّبیّ ﷺ لاصحابہٖ اخرصوا وخرص رسول اللہ ﷺ عشرۃ اوسق فقال لھا احصی مایخرج منھا فلمّا اتیناتبوک قال امااِنّہٗ ستھب اللّیلۃ ریح شدیدۃ وّلا یقومنّ احد ومن کان معہٗ بعید فلیعقلہ فعقلنا ھاوھبّت ریح شدیدۃ فقام رجل فالقتہ بحبل طیّ وّاھدی ملک ایلۃ لّنبیّ ﷺ بغلۃ بیضآء وکساہ برداوّ کتب لہٗ ببحرھم فلمّا اتٰی بوادی القرٰی قال للمراۃ کم جآئت حدیقتک مالت عشرۃ اوسق خرص رسول اللہ ﷺ فقال النّبیّ ﷺ انّی متعجّل الی المدینۃ فمن ارادمنکم ان یّتعجّل معی فلیتعجل فلمّا قال ابن بکّار کلمۃ مّعناہ اشرف علی المدینۃ قال ھٰذہ طابۃ فلمّا راٰی احدًا قال ھٰذا جبل یّحبّنا ونحبّہٗ الا اخبرکم بخیر دورالانصار قالوا بلٰی قال دوربنی النّجّار ثم دوربنی عبدالاشھد ثم دوربنی ساعدۃ اودوربنی الحارث بن الخزرج وفی کلّ دور الانصار یعنی خیرًا قال ابو عبداللہ کلّ بستان علیہ حائط فھو حدیقۃ ومالم یکن علیہ حآئط لایقال حدیقۃ

وقال سليمان بن بلال حدثني عمر وثم داربني الحارث بن الخزرج ثم بنيء ساعدة وقال سليمان عن سعدبن سعيد عن عمارة بن عذيّة عن عبّاس عن ابيه عن النّبيّ ﷺ قال احد جبل يّحبّنا ونّحبّهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الزکوۃ)

ترجمہ:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی، نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ کیا، اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں ان کا حساب رکھنا، جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات بہت سخت آندھی آئے گی۔ لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کا گھٹنا باندھ دے۔

ہم نے وہ باندھ دیئے، اور سخت آندھی آئی ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا، ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی، آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا، عورت نے کہا دس وسق کھجوریں جو رسول اللہ ﷺ نے اندازہ کیا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے، ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا، فرمایا کہ وہ طابہ ہے جب اُحد نظر آیا تو

فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے لوگ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں، فرمایا: کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا، یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا، اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہا جاتا، سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی بنی حارث بن خزرج کا گھرانا، پھر بنی ساعرہ سلیمان سعد بن سعید عمارہ بن غزیہ عباس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے بعد میں آنے والی آندھی کی پہلے ہی خبر دے دی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

روایت

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہما

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 209

حدثنا مسدّد حدثنا خالد عن حصين عن عامر عن عروة البارقيّ رضى الله عنه عن النّبيّ ﷺ قال الخيل معقود فى نواصيها الخير والاجر والمغنم الى يوم القيامة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والیسر)

ترجمہ:

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت تک کی بھلائی وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔

روایت

حضرت

عامر بن سعید بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ

حضرت عامر بن سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 210

حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیٰن عن سعد بن ابراھیم عن عامر بن سعد عن سعن بن ابی وقاصٍ رجی الله عنه قال جآء النّبیّ ﷺ یعودنی وانا بمکّة وھو یکرہ ان یّموت بالارض الّتی ھاجر منھا قال یرحم الله بن عفرآء قلت یارسول الله اوصی بمالی کلّهٖ قال لا قلت فالشطر قال لا قلت الثّلث والثلث قال فالثّلث کثیر انّك ان تدع ورثتك اغنیآء خیر مّن ان تدعھم عالة یتکفّفون النّاس فی ایدیھم وانّك مھمآانفقت من نفقة فانّھا صدقة حتی اللّقمة الّتی ترفعھا الٰی فی امرأتك وعسی الله ان یّرفعك فینتفع بك ناس وّیضرّبك اٰخرون ولم یکن لّهٗ یومئذ اّلا ابنة (رواہ البخاری فی کتاب الوصایا)

ترجمہ:

عامر بن سعد حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ آپ اس جگہ مرنا ناپسند فرماتے ہیں، جہاں سے ہجرت کی ہو اسی لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن غصراء پر رحم فرمائے، میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت

کردوں، فرمایا: نہیں، عرض کیا: نصف کی، ارشاد فرمایا: نہیں، میں نے کہا تہائی کی، فرمایا: تہائی کا ڈر نہیں لیکن تہائی انتہائی وصیت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ انہیں غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم راہ خدا میں خرچ کرو، وہ صدقہ ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دو وہ بھی صدقہ ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں خوش کر دے گا تو کتنے ہی لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے، جبکہ بعض لوگ ضرر پائیں گے ان دنوں ان کی ایک بیٹی تھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابی کو آنے والے وقت کی خبر دی۔

صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

تمت بالخیر

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

0347-6137930

0301-6607712

سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپن کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(کلام اعلیٰ حضرت)

میرے آقا کے جانثار بے شمار بے شمار میرے آقا کے جانثار بے شمار بے شمار

غازئ ملت، سرمایہ اہل اسلام، عاشق مصطفی ﷺ

ملک محمد ممتاز حسین قادری

تیری عظمت کو سلام

جنہوں نے امت مسلمہ میں عشق رسالت اور غیرت ایمانی کی نئی روح پھونک دی، اور نوجوانوں کو بیدار کیا کہ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت میں سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیئے۔ یعنی

یارسول اللہ ﷺ آپ کی شان پر جان بھی قربان ہے

بقول اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ:

؎ کروں تیرے نام پہ جاں فدا اک جاں نہیں دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

منجانب: صاحبزادہ محمد فیض العمر، صاحبزادہ محمد محی الدین رضا، صاحبزادہ محمد زین العابدین، حافظ محمد عمر، ملک علی اور شازب، میاں محمد طارق، محمد فیصل اکرام، محمد عامر اور عرفان، محمود خان، محمد نعیم، محمد سرفراز، محمد استخار، محمد سفیان، محمد اعظم، شفاق، اور دیگر تمام قادری رضوی احباب۔

خطیب اہلسنّت حضرت علامہ ابوالفیض **محمد شریف القادری رضوی** زید مجدہ

کی شہرہ آفاق تصانیف

مالک کل

بچپن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم

فیض تصوف

اسلامی اولاد کی تربیت

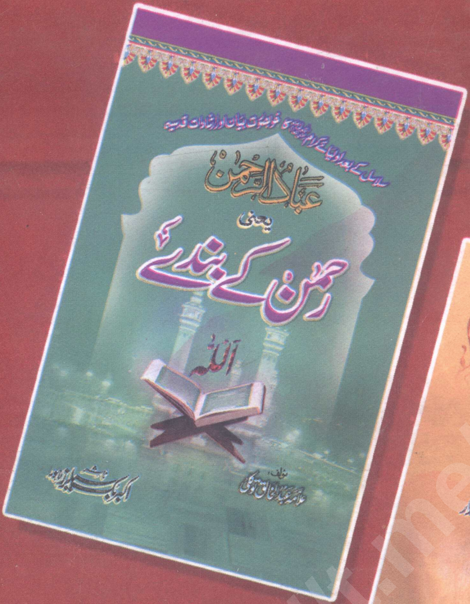
علم اور عمل

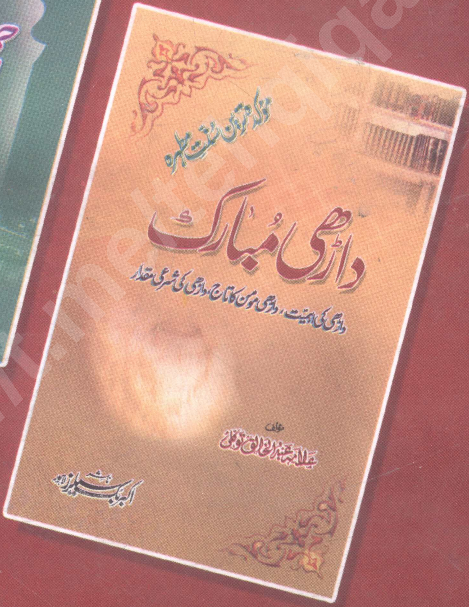
خدائی فیصلے

سیدنا عقیدہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

روحانی غذا

ہماری چند دیگر مطبوعات





ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 37352022